اسلام کی تاریخ ایک دو یا تین ملکون کی پابند نہین بلکہ برعکس اسکے گویا تمام
تواریخ عالم مین اسکا اثر دوڑا ہوا ہے اگر بلاواسطہ نہین تو کسی واسطہ ہی سے سہی
اسیواسطے اگر کوئی اسلام کی تاریخ کا جاننا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ تاریخ عالم
کو دیکھے ۔

سرچشمہ اسلام اور اسکا صدر مقام بلکہ دل و جان جو کچھ کہو عرب کا ملک تھا
اسلئے پہلے دو چار کلمے اس قوم کے باب مین لکھے جاتے ہین ۔ یہ ملک کئی ہزار برس سے
[illegible] مگر اہلِ عرب کسی فرمانروا کے قلم بندوبست کے نیچے نہین آئے خود چڑھکر
گئے تو فتحیاب ہوئے اور شکست کھائی تو وطن کو پھر آئے بلکہ ۱۹ سو برس پہلے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اس ملک نے بابل اور مصر کو بادشاہ دئیے ۔ مگر اس ملک پر
فراعنۂ مصر اور شاہان شام کی سعی بیجا حاصل گئی ۔ کیخسرو ایرانی اور
اسکندر یونانی سے بچ رہا روم کی سلطنت تمام دنیا پر چھا گئی یہ
اس سے بھی آزاد رہا ۔ چھوٹے چھوٹے غیر مشہور ہمت والے تھے اسپر
سرکش مست تھے اور قبیلے بنے ہوئے تھے محمد مصطفیٰ
نے سب کو مذہب کی بندش یعنے اسلام سے اکٹھا کیا اور یہ
سب چھوٹی چھوٹی جماعتین ایک جمعیت اعظم ہوگئی ۔ جب ہی سے
اسکی تاریخ کی اصل قائم ہوتی ہے ۔ انہون نے اپنی حکومت کو باواسطہ
یا بلاواسطہ سواحل گنگ سے جو ہند مین ہے دریائے ٹیگس تک
[illegible] مین [illegible] پہونچا دیا ۔ بعد اسکے عرب نے فقط تلوار
ہی کا سکہ نہین جمایا بلکہ قلم کا زور بھی دکھایا یورپ تو یونانی و رومن لاطینی

علوم کو بالکل بھول چکا تھا روم و یونان اگرچہ بت پرست تھے

روم کا نام آجکل مختلف تحریرون مین آتا ہی اور لوگونکو اُسکے نام سے اشتباہ پڑتا ہی - واضح ہو کہ اصلی روم ممالک
اطالیہ مین ہی ۷۵۳ برس پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آباد ہوا جن ملکون مین لاطینی زبان بولی جاتی
تھی یہان سبکا دار السلطنت تہا - پہلے سلطنت جمہوری تھی کئی سو برس کے بعد بادشاہ وہان کے قیصر کہلانے
لگے اور لوگ وہان کے اُسوقت بت پرست تھے - اُنکی سلطنت نے اسقدر قوت اور شوکت پائی تھی کہ
جو ملک اسوقت معلوم تھے اُنکے اعتبار سے گویا تمام ممالک روی زمین کو اُسنے زیر قلم کیا تہا - قانون وہان
کے آجتک شائستہ سلطنتون کے دستور العمل ہین - اسکی زبان یعنی لاطینی بہی یونانی کیطرح مخزن علوم
اور ایک جزو شائستگی کی تحصیل کا ہے ۳۳۰ء مین اسکے اضلاع مشرقی مین تھریس یونان کا ایک
شہر تہا قسطنطین بادشاہ روم نے اُسے بڑھا کر آباد کیا اور اسکا نام اپنے نام پر قسطنطنیہ رکھا اور پھر
بادشاہ کی توجہ سے یہ بھی روم مشہور ہوگیا - اسی کو فارسی کتابون مین استنبول بھی لکھتے ہین - یہانکے
لوگ بھی مشرک تھے مگر قسطنطین نے عیسوی کیا - الپ ارسلان سلجوقی نے ۱۰۷۱ء مین اسپر فوج کشی کی
تو ایشیا مائنر اکو چک ایشیا مین رہکر اُسنے روم جدید یعنے قسطنطنیہ کے مشرق مین اپنی حکومت قائم کی
اور رفتہ رفتہ ۱۴۵۳ء مین دولت عثمانیہ کے خاندان سے محمد خان ثانی نے اسے اپنی فتوحات مین
داخل کیا - چنانچہ اب وہ سارا ملک مع شام اور مصر وغیرہ کے دولت عثمانیہ کے قبضہ مین ہی - استنبول -
اسلام بول ہوگیا (یعنی گروہ اسلام) وہی اب دار الخلافہ مشہور ہی - اور بادشاہ خلیفۃ الروم کہلاتا ہے
پس اس زمانہ مین دو روم ہوگئے ہین - ایک تو وہی قدیمی روم ہی کہ اب ملک اطالیہ (اٹلی) کا دار الملک ہے
اب بھی وہانکی بادشاہت عیسوی ہی اور لوگ وہانکے حضرت عیسیٰ اور بزرگان مسیحی کی تصویرونکی تعظیم کو عبادت
سمجھتے ہین تو پوپ یعنی مرشد دین بھی موجود ہی - اگلے زمانہ مین تو خاص عام مین وہی دنیاوی حاکم ملت عیسویکا پوپ
ہی سمجھا جاتا تہا اور جس بادشاہ کو چاہتا تہا جسملک پر بہیجدیتا تہا کہ وہ اسے تسخیر کرلیتا تہا اب وہ زور انکا
نہین رہا فقط فرانس پرتگال اندلوس اور اٹلی وغیرہ ایک بزرگ اور پیر مذہب سمجھا جاتا ہی - اس روم کو
رومیۃ الکبریٰ یا مغربی روم کہتے ہین کیونکہ مغرب مین واقع ہی اور دوسرا روم قسطنطنیہ ہی کہ اسلامبول اسکا
دار الخلافہ ہی اور اسکو روم مشرقی بہی کہتے ہین کیونکہ قدیمی سے مشرق مین واقع ہے

مگر شایستگی عالم کی بنیاد وہی تھی - تب عرب نے کیا کیا ؟ انہون نے اسپر
پھر نظر ڈالی کیونکہ جن لوگون سے لڑائی نہین ہوئی اونسے وہ بالکل بے تعصب تھے
اور اسکے علم و ادب کو اچھی طرح دیکھا - یورپ تاریکی ظلمت مین پڑا ہوا تھا
کیونکہ اسوقت اسکو مذہبی باتون مین تعصب بہت تھا ±

یہ بات بھی جتانے کے قابل ہے کہ تاریخ کا زمانہ تین طبقون مین منقسم ہے
اور ہر طبقہ کئی کئی سو برس کا ہے

(۱) عہد قدیم یعنے وہ زمانہ کہ ابتدا سے لیکر حضرت عیسیٰ تک ختم ہوتا ہے
اس زمانہ مین اول بابل کی بڑی سلطنت رہی بعد اسکے مصر پھر فارس پھر
یونان پھر رومیۃ الکبریٰ

(۲) عہد وسطیٰ کہ حضرت عیسیٰ سے لیکر ۱۵۰۰ء تک جاری رہا جسے انگریزی
مورخ عہد ظلمت کہتے ہین - اول روم کی سلطنت برباد ہونیکو تھی جو عیسوی
مذہب کی نشو و نما سے شروع ہوئی - مذہب نے عیاشی اخلاق اور حکومت کی
سختی کی تو اصلاح کی مگر سلطنت کو کب سنبھال سکتا تھا آخر چار سو برس کے
[illegible] روم کی وہی مثل ہوگئی کہ بسبب عقل انسان کو خراب کرتی ہے اور
انتہا ترقی کی ترقی زوال ہے - روم تو برباد ہوگیا مگر چند وحشی قومین
[illegible] اٹھ کھڑی ہوئین اور تمام سلطنت کو خاک مین ملا دیا - وہ سو برس
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سیسر - یونان - روم کے کمالات اور قوانین کی جگہ اُنکے چال چلن قانون
ہوئے تھے - بلکہ خود مذہب بھی انہین کے سایہ مین دب گیا اور تاریکی کا اطلاق
تحقیقی ہو گیا چھہ سو برس کے بعد اِس عالمگیر اندہیر مین الفرڈ شاہ انگلینڈ
اور شارلیمین شہنشاہ فرانس نے چراغ جلانا چاہا مگر جو کچھہ ہوا وہ ایسا تھا
گویا کچھہ نہ تھا کیونکہ ساتھہ ہی اِسکے یورپ اور عرب مین جہاد شروع
ہو گیا اِسوقت روم مین اور اوسکے ہمسایہ عرب اور کچھہ افریقہ کے حصہ مین [illegible]
تھا اور عباسیہ کے اوج اقبال کا زمانہ تھا یہہ بھی ظاہر ہے کہ اِس صحرا مین پیشانیگی
فقط یہی صاحب کے بندوبست قایم ہوئی - جہاد کی آندہی بھی عرصہ دراز
تک باقی رہی قسطنطنیہ جو سلطنت روم کا ایک ویرانہ باقی تھا اِس آندہی
وہان ہر اور عرب سے کچھہ کچھہ سرمایہ علوم و فنون کا اُڑ آیا اور ۱۳۰۰ سے اوجالا
شروع ہوا یہانتک کہ ۱۴۵۲ء مین علوم و فنون کا نقارہ یعنی چھاپہ نکل آیا
(۳) یہہ طبقہ ۱۶۰۰ء سے شروع ہوکر آجتک ترقی کرتا چلا آتا ہے مگر دنیا کی [illegible]
و توانائی اور علم کی نور افشانی ممالک یورپ اور امریکا کے عیسوی قوم
کی بدولت ہی - سبب اسکا یہہ ہے کہ وہان مذہب کو مداخلت نہین جب
کوئی شخص ایک نئی بات نکالتا ہے یا کچھہ ترمیم پیش کرتا ہے تو اوس سے
یہہ کوئی نہین پوچھتا کہ تیرا مذہب کیا ہے - ہان یہہ سوال تو ضرور ہوتا
کہ اِس ایجاد یا اصلاح مین کچھہ فایدہ بھی ہے ؟ اگر فایدہ ہوتا ہی تو یورپ
اور امریکا کے لوگ [illegible] اختیار کر لیتے ہین
اب ہم پوچھتے ہین کہ نعمت علم سے دنیا اہل اسلام نے کیا کیا کچھہ پایا ؟

اسلام سے دنیا کو کیا ہاتھ آیا۔ ظاہر ہے کہ یونانی اور لاطینی یعنی رومی زبان کی
تصنیفات اہل عرب کے فلسفہ اور ریاضی اور علم ہیئت وغیرہ کا سرمایہ ہوئیں علم
طب کا سرمایہ بہم پہونچانے کے لیے علاوہ یونانی تحقیقات کی بیمارونکے بستر سے
بستر لگا کر سوئے۔ اور معالجات اور ادویہ کی تحقیقات میں وقت کے بموجب عمدہ
کتابیں تصنیف کیں دوسری نظر سے دیکھو تو عرب اپنا مذاق ترقی رکھتا تھا۔ اول ا
ور جب او رسالت اور تب سے بدوی صحرانشینوں کے اطوار و اخلاق کی اصلاح کی اسکے
علاوہ سفر کر کے جغرافیہ کی ایجادات۔ تاریخ حیوانات۔ تحقیق نباتات کی
علوم کا نمونہ دنیا کو دکھایا۔ علم کیمیا اور ریاضی اور ہیئت میں مہارت کے
ساتھ قوت ایجاد دکھائی۔ ہر چند اوس وقت کی بعض تحقیقاتوں میں اون
غلطیاں نکلتی ہیں لیکن ہمارے آجکل تعلیم کا نتیجہ تو وہی ہے۔ عالیشان مسجدو
اور درگاہ عام کی عمارتوں سے فن عمارت کے نمونے و تماشا بنا کر
نقشے کھینچے۔ چنانچہ بَیْتُ الْمُقَدَّس۔ قُرْطُبَہ۔ قَیْرَوَان۔ دِمَشْق
بَغْدَاد میں اوس عہد کی عمارتیں شاہد حال ہیں۔ کئی کاموں میں
انہوں نے خصوصاً بڑی بڑی کارگزاریاں کیں چنانچہ سب سے پہلے یہ بات
اونہوں نے کہی کہ علم کی ایک نہ مانو جب تک کہ تجربہ کا گواہ ساتھ نہو "
حکما اور اہل تصنیف کی سوانح عمری میں کتابیں بترتیب حروف تہجی تصنیف کیں
انسائیکلوپیڈیا یعنی قاموس العلوم و الفنون لکھی (اس قسم کی کتابوں میں تمام
علوم و فنون کے مطالب اور تحقیقات کے خلاصے ترتیب خاص مندرج ہوتے ہیں کہ
جس علم کی بات مطلوب ہو آسانی سے نکل آئے)۔

یہہ بات ان ہی کے وجود سے حاصل ہوئی کہ عہد وسطی مین علوم و فنون معدوم ہوگئے
اور اون ہی نے پہر یورپ مین جا کر حیات تازہ پائی۔ ساتہہ اسکے یونیورسٹی
کے مدرسون کی بنیاد ڈالکر اونکے رواج کا باعث ہوئے۔ اے یورپ والو
جن چشمون سے تم آب حیات لاتے تہے وہ خشک ہوگئے۔ اب اِس خاکسا کی طرح سنگر کر آ
ہوا اور پہر اوس پانی کے ساتہہ اپنا تازہ آب زندگانی اونہین پہونچاؤ)
سخت مشکل ہے کہ دنیا مین تعصب مذہبی ایک جنون کی طرح انسانکے سر پہ چڑہ
آتا ہے اور وہی قوم کی تاثیر اور قوت علمی کے تنزل کا باعث ہوتا ہے جو دور
اسلام کی ان قوتون کے ضعف کا باعث ہوا وہی ولولہ مذہبی تہا۔ مگر یہ فتوا
مقولہ معقول کہ کوئی نیکی بدی سے پاک نہین اور کوئی بدی نیکی
سے خالی نہین سنہ ۱۰۹۶ء سے سنہ ۱۲۹۱ء تک اودہر عیسوی اور ادہر محمدی دونون
ایک خدا کے بندے تہے مگر دینی جہاد کے نام سے بیت المقدس کے قبضہ کے لیے
ایک دوسرے کی قتل پہ کمر باندہے ہوئے تہے چونکہ ملت موسوی اور عیسوی
کا قبلہ اور حضرت عیسے کا مقبرہ ہے اسلیئے تمام یورپ امنڈ آیا تہا اور
خون کے جوش کا یہہ عالم تہا کہ بچہ بچہ اوسکا مرجانیکو حیات دارین سمجہتا تہا
کبہی شکست پاتے تہے اور کبہی فتحیاب ہوتے تہے۔ اگرچہ نتیجہ اسکا یہی
تہا کہ مسلمان اور عیسائی دونونکے دل تاریکی مین جا پڑے تہے
مگر یہہ جنون بہی خالی نہ گئے۔ پہلا فایدہ تو اتحاد کا ہوا کہ آپس کے جو جب
بادشاہ کے ماتحت بڑے بڑے جاگیردار و نوابان ملک منقسم تہا اور جاگیردار
اونکی فقط بادشاہ کی اطاعت علامات پہ منحصر تہی۔ اسکے نتیجے اور ہوئے چہوٹے

تعلقہ دار اور زمیندار ہوتے تھے یہہ سب اپنے اپنے بالا دستونکے زنجیر غلامی
مین قید ہوتے تھے - لڑائیونکے بندوبستون مین یہہ آئین نکل آیا کہ
مجالس مین جو سلطنت کی کارروائی کے لئے مقرر ہون اونکے ممبر
منتخب کرنے کا اختیار شہر اور اضلاع کے لوگون کو ہو - اِسسے
ایک راہی کی غلطی اور جانبداری کی قباحت نکل گئی سبکے دل بڑہ گئے
اور بہت سے دل ایک ہو گئے - ملکون کی آبادی زیادہ ہو گئی اور نئے
نئے شہر اور بندرگاہین آباد ہو گئین - ملک ملک کی فوجون کی آمد و رفت
سے یوروپ کے تمام ملکونمین سڑکین بن گئین بیچ مین دریا بھی حایل تھے
اسلئے جہازی علمونکے عمل ہونے لگے مشرق و مغرب مین لین دین
پھیل گیا - خشکی اور تری کے رستے تجارت کی باربرداریونمین زمانہ
کے تمام علوم و فنون کھینچ لئے - غرض کہ چودہوین ہی صدی مین چارونطرف
یوروپ نے کارخانے کہولدئے اور نئی نئی ایجادون کی آوازین آنے لگین
۱۳۰۲ء مین قطب نما گو یا دریا کا رہنما پیدا ہوا - ادہر چھاپہ خانہ مین چھاپہ
جاری ہوا کہ عالم مین علم عام تمام ہو گیا - اودہر [illegible] کا نسخہ نکلا - ادہر
اٹالیہ مین گلیلو نے دوربین نکالی لوتھر نے مذہب پروٹسٹنٹ کی ترویج
مین اصلاح کی کولمبس سیاح بحری نے ۱۴۹۲ء مین امریکا - یعنی نئی دنیا
نکالی - اور بڑا فایدہ اِس لڑائی کا دیکہو تو یہہ ہوا کہ خدا وحدہ لاشریک
کی وحدانیت شاید دلون سے محو ہو جاتی وہ قایم رہ گئی - نہایت شکر کا
مقام ہے کہ ایسے نازک وقتونمین اہل اسلام نے اپنے اعتقاد کے استقلال اپنے

بنظر کبھی مگر ساتھہ ہی اسکے یہہ تاسف ہے کہ علم کے ساتھہ وسعت مشرب
بھی اونکے ہاتھہ سے جاتی رہی - کیا کیا حسرتین دلپر گذرتی ہین کہ جس قوم
نے آجتک شایستگی کی بنیاد رکہنی مین مدد دی اوسنے اپنی عمارت کو پورا کیا
اور تعصب یا خیالی باتون کو قیود مذہبی سمجھکر عالم ترقی کی سیر سے محروم رہے
غرض یوروپ والون کے اسی جنوبی تعصب نے انہین ادہر نکالدیا تہا پہر اب وہ
عرب پہر اپنی تنگی سے ذہن مین رکے ہوئے ہین اور بڑے نام اسلامیون
کے ترک بادشاہ کی تاریخ ہین مذہب کی تاثیر ابتک باقی ہے مگر علوم کی
کشتی فنا کے کنارے پہ پہنچ گئی ہے -

مسلمان تو بہت ہین مگر وہ جانتے کیا ہین کہ اگر عربی کا ایک عمدہ دیوان
یا تاریخ کی کتاب درکار ہو تو یوروپ سے لینی پڑیگی ابن خلدون
ابورشد حاجی خلفہ ابن بتوتہ ابن القاسم محمد بطی
وغیرہ جو اسلام مین آسمان علم کے آفتاب تھے یہان انہین کوئی جانتا
بھی نہین تابط شرا امرء القیس عنترہ حاتم بحتری
ابو تمام کا دیوان کے آدمیون نے پڑہا ہے انگلینڈ جرمن فرانس
مین صدہا آدمی یہہ کتابین پڑہتے ہین - اور ترجمہ قرآن تو ہزارون
بلکہ لاکھون - ایک عالم جرمنی کا رہنے والا ہے اوسنے شعراے عرب کا تذکرہ
اونکی سوانح عمری کے طور پر نہایت جامع اور مفصل لکہا ہے مسٹر دساسی
پیرس مین موجود ہے اوسنے بہت کتابین لکہین چنانچہ مقامات حریری
کی شرح بھی اور نحو مین ایک کتاب بسو جو علم ادب کی جان ہے بیان

موجود ہے۔ معلم پیترس نے محیط المحیط جسکی علم لغت میں ایسی جامعیت
اور تحقیق سے لکھی ہے کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ لیکن صاحب انگلشی اپنے سب
کیفیے سمیت تکمیل تحقیق کی نظر سے عرب میں چلے گئے اور ۳۰ برس کی
محنت میں ایک لغت کی کتاب لکھی کہ آدھی چھپ چکی ہے مگر افسوس ہے
کہ چھاپہ خانہ میں آگ لگ گئی اور سارے مسودے جل گئے۔ یہاں علم لغت
کا مدار قاموس پر ہے جسکی تصنیف کو آج پانسو برس ہوئے۔ اس عرصہ میں
ہزاروں لغت زبان میں نئے داخل ہو گئے انہیں کہاں دیکھیں۔
زبان عرب اور علم ادب کے شائقین پر انکا احسان ہے۔ اسکے علاوہ
صدہا مصنف عربی کے ہیں کہ فقط اپنے ذوق دلی سے اس کام میں مصروف
ہیں اور تصنیفات جاری ہیں۔ لطف یہہ ہے کہ ان کتابوں میں مذہب اسلام
کی نسبت سوء ادب کا لفظ تک بھی نظر نہیں آتا۔ میں بصلائے
عام کہتا ہوں کہ اے بندگان خدا برای خدا ایک ہو اور سب یکدل ہو جاؤ
یہودی عیسائی ہندو مسلمان سب کو چاہیئے کہ مل جل کر کام کریں
اور عمدہ قاموس کیطرح خوبیوں کے لئے اور رواج دینے میں کوشش کریں
مذہب گران بہا شئی ہے اوسے گھر میں رکھہ چھوڑیں۔ ہمیں ایکدوسرے
کے فواید کا حاسد بھی نہونا چاہیئے۔ اور جو بھلائی عام عالم کے لئے عقلاً
مفید اور مستفید ہونا چاہیئے جہاں مل سکے خواہ چین خواہ انگلستان
خواہ روم خواہ ایران۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنون تعصب اسلام
کی سرشت میں داخل ہے مگر یہہ بات نہیں۔ کیا ہارون رشید

مامور شبیہ حق پرست مسلمان نہ تھے کہ اونہوں نے اپنے مذہب کے لیے اور مذہبوں کو آزار کیوں نہ پہونچایا؟ بلکہ مین کہتا ہون کہ وسعت مشرب اسلام ہی مین بہت ہے - قرآن مین جو مکی سورے ہین انہین دیکھو کیا اوسنے رحمدلی اور ملایمت نہین ٹپکتی - یہہ سچ ہے کہ مدنی سورے اونکی نسبت زیادہ سخت ہین مگر انکا باعث کیا ہے ؟ موقع ہی ایسا آپڑا تھا یہودی ورآور درپے آزار ہوئے - اونسے زور کا مقابلہ زور سے کیا - اور طاقت کو طاقت سے ہٹایا - زمانہ مین ابھی دہوپ ہے ابھی چھاؤن ہے آج سردی ہے کل گرمی ہے ہر وقت کا سامان جدا ہے - رحم وکرم خلق ومروت بہت خوب - مگر جبپر کوئی حملہ کرے اوسے اپنا بچانا واجب ہے ہان مردم آزار اور بدسرشت لوگ ہی دنیا مین ہین کہ بے سبب لوگون کو ستاتے ہین اتفاق ہے کہ وہ بھی اس سبب مین پیدا ہو گئے اور یہہ خدا کی طرف سے ہے نہ کہ انکی طرف سے - جو لوگ سبکو راحت وآرام دیتے ہین خدا انہین پیار کرتا ہے - وَهُوَ رَحْمٰنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمُهُمَا يُحِبُّ الرَّاحِمِينَ ۞

ایامِ قبلِ اسلام

جسے اسلام کے اہل تصنیف ایام جاہلیت لکہتے ہین

زمانہ سلف سے عربستان جو کہ وطن اسلام ہے بیابان اور کوہستان چلا آتا ہے

عرب یا عربہ عبرانی مین ریگستان کو کہتے ہین - اور لغت عرب مین نام ایک قوم خاص کا ہے کہ لفظ عرابہ کے معنے گندم گونی کے ہین شاید رنگ کے باعث عرب کہتے ہون - مجمع البحرین

اوسوقت بہی بت پرستش عرب کی مختلف فرقون اور متفرق قبیلون مین منقسم
تہی بعض فرقے بالکل دہریے تہے کہ خدا کی ہستی ہی نہ سمجہتے تہے
بعض قبیلے بت پرست تہے۔ ہر فرقہ کا بت اپنے اپنے مقام پر قائم تہا
مثلاً ہبل سب سے بڑا بت کعبہ مین اور اساف اور نائلہ صفا اور
مروہ مین اور لات قبیلہ ثقیف کا طائف مین اور عزیٰ قریش کا اور
مناۃ اوس اور خزرج کے قبیلہ مین تہا۔ بعض فرشتون کے اور
جنات کے معتقد تہے۔ بعض ستارون کو پوجتے اور آگ کی تعظیم کرتے
تہے اکثر یہودی اور نصرانی بہی تہے۔ علم اوسوقت اون لوگون مین فقط یہ تہا
کہ اپنے نسب اور خاندانون کی تاریخ جانتے تہے۔ خواب کی تعبیر جانورون
کی آواز اور پرواز سے شگون اور آثار نجوم وغیرہ سے حکم نکالتے تہے
پرہیزگار [illegible] سمجہتے ہین بسبب دنیا اور دنیا کی لذتون سے مونہہ موڑ کر جنگلون
اور پہاڑون کی غارون مین یا عبادت گاہون مین بیٹہے غیب دانی اور
پیشین گوئی کے دعوے باندہتے تہے اور کاہن یا داہن کہلاتے تہے
بعض باتین انکی اس جاہلیت مین بہی قریب اسلام کی تہین مثلاً یہ بات
اور اسی طرح بیٹیو کے ساتھ نکاح جائز تہا۔ دو سگی بہنون کو بہی ایک شخص

---

۱ جیسا کہ ڈلفی تمام یونان کا مقدس مقام تہا اسیطرح کل قوم عرب کا کعبہ تہا
اگرچہ مختلف جگہ فرقہ فرقہ کے دیوتا تہے مگر امور غیب دانی مین ڈلفی سب کا
بالاتفاق متبرک مقام تہا

۱ انہین صابئیہ کہتے تہے کیونکہ عبرانی مین صابئیہ کے معنی ستارہ کے ہین

کعبۃ
۱- کعبہ
۲- آب زمزم
۳- حجر اسود
۴- باب النبی
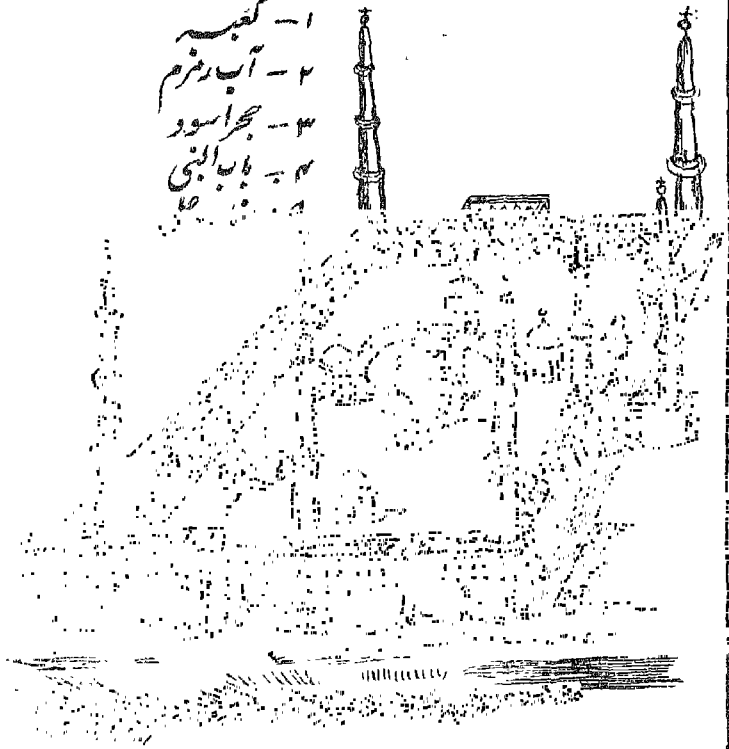
نکاح مین نہ لا سکتا تہا - سوتیلی مان سے شادی نہایت معیوب تہی سال بسال کعبہ کا حج پہلے بہی کرتے تہے - ضروری غسل - مسواک - کلی - ناک مین پانی دینا - استنجا - بغلین منڈانی - ناخن لوانے - ختنہ وغیرہ جاری تہا چوکا واسنا ہاتہہ سزا مین کاٹا جاتا تہا - تین برس مین ایک مہینہ تجارت یا کچہہ پیشہ بہی کر لیتے تہے

چونکہ سرزمین اس ملک کی خشک اور برسات بہت کم ہوتی تہی اسلئے قبیلے کے قبیلے اپنے دستے بکریون کے گلے اور گہوڑے اونٹون سمیت جہان برسات کا پانی یا کوئی چشمہ اور گذارہ کی جگہ سنتے وہین اوٹہہ آتو ہتہ پہرون کے جیسے - خیمون کی خیمہ گاہین ڈالکر اور کمل تانکر اتر پڑتے تہے دور دور تک پہیلجاتے اور سکا سدون سے دن گزارتے جب وہانکا پانی ہوچکتا تو ان ہی مین سے کوئی خبر لی آتا جہان اسی موقع کی جگہ پاتے وہان جا اترتے - یہی سبب تہا کہ قبیلے قبیلے کی زبان مین فرق تہا یہ لوگ بدوی یعنے صحرانشین کہلاتے تہے

ملک کے سب خانہ بدوش نہ تہے - جہان گزارہ کا سامان دوامی دیکہتے تہے وہان گہر بہی بنا لیتے تہے چنانچہ مکہ اور مدینہ اور چہوٹے چہوٹے اکثر مقام مین انہین ہر جگہ بنیادہ ہی تہے - مکہ ایک ایسی جگہ واقع ہے

+ حج یعنے قصد ہے چونکہ اس سفر مین عبادۃً قصد بیت المقدس یا کعبہ کا ہوتا تہا اسلئے حج اور جانیوالے کو حاجی اور مقدسی کہتے تہے - حج یعنے سال بہی چونکہ وہان سال بسال حج ہوتا تہا شاید اس سبب سے کہتے ہین -

شجاعوں کی شجاعت بالی اور تولی جاتی تھی کوئی بہادر سو سوار کے برابر کہلاتا تھا کوئی پانسو کے کوئی ہزار کے چنانچہ عنترہ ہزار سوار کے برابر تھا عرب کے لوگ اسی سبب سے اپنے گھوڑوں کو بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ حقیقت میں بھی عزیز رکھنے کے قابل ہوتے تھے

غرض اس ملک پر اکثر اوقات اطراف و جوانب کی قوموں نے تسخیر کے ارادے کئے مگر ویرانی ملک اور وحشت کے سبب سے نہ قایم رہ سکے نہ قیام میں کچھہ فایدہ دیکھا۔ قبایل عرب میں خود بھی ذرا ذرا سی باتوں پر ہمیشہ خونریزیاں رہتی تھیں۔ ایک اونٹ کے کھیت میں چر جانے پر۔ ایک تالاب سے پانی پلانے پر قبیلے کے قبیلے کٹ جاتے تھے۔ چنانچہ ان خونریزیوں کو اگر شمار کریں تو ۱۷۰۰ جنگ ہوتے ہیں اور جاہلیت کے اشعار کا مجموعہ اب تک انکی یادگار باقی ہے

۳۲۵ برس پہلے حضرت عیسی سے سکندر ذوالقرنین نے نیارکس اپنے امیر بحر سپہ سالار کو بھیجا تھا کہ عرب کی زمین کو تسخیر کی نگاہ سے دیکھے اور وہاں کا حال معلوم کرے مگر سکندر کو اجل نے مہلت نہ دی اور یہہ آرزو دل کی دل ہی میں رہگیا۔ پھر سکندر کے سپہ سالار جو مصر میں تھے اور انکی اولاد اور مصر اور روم وغیرہ کے بعض بادشاہ ہاتھہ ڈالتے رہے مگر جنگل بیابان اور ویران کوہستانوں سے کچھہ ہاتھہ میں آتا نہ معلوم ہوا پاؤں آگے نہ بڑھایا۔

[illegible] میں یہہ ملک اس حالت کو پہونچا کہ ان ہی میں حمیر کے قبیلے کا

ستارہ شاہانہ روشنی کے ساتھ طلوع ہوا اور آتش پرست جو نجوم کے معتقد
تھے اور صابئین کہلاتے تھے غروب ہو گئے - بعد اسکے کچھ یہودی تو پہلے ہی
رہتے تھے جب اہل روم نے بیت المقدس کو برباد کیا تو بہت اون مین سے
عربستان کو نکل آئے اور یہاں کے اکثر قبیلوں کے مذہب بدل دئے کنانہ - کندہ
حارث ابن کعب لوگوں مین اونہوں نے بہت طاقت اور اختیار پایا - پیچھے
پیچھے مذہب عیسوی بھی عرب کے جنوب مین آن پہونچا - اور حمیر - غسان
تغلب - طی - قضاعہ - ربیعہ وغیرہ سوا حمیرہ اور نجران کے
سب عیسوی ہو گئے - ذونواس حمیری بادشاہ مشرک یہودی تھا اسکی
سبب سے نجران اور حمیرہ مین بھی بادشاہ حبش+ عیسوی مذہب کو مدد
کے لئے بلایا

حضرت ابراہیم کے عہد سے حج سالانہ اور اکثر مہمات معاملات دنیا کے لئے
کعبہ مرجع خلایق تھا - ابرہہ الاشرم حاکم یمن نے نجاشی بادشاہ
حبشہ کی ایما سے صنعاء یمن مین عمارت عالیشان صنایع معماری سے
آراستہ کر کے حج کعبہ کی طرح لوگوں کو سال بسال حج کرانا چاہا مگر جب کعبہ
سے آگے اوسکا چراغ نہ جلا تو [illegible] مین ہاتھیوں کا لشکر لیکر مکہ پر چڑھائی
کی قریش و بنی ہاشم نے اوسوقت بھی ہمت ظاہر کی اور اصحاب الفیل

+ اوسوقت تک چیچک کا مرض عرب ایران توران ہندوستان وغیرہ مین نہ تھا
سنہ [illegible] مین جبکہ ان حبشیوں نے یمن فتح کیا تو یہین سے عربستان مین اور پھر
جہاں جہاں اسلام گیا وہاں یہ مرض بھی گیا۔

نے شکست کہائی مگر پورا بندوبست اُنکے دفع کا اہل فارس کی مدد سے عمل مین آیا۔

شروع اسلام اور اُس سے سو برس پہلے ان لوگون مین ایک فخر اور بہی تہا یعنے فصاحت اور بلاغت چنانچہ اسمین انہون نے ایسا اقتدار بہم پہونچایا تہا کہ ایک فصیح صاحب تقریر جماعت کثیر کو فقط اپنی قدرت کلام سے جس ارادہ پر چاہتا تہا روک لیتا اور جدہر چاہتا تہا جہونک دیتا تہا یہہ کمال اس شدت پر پہونچا کہ فصاحت قرآن کے لئے معجزہ ٹہیری۔ کلام کا اثر یہانتک بڑہا کہ کہا گیا اِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا یہہ جوہر انکا ذاتی تہا کہ اشراف خاندانون کے بچے فصاحت زبان طوطی اور بلبل ہزار داستان کی طرح اپنے ساتہہ لیکر پیدا ہوتے تہے جب معرکہ جنگ مین رجز خوانی سے شجاعت کے جوش و خروش پہ آجاتے تو شعلے اُٹہتے تہے یا چہوٹ جاتے۔ جب اپنے کشتون کی لاش پہ نوحہ کرتے تو سننے والونکے آنسو نکل پڑتے۔ گل و بلبل سے عبارت آرائی تو جانتے نہ تہے جنگل کے صحرائی اور پہاڑونکے شکاری تہے مگر زبانین خدا نے وہ زور دیا تہا کہ جب اپنے ارادہ پر کمر باندہ کر قبیلے مین گہر سے چل جاتے ہزارون کے دل الٹ کر ادہر کر بیٹہتے۔ باوجود اسکے تکلف اور آورد بالکل نہ تہی جو کچہہ تہا اصل فصاحت زبان تہی ایسے شخص کو الخطیب کہلاتے تہے اور نہایت

---

* سال ابرہہ سے عام الفیل کا سنہ قرار پایا کہ پہلی سنہ عیسوی یا ہجری کی جگہ عرب مین یہی لکہا جاتا تہا۔ بعض روایتون مین ہے کہ محمد مصطفے اسی حملے کی رات کو پیدا ہوئے۔ انمین کل ہاتہی تہے اور ایک سفید ہاتہی تہا کہ فتح نصیبی کے سبب سے اسکا نام محمود تہا

باوقار اور محترم شمار ہوتا تہا چنانچہ یہی سبب ہے کہ جن مطالب خاص پر لوگون
کو فہمایش اور نصیحت ہوتی تہی اُسے بہی خطبہ کہتے ہین اور جبتک وہ نثر
اردو مین شامل ہا تبتک خطیب وہی شخص ہوا جو ہر طرح سے ادا مطلب پر
زبان عرب مین قادر کامل تہا اور جس خلیفہ مین یہہ صفت تہی اوسکے لئے
آج تک کتابون مین لکہا چلا آتا ہے اِسکی علاوہ کمال زبان کا عالی خاندانی کی
دلیل تہا اور جس قبیلہ مین کوئی ایسا شخص ہوتا تہا اُسکے نام سے قبیلہ نامی
گرامی ہوجاتا تہا —

جبل عرفات کے پیچہے مکہ کے پاس جنہا اور طایف کے درمیان مین ایک
بازار لگتا تہا جسکو عکاظ اسلئے کہتے تہے کہ وہان شاعر لوگ جا کے اپنے
تفاخر کے شعر پڑہا کرتے تہے یہ میلا کوس کے لوگ خرید و فروخت کی چیزین لا کر
ہزار دو ہزار کی لین دین کرتے تہے مگر پوچہو تو اصل فایدہ اسمین یہی تہا کہ ایک قبیلہ
بلکہ ایک گہر کے اوسکی بڑائی یا بہلائی اِس مجمع مین کہل کر فوراً تمام
عرب مین پہیل جاتی تہی ہر ایک بات کے ڈہنگ بے تکلف اور
سیدہے سادہے تہے مگر نہایت پُر تاثیر — چنانچہ جسطرح یونان مین کسی
زمانہ مین کشتی گیر اور شہسوار دنگل مین اسپ تازیان اور زور آزمائیان
کرتے تہے اسطرح یہان شعرا طبع آزمائیان کرتے تہے تمام عرب کے

* مقام طایف و لفظ عکاظ کا اشارہ صفحہ (۱۹) مین ہوا ایک میلہ لگتا تہا وہان گہڑ دوڑ اور کشتی اور سپہ نوازی کے
ہنر دکہاتے تہے اور جو شخص جیتے اوسکو سر پر ایک سونے کی تاج باندہتے تہے اِس ملک مین لارل درخت کے پتے
سبہی پسند کرتے ہین کلغی بہی ان کے ہوتے تہے کہ جو چند شعر کا دیوتا ہے اوسکو یہہ درخت بہت پسند ہے

بلکہ اور ملک ملک کے مسافر جو آئے ہوئے تھے بڑے ذوق
وشوق سے جمع ہو کر ایک میدان میں باسلوب بیٹھ جاتے تھے۔ ان میں سے
ایک شخص کہ اپنا نام یا کام یا مقام کچھ نہ بتاتا تھا دفعۃً سروقد اوٹھ کھڑا ہوتا
تھا اور حفظ اپنے اشعار پڑھنے شروع کر دیتا تھا۔ بنیاد ان اشعار کی۔ بہادری
جوش خروش۔ خونریزی۔ یا فخر خاندانی۔ رفاقت دوستانہ۔ سخاوت۔ مہمان نوازی
نیکنامی دوامی۔ فرحت مقام۔ دریاؤن کی روانی۔ جنگلون کی ویرانی۔
کوہستان وحشت ناک۔ خوشنما جزیرے اور سرسبز جنگل اور ٹیلے۔ حیوانات
کی وحشت اپنے گھوڑے یا اونٹ کی تعریف یا عشق۔ یا دل کی اور اسی
طبیعت کی پریشانی وغیرہ۔ غرض اس قسم کے مضامین پر لوگ اشعار پڑھتے
تھے اور فقط کلام کا اثر ان اسجان لوگون نے اپنے مصنف کو ایسے ایسے لاگ
میلے تحسین یا آفرین کے دلواتا تھا کہ تمام میلے میں ایک دھوم مچ جاتی تھی۔
دلفی میں پہولون کی لڑی سے عزت ملتی تھی یہان جو قصائد خلعت
قبول پاتے تھے۔ وہ ہرن۔ بکری اونٹون کی جہلیون پر۔ ابریشمی
کپڑون پر سنہری حرفون میں نقش ونگار ہو کر کعبہ کی دیوارون پر
آویزان ہوتے تھے اور مذہبہ یا معلقہ کہلاتے تھے۔ یہ صاحب
قصیدہ کے لیے بڑا فخر ہوتا تھا اور اسپر قبیلون سے مبارکباد کے خط آتے تھے
حق پوچھو تو وہ بازار عام رائے لینے کے لیئے ایک جمہوری کونسل کا جلسہ تھا۔
غرض کعبہ کی برکت یا اس شاعری کے بہانہ سے اوس صحرا دشتیا نہ
میں اس معاملہ اتفاقی نے عجیب عجیب کام کئے۔ ہمت اور سچا محنت

ـہ چنانچہ اسی لحاظ سے سات قصیدون مشہورہ کا نام سبعہ معلقہ رکھا گیا ہے اور انکے شاعرون کے
نام یہ ہیں (۱) امرؤ القیس بن حجر (۲) طرفہ بن عبید (۳) زہیر بن ابی سلمی (۴) لبید بن ربیعہ (۵) عمرو بن کلثوم
[illegible]
[illegible] تھا۔

عام پسند ہوگئی۔ نسب دانی اور معلومات خاندانی سے بڑھکر لوگ تاریخ دان ہوگئے
اونکے یہہ قصیدے تاریخ جاہلیت کے لئے چراغ راہ ہوگئے۔ خاص پسند
باتین عام پسند ہوگئین۔ ان زبان آورونکا رعب و داب عزت و وقار سب
پہ چھانے لگا۔ وحشی صحرائی انہی سے انسانیت سیکھہ گئے۔ اور
آپس کی کشت کشی بھی کم ہونے لگی۔ پاکیزہ پاکیزہ الفاظ۔ فصیح محاورے
نمکین اصطلاحین۔ اور قصہ طلب خواہ استعمال مین آنے لگے۔ نئے تکلف
اور بے مبالغہ کلام مین گرمی اور زور تاثیر پیدا کرنے کا شوق بوڑہے سے
لیکر بچہ تک عام ہوگیا۔ اسی بازار کا سبب ہے کہ زبان عرب مین اکثر اشخاص
اور اشیا کے لئے وجہ تسمیے ہین اور اسیطرح ایک مشہور ہین۔ چھوٹی چھوٹی
باتون کے قصے بیانات کہ ایک بدوی عورت نے جو لفظ اپنے اونٹ کو
پانی پلانے مین کہا وہ بھی مشہور ہوکر گھر گھر زبان زد ہوگیا اب تک ہر شخص
جہان چاہتا ہے نظم و نثر مین کہاوت کی طرح بول جاتا ہے۔ کہ یہہ
شہرت آج اخبارون مین اشتہار دینے سے بھی نصیب نہین ہوتی
افسوس ہے کہ سوا ان سات معلقون کے اور کوئی معلقہ نظر نہین آتا
بلکہ آج علم ادب اور انشاء عرب کی کوئی تصنیف اسلام سے سو برس
پہلے کی نہین ملتی۔ کچھہ عمداً اور کچھہ بے اعتنائی اور بے قدری سے معدوم
ہوگئین مگر اشعار عرب سے معلوم ہوتا ہے کہ پرانی زبان ہے کیونکہ اسکی درستی اور
اور عروض کے قاعدے سب باصول ہین مہلہل عرب کا پہلا استاد ہے
ہے اسنے زبان کو صاف اور صیقل کیا اسلئے اسکو مہلہل + کہتے ہین اسکے

+ نام اسکا عدی اور ربیعہ تغلبی کا بیٹا تھا یہہ اپنے بھائی کلیب ابن ربیعہ کے خون کے عوض حرب بسوس مین

فقط ۹۰ اشعار آجتک بھی موجود ہین جاننے والے جانتے ہین کہ عربی کی نظم کی زبان کارستہ نثر کی زبان سے بالکل جدا ہے - یہہ امتیاز مُہلہل نے پیدا کیا چنانچہ شعراے جاہلیت کے اشعار سے یہہ دقیقی کہلتی ہین شعراے مذہبیہ اور اکثر اسوقت کے شاعر معزز اور ذی اعتبار لوگ تھے چنانچہ شنفریٰ ازدی مشرک سموئل یہودی تہا - امرء القیس کہ اوسکو ملک الضلیل بھی کہتے تھے ۵۹۰ء کے پس پیش ہین دو شاعر فصیح تھے کہ دونون کا نام مرقش تہا نابغۂ ذبیانی کہ مشرک تہا ۶۰۴ء ہین [illegible] ۶۱۵ء ہین - حارث ۶۲۲ء ہین عقبہ کے پس و پیش ہین تھے - نجد کے خود سر قبیلون ہین جو آئے دن لڑائیان ہوتی تہین یہہ لوگ ان معرکون ہین جانبازیون کے ساتھہ ایسی شعرخوانیان کر گئے کہ گویا اُس عہد کی آزادی اور خودسری کی تصویر ہے اور بیابانی ویرانون کے نقشے آج تک کہنچے ہوئے ہین -

عنترہ کے باب ہین اتنا اور بھی لکہنا ضرور ہے کہ اسلام سے پہلے [illegible] کی زبان سُننی ہو تو اوسکے اشعار کو پڑہ لو - اور ادس [illegible] کی صورت اور چال ڈہال دیکہنی ہو تو اوسکے کلام کو دیکہو کہ [illegible] چڑے کے خیمے اور بندی کے پاؤن کے نیچے [illegible] بدّون کو لیکے بیٹہہ جاتا تہا - اور جس عالم ہین جا پہونچتا [illegible] تہا عنترہ نے جو ایک قصیدہ لکہا اسکے نہایت [illegible]

۱- ان شاعرون کے مختصر حالات [illegible] ہین -
۲- [illegible] کا بیٹا اور [illegible] ضرب المثل تہا -

پہلا مرقش اکبر [illegible] سعد تہا - دوسرا مرقش اصغر [illegible] تہا -
[illegible] تہا -

کے عہد میں اصمعی نے اسے جمع کیا اور مامون کے عہد میں یوسف بن اسمٰعیل
نے اوسکی تکمیل کی۔ کسی شخص نے ایک حبشن عورت گھر میں ڈال
لی تھی۔ اس سے عنترہ پیدا ہوا۔ باپ تو اس سے کنارہ ہی چہوڑتا تھا مگر
اپنی زبان کی فصاحت اور ہاتھ پاؤں کی قوت اور دل کی شجاعت
سے وہ بات پیدا کی بنی عبس میں حاصل کی کہ عبلہ[۱] ایک خاندانی نامی کی عورت
سے شادی ہوئی اور خود صاحب خاندان ہو گیا۔ اسکی کلام کو پڑھ کر معلوم
ہوتا ہے کہ زبان عرب ہر رنگ کے مطالب کو جن کا نون ادا کر دیتی
ہے۔ اور ہر قسم کے مطالب کے لئے الفاظ موجود ہیں۔ جسطرح کہ
الف لیلہ کے دیکھنے سے اوس وقت کے ادا کی نفاست اہل شہر کی
نزاکت گردن کی سجاوٹ معلوم ہوتی ہیں۔ اسیطرح عنترہ کا کلام بادیہ
نشینوں کے گردن کے کینڈے۔ چال ڈھال کے ڈھنگ۔ بات
کے ہتکنڈے آئینہ کی طرح دکھاتا ہے۔
غرض ان بے قیدا وربیباک قبیلوں میں جو معرکے اور کشت و خون ہوئے
مثلاً سنہ ۱ میں بادشاہ یمن کی حملہ آور فوج کو توڑا۔ قبیلہ کنانہ کی شاخ اور
کی فتحیں۔ ساؤں کی فتحیابیاں ربیعہ اور کلیب کی جنگ سے میدان ذرائع ان
سنہ ۴۹۴ میں پھر حرب بسوس جسکی حقیقت یہ ہے کہ بسوس بنت
منقذ جساس بن مرہ کی خالہ یا اوسکی خالہ کی کوئی ہمسائی تھی اوسکے گہر
میں سعد جرمی ایک شخص مہمان اوترا اوسکی اونٹنی سراب نامی کلیب
وائل کی رکھ میں چلی گئی اور وہاں جا کر چرنے لگی دوسرے دن جو کلیب نے

[۱] اسکی کنیت ام البلقم تھی اور مخزوم بیٹے مالک کی بیٹی تھی۔

ملا دیتی اور جب اپنا سا حال دشمن کا کر لیا تب وہ آن ٹوٹی

عجیب شہ یہہ ہے کہ ان مقاتلون اور مجادلون کے بعد آپسمین فیاضی اور رو بادلی کے بھی مباحثے ہوتے تہے اور اوسکو مُنَافَرَہ یعنی خاندانی عزت کا مباحثہ کہتے تہے ایک دفعہ علقمہ بن علاثہ اور عامر بن طفیل مین جو دونون عامری تہے جھگڑا ہوا تہا کہ کونسا شخص قبیلہ کا امیر ہو چنانچہ آخر کار ہرم بن قطبہ کو دونون نے حَکَم مقرر کیا اسنے اول طرفین سے عہد قبولیت کا لیا اور پھر کہا کہ برس دن بعد دونون کا حال دیکہکر حکم لگاؤنگا - اِس عرصہ مین طرفین سے خوب سب فیاضیان اور ہمتین دکہائی گئین جب برس دن گزرا تو اُسنے کہا کہ حقیقت مین تم دونون امارت کے قابل ہو - چنانچہ دونون ایک ہی قبیلہ کے امیر ہوگئے اور آپسمین اسطرح صلح صفائی رہی کہ کبھی بگاڑ نہوا - اِسطرح کے مقدمے بڑی بڑی عظمت اور شان و شوکت سے طے ہوتے تہے عہد ظلمت یعنی عہد جاہلیت مین ممالک یورپ مین بھی اسطرح کے مقدمے اکثر ہوا کرتے تہے - اسکے علاوہ ملک عرب مین سخاوت فی نفسہ ایک صفت قابل اعتبار اور اعزاز تہا چنانچہ حاتم طائی جسے ہندوستان مین بھی جاہل سے لیکر عالم تک سب جانتے ہین - قبیلہ بنی طے کا ایک سردار تہا اور ایسا کیا موقوف ہے وہان امیر اوسی شخص کو کرتے تہے جسکی شہرت اوس قسم کی فعل الخیر سے ہوتی تہی اور شہرت بھی پاتا تہا جو سخی اور مہمان نواز ہوتا تہا - یہہ حاتم بھی فصیح شاعر تہا دیوان اسکا عرب و فارس مین مشہور ہے

القصہ شاعری عرب کی تین طبقوں مین منقسم ہے

پہلا طبقہ مُہَلہَل بن رَبِیعَہ - اِمرَءُالقَیس - عَنتَرَہ - ابن کلثوم

زہیر - علقمہ بن عبدہ - طرفہ بن العبد وغیرہ

دوسرا طبقہ عہد اسلام کا - اول تو شاعری مذہب کے بموجب منع ہو گئی
تو بھی شاعروں کی زبان کب بند ہوتی تھی - حمد نعت مختلف قسم کی اشعار ہوتے
رہے - مگر وہ آزادی کلاموں کی جاتی رہی اور طبیعتیں رک گئیں چنانچہ حسان بن
ثابت - عمر بن ربیعہ - جریر - فرزدق - نصیب - غیلان[1] ابتدا میں انکی
کلام کی طرز ایک خاص طور پر تھی جب وہ بدلا تو وقت کے انقلاب نے انکی طرز کلام کو بھی بدلا
تیسرے طبقہ میں کچھ امویہ اور کچھ عباسیہ کا عہد آگیا - اسکے بادشاہ
درباروں کی قدردانیوں سے شاعروں کے دل بڑھ گئے دوسرے طبقہ کا خاتمہ اور تیسرے
کی ابتدا ذوالرمہ سے سمجھنی چاہیے کہ بعد جریر - ابی نواس - بحتری - ابو تمام وغیرہ شاعر فصیح
و بلیغ ہوئے - مگر اصل زبان کا لطف جب ہی تک تھا کہ اپنے وطن کے جنگلوں
اور پہاڑوں کی تشبیہیں اپنے اونٹوں اور بکریوں کے مضامین باندھ
کر دلی اور اصلی مطلب ظاہر کرتے تھے - پھر کلام میں تکلف
اور آورد اور مضامین میں عشق کی بھرمار آگئی - اصلیت مطالب کے حسن
کو اشعاروں کی رنگینی اور الفاظ کی خوشنمائی پر قربان کر دیا - توشیح اور
ترصیع وغیرہ فضول صنعتیں اسکے ساتھ لگائیں - خلفا اور سلاطین دربار
میں کہ اکثر انہیں سے ترک تھے وہم و ہام کے قصیدے لکھکر انکو خوش کرتے اور
انعام لیتے تھے - دو سو برس تک یہی دربار اور جلسے تھے آخر مبالغوں کے
بوجھ نے اصلی زبان کو دبا کر ایسا ضعیف کیا کہ اگر آج اوسکی طرز میں کسی

[1] غیلان دو شاعروں کا نام ہے ایک غیلان بن سلمہ الثقفی طایف کا رہنے والا [illegible]
میں فوت ہوا - اور دوسرا غیلان بن عقبہ جسکا لقب ذوالرمہ ہے [illegible]
ہوا - جو دوسرے طبقہ میں درج ہے وہ پہلا ہے اور جو اخیر [illegible] وہ ثانی [illegible]

واقعی معاملہ کو بیان کرنا چاہین تو بات کی اصلیت کا ادا ہونا ممکن نہین
فائیدہ ہر شی کا عام خلق اللہ کی راے اور ضروریات کے بموجب ترقی کرنا
اُسمین قدرتی حسن اور طبعی خوبی پیدا کرتا ہے۔ جب اوسی خاص اشخاص کی
منظور نظر کرنا چاہو تو اسمین شک نہین کہ خاص خاص قیدین اُسمین ضرور لگجاتی
ہین خصوصاً بادشاہون کی پسند کہ اسمین تکلفات اور ظاہری آرایش لازم
ٹھہری ہوئی ہے۔ لوگ انعامون کے لالچ سے فقط انکی نگاہ کو دیکھتے رہتے ہین
اور پھر رفتہ رفتہ دربار کا رواج پھیلکر سب اُسیکو پسند کرنے لگتے ہین مگر قدرتی
حسن اور اصلی خوبی اسکی برباد ہوجاتی ہے۔ گلاب کے پھول کی نفاست اور نزاکت
اور خوشنمائی محتاج بیان نہین مگر جو کچھ قدرتی ہے۔ اگر کوئی مصور اپنی
دستکاری ظاہر کرے تو نقش و نگار ضرور ہونگے مگر اس جادو کے حسن
مین جو شامل ہے وہ اُسمین نہوگا۔ بلکہ اصلی خوبی بھی خاک مین ملجایگی

عربستان کی تاریخ بترتیب سلسلہ سنہ ہجری

محمد مصطفےٰ قریش کے قبیلے سے مکہ+ مین پیدا ہوئے اور
سنہ ۵۹۶ع مین ۲۵ برس کے سن مین بی بی خدیجہ سے شادی کی۔ (سنہ ۵۷۱ع)
چالیس برس کی عمر مین پیغمبری کا دعوی کیا۔ پہلے جن لوگون نے اسلام
قبول کیا انمین سے (اول) خدیجہ انکی بی بی (دوسرے) انکے چچیرے بھائی علی (سنہ ۶۰۹ع)
(تیسرے) انکے اصحاب مین سے حضرت ابوبکر اور انکا غلام زید تھا۔ ابوبکر (۱۳ قبل ہجرت)

+ مکہ کو عہد قدیم مین بتاسس کہتے تھے۔

روضہ منورہ محمد مصطفیٰ

چشمۂ شاہی
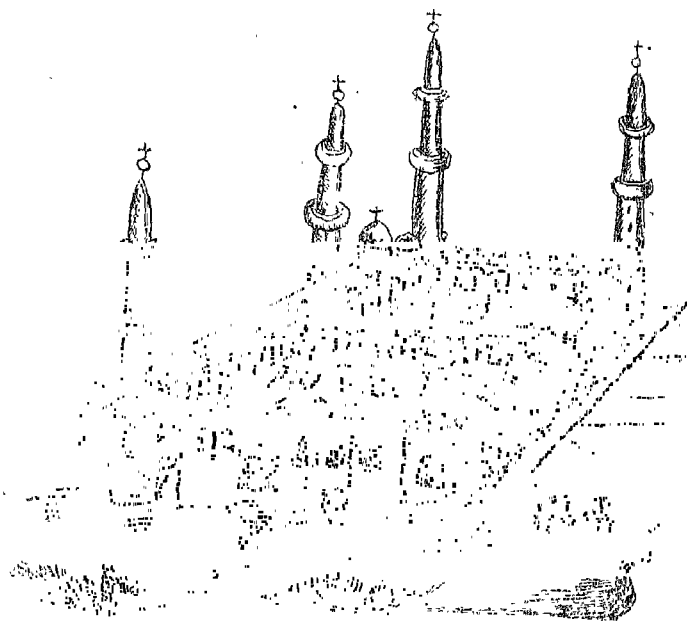
انکی بی بی عائشہ کے باپ بھی تھے۔ بعد انکے ونش شریف خاندانی مکہ کے
اور بھی اسلام لاکر اونکے ساتھہ شامل ہوئے تین برس تک پوشیدہ عبادت
کرتے ہے۔ مگر ۶۱۱ سنہ میں ایک ضیافت عام میں اظہار پیغمبری (۶۱۱ سنہ)
کیا اور آیات قرآنی شروع ہوئیں۔ قریش کے لوگوں نے انکی قتل کی تجویز
کی اسواسطے ۱۵ جولائی ۶۲۲ء جمعہ کے دن مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ
کو چلے گئے۔ اسیدن سے تاریخ اسلامی یعنی سنہ ہجری شروع ہوتا
ہے۔ کیونکہ مکہ سے ہجرت کی اور مدینہ میں آئے ۶۲۳ سنہ میں قریش (۶۲۲ سنہ — ۱ سنہ)
سے جہاد شروع کیا۔ چنانچہ پہلے ہی بدر کی گھاٹی میں ایک گروہ پر حملہ
کیا اور فتحیاب ہوئے۔ اسپر قریش کے لوگوں نے صلح کرلی اور اہل اسلام
کو مکہ میں جانیکی اور کعبہ میں حج وغیرہ عبادات کی اجازت ہوگئی
پھر جانفشانی اونکی دیکھکر سب لوگوں کے دلوں میں انکی طرف جوش اتفاق
پیدا ہوا۔ اگرچہ بہت سے جنگ کئے جنمیں خود بھی شامل ہوئے اور لشکر
بھی بھیجے۔ مگر مشہور ان میں سے خاص خاص لڑائیاں ہیں چنانچہ ۶۲۵ سنہ ۳ ھ (۶۲۵ سنہ — ۳ سنہ)
میں جنگ احد کی لڑائی فتح ہوکر شکست کی صورت ہوگئی اور اسمیں انکے
چچا حمزہ شہید ہوئے

۶۲۷ سنہ ۵ ھ جنگ خندق فتح ہوئی اور عمر بن عبدود** جسکو (۵ سنہ)
اہل عرب ہزار بہادروں کے برابر گنتے تھے انکے بھائی علی کے ہاتھ سے مارا گیا

---

* پہلے اِس شہر کا نام یثرب تھا عربی میں مدینہ شہر کو کہتے ہیں - اور حضرت وہاں آنیسے مدینۃ النبی اوسکا خطاب ہوا اور پھر مدینہ مشہور ہوگیا۔

** عمر بن عبدود قریشی تھا اور ود اوس بت کا نام تھا جسکی صورت آدمی جیسی تھی

۶۲۸ سنہ ۶ھ

سنہ ۶۲۸ء ۶ھ میں بنی مُصطلق کی لڑائی فتح ہوئی

۶۲۹ سنہ ۷ھ

سنہ ۶۲۹ء ۷ھ میں خیبر کی لڑائی فتح ہوئی۔ اور مرحب یہودی جو بڑا بہادر اہل عرب میں مشہور تھا اسے حضرت علی نے مارا۔

۶۳۰ سنہ ۸ھ

سنہ ۶۳۰ء ۸ھ میں بمقام موتہ روم کی فوج کے ساتھ لڑائی میں انکے بھائی جعفر ابن ابی طالب شہید ہوئے۔ اسی سنہ میں حاتم طائی جسکی سخاوت عالم میں مشہور ہے بقضائے الٰہی مرگیا۔

۶۳۰ سنہ ۸ھ

سنہ ۶۳۰ ۸ھ ہی میں مکہ کو محاصرہ کر کے فتح کیا اور کعبہ میں جو بت دھرے ہوئے تھے اونہیں برباد کردیا۔

۶۳۱ سنہ ۹ھ

سنہ ۶۳۱ء ۹ھ میں خبر پائی کہ شاہِ رُوم نے مدینہ پر فوج کشی کی ہے اسلئے اوہر سے بہت سا سامان کرکے اور لشکر آراستہ کرکے چلے مگر منزلِ تبوک میں معلوم ہوا کہ یہہ خبر غلط ہے اسلئے واپس آئے۔ اور اس غزوہ یعنے فوج کشی کا نام غزوہ تبوک مشہور ہوا۔

۶۳۱ سنہ ۱۰ھ

سنہ ۶۳۱ ۱۰ھ میں تمام عربستان مغلوب ہوا اور بہت لوگ ایمان لائے اور یمن فتح ہوا۔

۶۳۲ سنہ ۱۱ھ

سنہ ۶۳۲ء ۱۱ھ میں ۶۳ برس کی عمر میں بقضائے الٰہی فوت ہوئے

۶۳۲ سنہ ۱۱ھ

سنہ ۶۳۲ء ۱۱ھ سے سنہ ۶۶۱ء ۴۰ھ تک چار خلیفہ جو کہ اُنکے اصحاب اور اُنکے مذہب کے مؤید اور مروج تھے حکمران رہے اور دار الخلافہ انکا مدینہ تھا۔

چار خلفا کی خلافت کا بیان

بوکر جماعت موجودہ کے اجماع اور کثرت رای صحابہ خلیفہ ہوے

حضرت ابوبکر محمدؐ کے خسر تھے قبیلہ انکا بنی تیم بن مرہ تھا سنہ ۶۳۲ء مین خلیفہ ہوے۔ قرآن کی آیتین چمڑون پر اور پتون پر متفرق لکھی ہوی تہین یا لوگون کو حفظ تہین سب ایک جگہ جمع کرکے لکہی گئین۔ حضرت عمر کے عہد مین اسکی اور تکمیل ہوی۔ پہر حضرت عثمان کے وقت مین کامل ترتیب اور تکمیل ہوی اور اسی کے بموجب ابتک تمام عالم مین رایج ہے

سجاح بنت الحارث بن سوید تمیمیہ نے انکے پہلے سنہ خلافت مین پیغمبری کا دعوی کیا۔ اور بنی تمیم اور تغلب اسکی ننہیال کے قبیلہ کے لوگ تابع ہوگئے۔ ان ہی دنون مین مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا اور ان دونون مین اسطرحکا ارتباط ہوا کہ لوگ انکو بد اعتقاد [illegible] حضرت ابوبکر نے مسیلمہ پر فوج کشی کی اور مسیلمہ مارا گیا +

یہہ خلیفہ بہت رحمدل تھے۔ انکے عہد مین فارس پر فوج کشی ہوی اور تمام [illegible] لشکر کیا سنہ ۶۳۳ء مین دمشق کے سر لشکر کو گرفتار کیا اور اول بیت المال [illegible] انہون نے مقرر کیا اور قرآن کو مصحف [illegible] ۶۳ برس کی عمر مین ۲ برس کی خلافت کے بعد سنہ ۶۳۴ء مین فوت ہوے

انکا نام عبد اللہ تھا اور ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ [illegible]
اور بیان [illegible]

حضرت عمر* قبیلہ بنی عدی سے تھے۔ اور یہہ بھی پیغمبر صاحب
کے خسر تھے سنہ ۶۳۴ع (۱۳ھ) میں خلیفہ ہوئے ایام الجاہلیہ میں جب قریش
کے قبیلوں میں کوئی جھگڑا ہوتا تو یہہ سفیر ہوکر جایا کرتے تھے اور اکثر مناظرہ
کے جلسوں میں بھی پیش ہوتے تھے۔ انکے عہد خلافت میں سنہ ۶۳۵ع (۱۴ھ)
میں ملک شام۔ بعلبک۔ حمص فتح ہوا۔ اور شاہ ہرقل انطاکیہ
سے قسطنطنیہ یعنی دار الخلافہ روم کو بھاگ گیا
سنہ ۶۳۶ع (۱۵ھ) میں بیت المقدس اور ادھر کے اکثر اضلاع فتح ہوئے۔ اور وہاں انہوں نے
ایک عالیشان مسجد بنائی۔ وہ اصلی مقام ہے جہاں حضرت سلیمان
کی ہیکل تھی۔ اسلام نے فارس کا رخ کیا (اہل ایران نے اسوقت یزدجرد کو اپنا بادشاہ
بنایا تھا) اور کسریٰ کی سلطنت کو توڑ دیا۔ بڑے بڑے شہر ایران
کے مثل حلب۔ انطاکیہ۔ تکریت وغیرہ فتح ہوئے مدائن کہ دار الخلافہ
کسریٰ تہا اوسکا محاصرہ ہوا اور دوسرے حملہ میں فتح ہوا۔ مال بے تعداد لوٹ
میں آیا اور ایوان کسریٰ برباد ہوا۔ اور کتبخانہ و نالکا بھی آگ اور پانیکے
حوالہ ہوا۔ بعض کا قول ہے کہ اسکندریہ میں بھی یہی حال ہوا تہا۔ اور چونکہ
اوسوقت سب سے زیادہ پاس کا رستہ ایران اور ہندوستان کا ابلہ کیطرف
سے تہا اسلئے دریای شط العرب کے کنارے سنہ ۶۳۷ع (۱۶ھ) میں
بصرہ آباد کیا کہ ہند اور فارس کا رستہ اہل اسلام کے قبضہ میں آ جائے
یہاں سے فارس۔ ہند اور روم کی سوداگری ابتک جاری ہے
سنہ ۶۳۸ع (۱۷ھ) میں اہواز فتح ہوا شام۔ فارس۔ مصر کی مہمیں قریب ختم

* عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی یہاں انکی نسب آنحضرت سے ملتی ہے

کے پہونچین۔

۲۲ھ مین اذربیجان اور ہرات اور جرجان وغیرہ فتح ہوے
تہاوند پر سخت لڑائی ہوئی یزدجرد شکست کہا کر بلخ مین آیا اور
جیحون اوتر کر ترکستان کو بہاگ گیا۔ اس فتح کا اہل اسلام نے
فتح الفتوح نام رکہا جس سے ان ملکون مین بنیاد ریاست اسلام کی پختہ
ہو گئی۔ ہندوستان کی جانب مکران کے کوہستان تک فوج اسلام
پہونچی اور دیبل پہ آکر ایک لڑائی ہوئی۔ مگر لشکر اسلام واپس گیا۔
ابو موسیٰ اشعری نے فارس سے بہی صلاح دار الخلافہ کو لکہی کہ ہند کا
قصد نکرنا چاہیے۔ بہت سے ہاتہی بہی لوٹ مین آئے تہے حکم آیا کہ یہہ جانور
اس ملک مین کارآمد نہین اوس ملک کے لوگ اگر لیوین تو ان کو بیچ ڈالو
اور روپیہ اوسکا فوج کو تقسیم کر دو۔ ان خلیفہ کے اوضاع و اطوار بہت سادہ
تہے اور بہت بہادر اور عابد زاہد تہے۔ پہلے انہی نے امیر المومنین
کا خطاب اختیار کیا ۱۶ھ مین حضرت علی کی صلاح سے سنہ ہجری
جاری کیا اور دیوان و دفتر قرار دیا۔ اور سپاہ و تنخواہ کے واسطے
نائب و ناظم مقرر کیا۔ رات کے لیے چوکیدار و عسس مقرر کیے اول انہون نے
مصر سے بحر ایلہ کی راہ رسد بہیجی۔ اور گہوڑون پر زکوۃ مقرر کی۔ اور شہر

آیا مکران یہہ علاقہ شکارپور کی راہ سے فارس کے رستہ مین آتا ہے گویا کرمان اور
سندھ کے درمیان ہے۔ اور اسمین ایک دریا بہی بہتا ہے۔ سندھ کا بادشاہ اوسوقت رتبیل کہلاتا
تہا جیسے روم اور چین کا قیصر اور فغفور۔

سعد بن وقاص سپہ سالار خلیفہ عمر کے اور یزدجرد شاہ فارس کے مابین مقام قادسیہ اور نہاوند مین
لڑائی ہوئی جسمین فارسی مغلوب ہوئے ... اسلام منتقل ہو گیا اس لڑائی مین فارسیون کا شکست ...

کی ویرانی سرزمین کی خرابی اور ناپیداواری اہل ملک کی بے وفائی اور غداری اس طرح بیان کی کہ فوج کشی کا ارادہ بالکل موقوف رہا مروان انکا وزیر تھا۔

۳۵ھ مین لوگ اسنے ناراض ہوئے اور انہین شہید کروا دیا۔ یہہ خلیفہ صاحب علم تھے اور اپنے دوستو نکے باب مین بہت فیاض تھے۔ اول پولیس کے طور پر سپاہی انہون ہی نے مقرر کئے۔ مگر ہر کام مین نرم دلی اور خوف کرتے تھے۔ عمر ۸۵ برس اور خلافت ۶۵۶ء تک ۱۲ برس رہی۔

حضرت علیؓ* ۶۵۶ء مین مسند خلافت پہ بیٹھے بنی ہاشم کے خاندان سے تھے۔ اور رشتہ مین محمد مصطفیٰ ؐ کے چچیرے بھائی اور داماد بھی تھے۔ کل خلفا مین یہہ اور انکے دو بیٹے ایسے خلیفہ ہوئے کہ جنکے مان اور باپ دونون ہاشمی تھے۔ حضرت علیؓ کی خلافت مین سب سے بڑی مشکل یہہ پیش آئی کہ خانہ اسلام ہی مین نزاع واقع ہوگئی۔ پہلے ہی برس مین بی بی عائشہؓ نے جو کہ محمد مصطفیٰ ؐ کی بی بی اور حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھین اسنے فوج کشی کرکے ہنگامہ قتال کو گرم کیا۔ پھر امیر معاویہ نے جو کہ امیہ کے خاندان سے تھے نشان خلافت بلند کیا۔ بہت سی خونریز لڑائیان ہو کر معاویہ کی کامیابی پہ مہمون کا خاتمہ ہوا۔

۶۵۸ء مین حضرت علیؓ نے صلح منظور کر لی اور خانہ نشین ہو کر ۶۶۱ء مین کوفہ کی مسجد مین شہید ہوئے۔ انکے عہد مین بھی فارس کا لشکر مکران اور بھرج اور کوہ پایہ سے ہو کر کیکان کے پہاڑ تک آیا مگر اہل اسلام

* علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب یہانسے انکا نسب آنحضرت سے ملتا ہے

اٹھ کر پھر حکمرانی مین جا پہونچے - یہہ خلیفہ شجاعت اور ہمت اور فیاضی
اور صاف دلی کے لئے ایک آئینہ تھے - عمر ۶۳ برس کی اور خلافت ۵ برس رہی

اُمویہ کے خاندان کی خلافت

یہان سے اُمویہ کی خلافت قایم ہوئی جسمین ۱۴ خلیفہ ہوئی اور ۹۱ برس حکومت رہی
سنہ ۴۱ھ سے سنہ ۱۳۲ھ تک

* وَاسمہ المغیرہ و سمی عبد مناف لانہ شرف و علا و اناف علے اشراف العرب
عبد مناف کا نام مغیرہ تھا اور اسکا شجرہ نسب اسطرح ہے - مغیرہ بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب

حسنؓ بڑے بیٹے حضرت علیؓ کے اگرچہ کوفہ مین جانشین ہوئے مگر
عربستان۔ شام۔ مصر کے لوگون کی رفاقت سے امیر معاویہؓ نے دمشق
کو جہان کے وہ حاکم تھے دار الخلافہ بنایا سنہ ۴۱ھ ۶۶۲ء مین پھر لڑائی کا سامان ہوا مگر حضرت
حسنؓ نے اہل کوفہ مین رفاقت کی بو نہ پائی۔ چھ مہینے کے بعد ناچار خلافت سے
دست بردار ہو کر حجاز کو چلے گئے اور آخر سنہ ۴۹ھ ۶۶۸ء مین زہر سے شہید ہوئے
حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد سنہ ۴۱ھ ۶۶۱ء سے حضرت معاویہؓ کی خلافت شمار کیجاتی ہے

معاویہ بن ابی سفیان

سنہ ۴۱ھ ۶۶۱ء مین اسطرح خلیفہ ہوئے کہ کوئی مخالف انکی خلافت کا نہ رہا۔ حضرت عثمانؓ بھی امیہ کے خاندان سے تھے مگر سلسلہ
خلافت امویہ کا یہین سے شروع ہوتا ہے۔ انہون نے دار الخلافہ کو
دمشق سے شام مین منتقل کیا۔ ہر چند حضرت علیؓ کو زیادہ تر کوفہ مین
رہنا ہوا تھا مگر اسوقت سے گویا مدینہ مین سے خلافت نکل گئی۔ انکے
شروع خلافت مین ایک فساد خوارج کا ہوا اور ایک بلوہ بصرہ مین ہوا مگر ان
صاحب تدبیر نے اسے نہایت سختی سے روکا ساتھ اسکے روم اور یونان کو
بھی تسخیر کرنا چاہا چنانچہ سنہ ۴۸ھ ۶۶۷ء مین انکا بیٹا یزید لشکر لیکر گیا۔
اور تھوڑے تھوڑے مقابلے جو رستہ مین آئے اونمین جیتتا ہوا تمام کوچک ایشیا
طے کر کے ہلسپونٹ یعنی بحر قسطنطنیہ اوتر کر استنبول کو جا گھیرا مگر شہر پناہ پر سے [illegible]
ہوئے اور آخر سنہ ۴۹ھ ۶۶۹ء مین ناکام پھرا ان حملون مین آتش یونانی بھی کام مین آئی*

---

* آتش یونان ترجمہ گریک فایر کا ہے وہ ایک قسم کی بارود تھی کہ پانی سے بجھتی نہ تھی بلکہ اور زیادہ ہوتی۔ عربی اور فارسی کی تاریخون مین جو لکھا ہے کہ نفط کے حقے پھینک کر مارے اور منجنیق کام مین آئے اوس سے یہی مراد ہے۔

حقیقت مین اطراف یورپ کی نسبت اول عُبَیدُاللہ انکا سردار خراسان
مین اور پھر سعید اُسکا قایم مقام آگے بڑھکر ماوراءالنہر مین بہت کامیاب
ہوا ۵۶ھ مین خنگلتا تون بخارا کی ملکہ خراج گزار ہوئی اور سمرقند
کا محاصرہ ہوکر صلح اسطرح ہوئی کہ فوج اسلام ۵ لاکھہ ٹنکہ لے اور شہر مین سے
ہوکر نکلجائے ۴۴ھ مین ایکطرف عَبدُالرَّحمٰن بن سَمُرَہ نے
کابُل فتح کیا۔ اور مُہلّب نے نشان فتح آگے بڑھایا۔ اور دوسری
طرف سے اسی سال مین ۴ ہزار کی جمعیت سے ایک فوج سِندھ کی
طرف بھیجی کہ کیکانان تک لشکر آیا اور ایک سخت لڑائی کے بعد ان کو
ہٹ گیا۔ دو برس کے بعد اور سیستان سے کوہ قصراج کو آیا اور
نواحی بُوذبینک پہنچکر واپس گیا۔

۵۹ھ مین بادشاہ یونان سے صلح کر لی اور شرط ہوئی کہ ۳۰ من ۲۰ بیس
سونا سالانہ دیا کرینگے

انہون نے جسطرح اپنے چست انتظام اور درست تدبیر سے سلطنت کو جمایا اور
باہر پھیلایا اسیطرح اپنے خاندانی استقلال کا بھی بندوبست کیا تاکہ تقرر اُسکا لوگون
کے اتفاق رای کا محتاج نہوکر سلسلہ میراث مین آجائے چنانچہ ۵۶ھ مین
یزید کے لئے جو حقیقت مین ۵۲ھ سے ولیعہد تہا اب سرداران قوم سے بیعت لی۔ اور یہ بات
قابل یادداشت ہے کہ اسوقت تک مدینہ مین جو خلافت ہوئی صحابہ کے
اتفاق رای سے ہوئی انہون نے اس دستور کو موقوف کیا۔ مگر غالباً مکہ
اور مدینہ کے شرفا کو بھی کچھ فاطمہ کی معزولی کے ساتھہ ابھی سے اختیار ہی

پسند آئی ہوگی۔ چنانچہ عہد یزید میں اسکا ظہور زیادہ تر ہوا۔
اہل تاریخ نے اکثر باتیں انکی اولیات میں لکھی ہیں چنانچہ اول انہیں سے تقرر
ولیعہدیکا ہے۔ قاصدوں کی ڈاک انہوں نے بٹھائی۔ خواجہ سرا خدمتگاری میں رکھے
چونکہ انکی ایک تحریر میں کسی نے جعل کرکے ایک لاکھ درہم کی جگہ دو لاکھ درہم
بنا لیے تھے اسلیے سند کے استحکام کیواسطے مُہر اور مُہرداری کا دفتر مقرر کیا۔
کعبہ پہ پوششوں کی زیادتی کو زیادہ سمجھکر موقوفی کا حکم دیا۔
یہہ خلیفہ نہایت صاحب تدبیر اور منتظم تھے اور اہل عرب پر سخاوت کیساتھ
کمال حلم سے پیش آتے تھے آخر سنہ ۶۰ھ میں ۷۵ برس کی عمر میں ۱۹ برس
کی خلافت کے بعد فوت ہوئے

سنہ ۶۸۰ع

ابو خالد یزید اموی

سنہ ۶۸۰ع

سنہ ۶۰ھ میں تخت نشین ہوا۔ مگر علم انتظام اور حسن تدبیر میں باپکے برابر نتھا
پہلی خرابی اس سے یہہ ہوئی کہ جو غلطی اسکی ولیعہدی میں ہوئی تھی اوسکی اصلاح
کی بابت زیادہ تر بے انتظامی کی اور حسین بن علی اور ابن زبیر سے بیعت
طلب کی۔ کیونکہ ابن زبیر بھی ایک صاحب ادعا شخص تھے۔ باپ انکے حضرت
زبیر عشرہ مبشرہ میں داخل تھے اور ہمیشہ معرکوں اور لڑائیوں میں
سرگروہ اور مرجع خلایق ہوتے تھے اسکے علاوہ ابن زبیر حضرت ابوبکر
کے نواسے بھی تھے سب سے زیادہ یہہ کہ یزید نے عیاشی اور حرکات ناروا
اختیار کیں۔ چنانچہ لوگ ناراض ہوکر دو فرقے ہوگئے اہل کوفہ وغیرہ نے حسین بن علی
کو امام بنایا اور دوسرے فرقہ نے عبد اللہ ابن زبیر کی طرف رجوع کی۔

عراق کے لوگ خصوصاً اہل کوفہ جو ہمیشہ سے بے استقلال طبیعت کے تھے
اگرچہ بڑی گرمجوشی سے اُٹھے اور مسلم بن عقیل یعنی حسین ابن علی کے چچازاد
بھائی کو بلاکر اپنا سردار بنایا مگر عبید اللہ بن زیاد نے شام سے آکر انہیں
نہایت ہوشیاری اور تدبیر سے دبا یا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ حسین ابن علی
نے بیعت کو ہاتھ نہ دیا۔ مگر اپنی جان کے ساتھ ۷۲ جانیں دیں یعنی خلیفہ (سنہ ۶۱ھ / سنہ ۶۸۰ء)
وقت کی خلافت کو تسلیم نہ کیا۔ یہ مقام کوفہ سے [illegible] فرات کے
کنارے پر ہے کہ پہلے اَرضِ نینویٰ اور پھر کربلا کہلاتا تھا۔ چنانچہ اسی
سے مشہور و معروف ہے۔ یزید بعد انکے باقی اہل و عیال سے کسیطرح
متعرض نہوا کیونکہ انمیں کسیکو خلافت کا خیال نہ پایا۔

اہل مکہ و مدینہ نے اسکی بدکاریوں سے ناراض ہوکر ابن زبیر کیطرف
رجوع کی چنانچہ یزید نے اہل مدینہ کو بھی باغی قرار دیکے شہر کو نہایت بری طرح
قتل و غارت کیا۔ پھر ابن زبیر پر مکہ کی جانب فوج کشی کی اور اُن
کو کعبہ میں محصور کیا۔ کہتے ہیں کہ نفط کی منجنیق اسقدر برسائے کہ کعبہ کے پردوں
کے ساتھ چھت بھی جل گئی اور مشہور ہیکہ حضرت اسمٰعیل کی قربانی کے مینڈھے
کے سینگ جو اسمیں رکھے ہوئے تھے وہ بھی جل گئے۔ آخر سنہ ۶۴ھ میں مرگیا۔ (سنہ ۶۸۳ء)

یزید بہادر اور خوبصورت جوان تھا۔ شعر اکثر کہتا تھا اور اچھا کہتا تھا کہتے ہیں
پردہ دنیا کی پوشش پہلے اسی نے چڑھائی ہے

معاویہ بن یزید

+ مقامات حریری کے دیباچہ میں جو قطعہ ہے [illegible]

سنہ ۶۸۳ء

سنہ ۶۸۳ء (۶۴ھ) میں باپ کے بعد تخت نشین ہوا مگر تھوڑے دن کے بعد خلافت سے دست بردار ہو کر
مر گیا۔ اور کسیکو جانشین نہ کر گیا۔ چنانچہ خلافت کا سلسلہ برہم ہو گیا عبید اللہ بن زیاد
حاکم بصرہ نے چاہا کہ میں خلیفہ ہو جاؤں مگر اہل بصرہ نے اسے نکال دیا۔

عبد اللہ ابن زبیر

عبد اللہ بن زبیر نے دعوے کیا اور اسکے دعوی کی عراق حجاز۔ یمن
اور مصر نے تائید کی۔ مصر میں ضحاک کو نائب کیا اور خود
مکہ کو دار الخلافہ کر کے بیٹھ گئے۔ چونکہ امیہ کے خاندان کے لوگ باغی تھے
اسلئے بیرونی فتح کے رستے مسدود تھے۔ البتہ کعبہ کی دیواریں منجنیقوں کے
صدمے سے خراب ہو گئی تھیں اور سنہ ۶۸۳ء (۶۴ھ) میں از سر نو تعمیر کر کے حضرت

سنہ ۶۸۳ء

ابراھیم کی بنیاد پر بنایا یعنے وہ زمین جو اصلی بنیاد سے چھٹی ہوئی تھی وہ
بھی شامل کر لی کہ حجر اسود اسکے اندر آ گیا +

ساتھ ہی بنی امیہ میں سے مروان بن الحکم نے دمشق میں ہوتے
خلافت کا کر کے چند روز میں تمام شام اور مصر تابع کر لیا

اسی عہد میں ہاشمیہ یعنی حضرت علی اور آل عباس کے طرفدار [illegible] بھی
خراسان کیطرف رجوع کر گئے اور مسلم نام ایک شخص کو حاکم بنایا کہ بڑا
سخی اور عالی ہمت شخص تھا +

بہت سے اہل کوفہ جنہوں نے حسین ابن علی کو خط بھیجکر بلایا اور [illegible]
رفاقت نہ کی تھی اپنے افعال پر نادم ہو کر پچھتائے اور [illegible] ملک شام اور [illegible]
میں ایک بلوہ کیا کہ سلیمان بن صرد [illegible] اسکا خود مختار سرگروہ تھا۔ [illegible]

عبید اللہ بن زیاد نے فوج بھیجی اور سلیمان کے خون سے وہ آگ بجھ گئی
مروان نے بہر خیال یزید کے بیٹے خالد سے وراثتہ خلافت دینے کا
قسمیہ وعدہ کیا تھا مگر طرفداران خالد کو انعام و اکرام سے ملا لیا اور عبد الملک
اپنے بیٹے کو خلیفہ کر دیا اسلیئے خالد نے اپنی ماں سے جو کہ مروان کے نکاح
میں آگئی تھی اسے مروا ڈالا ۔ مگر جانشین اسکا شام اور مصر میں عبد الملک ہی ہوا

عبد الملک ابن مروان

سنہ ۶۸۴ء میں مسند نشین ہوا مگر عبد اللہ ابن زبیر مکہ میں موجود تھے ۔ اور (۶۵ھ)
حجاز، عراق، یمن وغیرہ پر قابض تھے ۔ اسی حالت میں مختار نام ایک
شخص کوفہ میں حسین بن علی کے خون کے دعوے پر کھڑا ہوا اور چند فتوحات کے
بعد ابن زبیر کے لشکر سے سنہ ۶۸۶ء میں قتل ہوا ۔ بعد اسکے عبد اللہ نے عبد الملک پر زور
دیا عبد الملک اسوقت قیصر روم اور یونانیوں سے لڑ رہا تھا ۔ مگر کے فساد پر نظر کرکے
۵ ہزار دینار سالانہ دینا کیا اور سنہ ۶۹۰ء میں آکر ابن زبیر کی خبر لی یہانتک کہ حجاج اسکا
وزیر فوج لیکر کعبہ پر چڑھ آیا اور سخت محاصرہ اور شدت کے بعد ابن زبیر
کو سنہ ۶۹۲ء میں سولی دی
ابن زبیر شہسوار اور نامور بہادر تھا اور فصاحت میں یہ حال تھا کہ جب
خطبہ پڑھتا تھا تو گویا در و دیوار بول اٹھتے تھے الغرض [illegible]

یہ پہلی بغاوت تھی جو حکومت اسلام پر واقع ہوا ۔
یہ [illegible] زبان [illegible] قیصر [illegible] جو اپنی ماں کے پیٹ [illegible]
ماں قبل ولادت [illegible] [illegible]
[illegible] شاہ روم [illegible] پیدا ہوا تھا [illegible]
اور [illegible] تھا [illegible] کا لقب [illegible]

سے عبد الملک بالاستقلال خلیفہ ہوا۔ اور کل خلافت اسلام پھر ایک شخص
کے ہاتھ مین آئی۔ مگر خاندان امیر معاویہ سے نکلکر مروان کے خاندان مین آگئی
اُسنے پھر کعبہ کو گروا کر جیسا تھا ویسا ہی کر دیا اور حجر اسود باہر ہوگیا
سنہ ۷۹ھ مین ایشیا مائنر و عراق پر حملہ ہوا سنہ ۷۹ھ مین شہر قادس
جو افریقہ مین ہے آباد ہوا۔ اور اسکے لوگ جو اب مسلمان ہین اسلام
لائے۔ سنہ ۸۹ھ مین مصر کی مسجد گرا کر دوبارہ تعمیر کی۔ اسکے علاوہ
شہر سے نکلکر اطراف مین بھی کچھ کچھ فتحین حاصل کین سنہ ۹۲ھ مین جتنا
ملک افریقہ کا معلوم تھا وہ فتح ہوا۔ اہل عرب اور حبشی مسلمان مل جل
گئے۔ اسی طور عرب والے بھی بلاد یورپ مین مُور کہلاتے ہین
عبد الملک اخبار اور اشعار عرب مین بڑا ماہر تھا۔ اسلام مین اول دینار پر
سکہ اسنے لگایا۔

قل هو الله احد
الله الصمد لم یلد
ولم یولد ولم یکن له
کفوا احد

لا اله الا الله
تام مقام
دین الحق

اسوقت دینار کی یہ صورت تھی
اسوقت تک دینار عرب مین روم یا فارس کا سکہ چلتا تھا عبد الملک نے
اتفاقاً اول مرا سلہ کے دیباچہ مین قل هو الله احد اور پیغمبر صاحب کی نعت
لکھی تھی قیصر روم نے اسپر اعتراض کیا۔ خلیفہ وقت نے خفا ہو کر یہ دینار جاری کئے
عبد الملک نے کل قلمرو اسلام مین دفتر و دیوان عربی کر دئے اور حکم دیا کہ

افریقہ روم کی عملداری کا مغربی حصہ ہے۔ جسمین شہر قادس مشہور تجارت گاہ ہے
یونانی زبان مین مور کالی کو کہتے ہین مور کے ملک سے ملک حبش مراد ہے
ایشیا کو چک

دربار عام مین کوئی اُسکے سامنے بولنے نپا سکے - وہ پہلا خلیفہ ہوا کہ جسکے سر پر مسلح سپاہی تلوارین سونتے کھڑے رہتے تھے - خلفا مین پہلے بھی خلیفہ بخیل ہوا اسیواسطے لوگ اسکو رشح الحجارہ کہتے تھے - اسکے موںہہ مین ایسی بدبو آتی تھی کہ مکھی بھی بیٹھہ سکتی تھی اسلئے ابوالذبّان کہتے تھے - ایکدن اوس سے کسینے پوچھا کہ تم بہت جلد بڈھے ہوگئے - بولا کیونکہ ہر جمعہ کو عقل اپنی خلایق پر خرچ کرتا ہون - اسکے عہد مین حکومت حجّاج کی شمشیر ظلم سے ہزارون صحابہ اور تابعین صاحب فضل قتل ہوئے - آخر ۸۶ھ مین خود بھی مرگیا - سوا چند لڑائیونکے بیرونی فتوحات کم حاصل ہوئین - البتہ اپنے گھر کو مخالفون سے صاف کیا -

ولید ابن عبد الملک

۸۶ھ مین خلیفہ ہوا عبدالملک نے ایکدن بیماری کی حالت مین کہا کہ مین نہین جانتا ولیعہد کسے کرون - لوگون نے کہا کہ ولید - بولا اسے نحو نہین آتی غلط بولتا ہے - ولید نے سنتے ہی نحویون کو بلایا اور چھہ مہینے تک بیٹھا اُنکے ساتھہ بیٹھا جب نکلا تو پہلے سے بھی بدتر تھا عبدالملک نے کہا کہ خیر وہ معذور ہے ولید بڑا جابر اور ظالم بادشاہ تہا اور باوجود اسکے قرآن کی تلاوت بہت کرتا تہا - اُسنے حجّاج کو وزارت سے معزول کرکے عراق کا حاکم کردیا ۹۳ھ مین اسکے لشکر نے ہندوستان کے دریاے سندھ کے کنارے دیبل تک فتح پائی - اسوقت ایک قوم جو یہان بستی تھی کہ اُسکو تکامر کہتے تھے اور اب دیبل کو ٹھٹھہ کہتے ہین صورت اسکی

سنہ ۹۲ھ — سنہ ۱۱

ہوئی کہ اہل عرب کا ایک جہاز دیبل یعنے بندرگاہ سندہ مین ہندوؤن نے
پکڑ لیا - پس سنہ ۹۲ھ مین حجاج نے اپنے بھتیجے قاسم کو ۶ ہزار فوج
کی جمعیت سے بہیجا وہ کرمان مین آیا اور وہان سے مکران کو ہوتا ہوا مقام
آرمابیل کو فتح کرکے سندہ مین داخل ہوا اور دیبل کو فتح کیا -
اسوقت بہکر کے پاس الور یا ارور جو آجکل لوہری کے نزدیک مشہور ہے دار الخلافہ
ان اضلاع کا تہا اور داہر راجہ وہانکا تمام سندہ سے لیکر اٹک کے کنارے
کابل باغ تک دوسری طرف کشمیر تک قابض تہا - کہتے ہین کہ سا
توین دن خط کا جواب کرمان سے آتا تہا قاسم کے ساتہ خلیفہ کے قاصد
کا ایک منجنیق تہا کہ عروس اوسکا نام تہا اور اس سے پتہر پہینکتے تہے
پانسو آدمی اوسے کہینچتے تہے - اور جعونہ سلمی اسکے نشانہ کا
قادر انداز تہا - غرض دیبل اور بعد اسکے نیرون (جسے حیدرآباد کہتے ہین)
فتح ہوا - پہر سیہوان کا قلعہ باوجود کمال استحکام کے ساتوین دن
فتح ہوا - محمد قاسم اگرچہ ۱۷ برس کا نوجوان تہا مگر نہایت تدبیر سے چلا
مسلمان زمینداروں سے عشر اور ہندوؤن سے زر مالگزاری بموجب
رواج ملک کے وصول کیا - مندرون اور شوالون کی عام اجازت
دیدی اور یہہ فتوی ہوگیا کہ جب غیر مذہب نے جزیہ ادا کیا تو پہر اسکے ادا
رسوم مین مزاحمت نہ چاہیے جو راجہ جزیہ قبول لیتا تہا اوسکا ملک
بدستور بحال رہتا تہا - برہمنون اور پجاریون کے وظیفے ۳ روپیہ سیکڑہ کے

۳ شاید کسی قسم کی توپ ہو -

حسابِ سو بموجب آئین قدیم کے بحال تھے سوداگروں اور پیشہ ور لوگوں کیلئے
وقت حملہ کے کشت و خون سے امان تھی۔ شہر کے حملہ میں فقط مقابلہ کرنیوالے
قتل کیے تھے۔ دوسری طرف کابل کے رستہ ملتان تک عمل اسلام پہونچ گیا
غرض اسطرح تدبیر اور شمشیر کے زور سے قنوج تک پہونچا۔ مگر ہندوستان سے
جو عورتیں خلیفہ کے لیے بھیجی گئی تھیں انمیں سے ایک عورت کے بہکانے سے
خلیفہ نے حکم بھیجا کہ قاسم کو چاہیے اپنے تئیں کچی کھال میں سلوا کر یہاں
حاضر ہو۔ وہ اسوقت مقام ادھاپور میں تھا۔ فوراً تعمیل حکم کر کے روانہ ہوا
اور دوسرے ہی دن گھٹ کر مر گیا۔ یہاں تمیم دوسرا حاکم آیا۔ ۳۰ برس
تک بلاد مفتوحہ پر قابض رہا مگر بنی امیہ کی بربادی اور قوت عباسیہ کے
انقلاب سے سنہ ۱۳۲ میں ہندوؤں نے پھر مسلمانوں کو نکال دیا۔

۱۳۲ سنہ

سنہ ۹۱ میں ملاطیہ شام کیطرف فتح ہوا سنہ ۹۲ میں مورزدالوں میں
سے موسیٰ اور طارق سپہ سالار نے ھسپانیہ یعنے اندلس پر قبضہ کیا اور
اسیوقت اس مقام کا نام جبل الطارق (جبرالٹر) مشہور ہے سنہ ۹۲ میں
مغرب کی طرف ممالک یورپ میں اور مشرق کیطرف ترکستان اور ایران
اور ھندا میں فتحیں حاصل کیں سنہ ۹۳ میں فرغانہ یعنے کوکان۔ شاش
تاشکند وغیرہ فتح ہوئے

۹۱ سنہ
۹۲ سنہ
۹۳ سنہ

اسکے عہد میں سنہ ۸۶ سے سنہ ۹۶ تک علوم و فنون خصوصاً علم عمارت
کی بڑی ترقی ہوئی اور سلطنت اسلام رونق پر آئی سنہ ۸۷ میں ایک مسجد
عظیم الشان دمشق میں بنوائی اور بے حساب روپیہ خرچ کیا اسطرح

مسجدِ اقصیٰ کی عالیشان عمارت تعمیر کی اور مسجدِ نبوی کے بنوانے کے لیے
حکم بھیجا۔ آخر سنہ ۷۱۵ع میں فوت ہوا

حجاج ابن یوسف ثقفی

اسکا ظلم حاتم کی سخاوت سے کم مشہور نہیں ہے عبد الملک کا وزیر صاحب
امارت تھا۔ اکثر عراق و فارس پر حاکم بھی رہا۔ کعبہ کی تعمیر اسی
کے اہتمام سے ہوئی سنہ ۷۰۲ع میں شہر واسط اور سنہ ۷۱۴ع میں
اردبیل آباد کیا۔ عرب میں کشتیوں پر رال کا روغن اسی نے لگایا۔ اور
صحرا نشین لوگوں کے ہاتھ سے نہر آ گئے اور اونکے ولادت گاہ کے نام گرد پہلا
شخص تھا جسکے دربار عالیشان میں ہزار خوان کھانا اہل مجلس کے آگے چنا گیا
بے سقف قید خانہ اسی کا ایجاد ہے۔ اور مرد و عورت سبکو ایک زنجیر میں اسی
نے قید کیا عبد الملک کے عہد میں اسکے اقبال کا دور تھا۔ آخر
سنہ ۷۱۳ع میں ۵۴ برس کی عمر میں مر گیا۔ کہتے ہیں کہ ناک اسکی چپٹی ہوئی تھی
اور آواز حسین تھی۔ مگر تیغ ظلم ایسی دراز تھی کہ ایک لاکھ ۲۰ ہزار صحابی او
عام مسلمان قتل کیے

سلیمان ابن عبد الملک

سنہ ۷۱۵ع میں خلیفہ ہوا اور بلاد ترکستان اور کوہستان کشمیر میں [illegible]
فتحیں بھی حاصل ہوئیں خراسان کی بغاوت کو دبایا۔ دوسری طرف جزیرہ
صقلیہ* کو فتح کیا اسنے سنہ ۷۱۷ع میں روم پر لشکر بھیجا چنانچہ وہاں جاکر
خیمے ڈال دیے اور محاصرہ کرکے زراعت شروع کر دی اور آدمی کا غلہ اور [illegible]

* اسکو انگریزی میں سسلی کہتے ہیں ۱۲

کہایا - مخالف کو بہت تنگ کیا تہا کہ اس عرصہ مین سلیمان کے مرنے کی خبر
پہونچی - اور لشکر پہر آیا - مگر بہت سے جہاز اونکے آتش یونانی یا باد مخالف سے
تباہ ہوگئے - یہہ خلیفہ زیادہ تر اپنی پرخوری سے نامور ہوا - چنانچہ ایک جلسہ
مین ۷۰ انار - ایک حلوان - ۶ مرغیان اور قریب ۲ سیر کے طائف کا
منقی کہاگیا اسنے حلب مین ایسی ہی عالیشان مسجد بنائی جیسے ولید
نے دمشق مین بنائی - خوبصورت جوان تہا - اور اسپر اوسے بہی ناز تہا
ایک دن دو تہیلے انجیر اور انڈون کے بہرے ہوئی آسنے چنانچہ دونون کے
دونون یکبارگی خالی کردئے اور اسی دن شدید ہیضہ ہوکہ ۱۸ صفر ۹۹ھ مین فوت ہوا

سنہ ۹۹ھ

عمر ابن عبد العزیز

خلیفہ متوفی ایک وصیت نامہ لکہہ گیا تہا اُسکے موجب عمر ابن عبد العزیز
ابن مروان خلیفہ ہوا - لڑکپن مین خچر نے سر مین لات ماری تہی اُسکے
نشان کے سبب سے لوگ اسکو اشجّ یعنے (سر پہٹا) کہتے تہے اس خلیفہ
کا مزاج اور طبیعت جُکا تہا - زاہدون و پارساؤن کی طرح گذران کرتا تہا چنانچہ
اشتنبول پر جو لشکر گیا ہوا تہا اسے بلا لیا - کفایت شعاری اُسکی اِس
حد کو پہونچی کہ لوگ اُسکو بخیل سمجہتے تہے مسجد نبوی کو وسیع کیا اور حضرت
کی بی بیوں کے گہر بہی اسمین شامل کردئے کہ میدان مسجد کا دو سو ہاتہہ کا ہوگیا
اور جو صحن پہلے ولید نے کیا تہا اوتنا ہی اور زیادہ کیا باغ فدک
بنی فاطمہ کو دیدیا اور امیر معاویہ کے وقت سے خلفا سے بنی امیہ
جو حضرت علی اور اونکے طرفدارون پر خطبہ مین لعن کرتے تہے وہ بہی موقوف کی

لوگ اس بات سے ناراض ہوئے اور غلام سے ایک ہزار دینار کا لالچ دیکر زہر دلوا دیا۔ چنانچہ اُسنے تنہا بلاکر پوچھا اور غلام نے قبول کیا۔ دینار تو بیت المال میں بھجوا دئے اور کہا کہ چپکے سے کہیں بھاگ جا۔ لوگ دیکھیں گے تو مار ڈالیں گے۔ سنہ ۱۰۱ھ میں دیر سمعان میں مرگیا

یزید ابن عبد الملک ابن مروان

سنہ ۱۰۱ھ میں خلیفہ ہوا اور سنہ ۱۰۵ھ میں فوت ہوا۔ اور اب آفتاب انکا اوج اقبال سے ڈھلنے لگا۔ یزید نہایت عیاش تھا آخر اپنی معشوقہ کے غم میں کہ جو اسکے قصور سے فوت ہوئی تھی مرگیا۔

ہشام ابن عبد الملک

سنہ ۱۰۵ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسکے عہد میں بلاد روم کی طرف قیصریہ وغیرہ فتح ہوئے اور دوسری طرف کوچک ایشیا میں اور کچھ وسط ایشیا میں فتحیں اور معرکے ہوئے۔ یہہ خلیفہ اگرچہ عیاش تھا مگر تو بھی عقل و تدبیر سے خالی نہ تھا سنہ ۱۲۵ھ میں فوت ہوا۔ اسکے عہد میں زید ابن علی ابن حسین سے اہل کوفہ نے بیعت کی مگر جب ہشام کی طرف سے فوج آئی تو ۵۰۰ آدمی سے زیادہ ساتھ نہ ہوئی۔ اور آخر انہیں شہید کیا۔ اسی کے عہد سے خاندان عباسیہ کی سلسلہ جنبانی خراسان کی طرف سے ہونے لگی۔ اور اسلام کی فتحمند فوج جو فرانس کے جنگ میں جاکر فتحیاب قائم تھا اسکی ترقی یورپ میں رک گئی۔ چنانچہ چارلس مارٹل نے سنہ ۱۱۴ھ میں شہر پیرس دار الخلافہ فرانس کے پاس ٹورس پر اور سنہ ۷۳۶ع میں ناربون کے قریب

ا پیرس سے ۱۲۰ میل۔

لشکرِ اسلام کو شکست دی

ولید ابن یزید ابن عبد الملک

سنہ ۱۲۵ھ میں خلیفہ ہوا مگر باوجود فسق و فجور کے ایسا جاہل طبع تھا کہ قرآن اور خانہ کعبہ کے ساتھ سخت ناروا بے ادبیاں کیں سب لوگ خصوصاً اہلِ حمص اور اہلِ فلسطین+ اس سے بگڑ گئے اور آخر بغاوت کرکے سنہ ۱۲۶ھ میں مار ڈالا

یزید ناقص (ابو خالد ابن ولید)

سنہ ۱۲۶ھ میں خلیفہ ہوا۔ فوج کی تنخواہیں بہت کاٹی تھیں اسلئے تمام خلق اللہ سے یہ خطاب ملا شاہ فرند اسکی ماں پوتی یزدجرد کی تھی۔ اور اسکے نانا کی ماں کسریٰ کی پوتی تھی۔ اور اسکے پرنانا کی ماں خاقان کی بیٹی تھی اور اسکے نانا کی نانی قیصرِ روم کی بیٹی تھی۔ سلطنت کی رشتہ داری پہ خیال کرو کہ کہاں سے کہاں پہونچی ہے۔ اور اُسنے ملک کے ارتباط اور اہل ملک کے اتفاق پہ اسوقت کیا کیا اثر ہونگے۔ اسکے عہد میں راگ رنگ اور شراب کا چرچہ خلفا کے خاندان میں بہت ہو گیا تھا۔ چنانچہ اُسنے اس باب میں نصیحت کی اور ۶ مہینے کی خلافت کرکے سنہ ۱۲۶ھ میں مر گیا۔

ابراہیم ابن ولید ابن عبد الملک

سنہ ۱۲۶ھ میں بھائی کے بعد خلیفہ ہوا۔ مگر مروان حمار اسکے سوتیلے بھائی نے سرکشی کی۔ یہ بھاگ گیا اور خلافت سے دست بردار ہو کر خود مروان* سے بیعت کر لی

+ فلسطین (پیلسٹائن) شام کا جنوبی حصہ ہے۔ اسی کو کنعان بھی کہتے تھے

* یعنی مروان ثانی ۱۲

مروان حمار*

سنہ ۷۴۴ء

سنہ ۱۲۷ھ میں خلیفہ ہوا۔ اسلام کی پیشقدمی اور بیرونی ترقی جو کئی برس سے
رکی ہوئی تھی اسپر ایک اور نیا انقلاب پیدا ہوا۔ یعنی حضرت عباس پیغمبر صاحب کے
چچا کی اولاد میں سے سفاح نام ایک شخص نے انکی قرابت کے حق سے خلافت کا دعویٰ

خلافت عباسیہ

دولت بنی امیہ کا زوال اور آل عباس کا ظہور اقبال بھی قابل غور کرنے کے
ہے۔ حقیقت یہہ ہے کہ بنی امیہ کے حق میں خلاف شرع باتون کے ساتھ عیش
و عشرت اور غفلت انکی باعث خرابی ہوئی اور یہی سبب ہے کہ ابتدا سے خلیفہ از
حضرت علی اور اونکا خاندان وہ نکر سکا جو آل عباس سے ہوا۔ چنانچہ ابراہیم
نے آل عباس میں سے نشان اوٹھایا اور ابراہیم امام مشہور ہوئے۔ وہ تو
مروان کی قید میں مارے گئے۔ مگر انہوں نے ابو مسلم کو جو گودرز گیانی
یا بزرجمہر کی اولاد سے ایک اولوالعزم شخص تھا اپنا نائب کرکے خراسان
کی طرف روانہ کیا تھا کیونکہ وہان کے لوگ بنی امیہ سے دلی مخالفت رکھتے تھے
اور اکثر بنی ہاشم کے دوست تھے۔ ابو مسلم نے وہان جاکر خوب جمعیت بہم
پہونچائی بچت بندوبست سے لشکر کثیر جمع کیا اور عباسیہ کی طرف لوگون کو
مایل کیا۔ اور خود نقیب آل محمد کا خطاب حاصل کرکے ۱۲ نقیب اور مقرر کرکے
اطراف میں بھیجے۔ کل دوستداران آل عباس کے لئے سیاہ لباس مقرر کیا

* حمار زبان عرب میں ایک صدی کو کہتے ہیں اور سو برس کو سنت الحمار کہتے ہیں۔ چونکہ دمشق
کے قبضہ سے اس وقت تک حکومت بنی امیہ کو سو برس ہو گئے تو اسلئے اسکا لقب حمار ہو گیا۔

اور برابر خبر دوڑا دی کہ جہان جہان ہون رمضان کے اخیر دن وقت
اوٹھ کھڑے ہون

یہان ابراہیم امام مرتے وقت سفاح اپنے بہائی کو خلیفہ کر گئے - اور یہ
ابو مسلم بہی کامیاب ہوا - اور رفتہ رفتہ الجزیرہ* مین کہ فرات اور دجلہ
کے درمیان مین ہے سفاح کی خلافت کی منادی ہو گئی اسنے محمد ابن علی
اپنے چچا کو فوج دیکر مروان کی طرف روانہ کیا - وہ ایران کے دفع فساد مین
معروف تہا اسطرف متوجہ ہوکر مقام زاب پر آخری شکست کہائی اور مصر کو گیا
چند روز بہاگتا پہرا اور آخر گرفتار ہوکر سنہ ۱۳۲ھ (۷۴۹) مین دریای نیل کے کنارے
مقام ذات السلاسل پر قتل ہوا اور بالاتفاق ٹہیر گیا کہ امیہ کے
خاندان سے کوئی تخت نشین ہو - ۷۰ سرگروہ بنی امیہ کے دمشق مین
لاٹہیون اور گرزون سے محمد ابن علی کے سامنے ایک حمام مین مارے گئے
اور جسوقت انکی لاشون پہ بچہونا بچہا کر سب نے کہانا کہایا بعد اسکے بہی
جہان جہان ملتے تہے قتل ہوتے تہے - ایک شخص عبد الرحمن نام
افریقہ کی طرف بہاگ گیا کہ جس سے اندلس مین پہر سلطنت امیہ کی
قایم ہوئی - اور سنہ ۱۰۲۳ (۴۱۴ھ) تک خلفای عباسیہ سے آزاد اور قدم بہ قدم آگے گئی

عبد اللہ ابو العباس سفاح

عبد اللہ ابو العباس جو کہ پانچوین پشت مین حضرت عباس کا پوتا تہا

---

* الجزیرہ (میسوپوٹیمیا عبرانی قدیم مین ارام النہرین) ایک ہی ملک کا نام ہے - اسمین دیاربکر
مشہور شہر ہے اس ملک کو اب عراق عرب بہی کہتے ہین - اور قدیم بابل کا ملک بہی یہی تہا

کل ممالک مفتوحۂ اسلام مین خلیفہ ہوگیا۔ اور اِن ممالک کی دینی و دنیاوی
سلطنت کے چتر نے اِسکے سر پر سایہ ڈالا۔ لقب اُسکا سفّاح ہوا کیونکہ
طبیعت کا خونریز تھا۔ مگر جتنا خونریز تھا اوتنا ہی زر ریز تھا۔ چہہ برس کے
۱۳۲ھ حکمرانی کے بعد ۱۳۶ھ ۷۵۴ء مین چیچک کے عارضہ سے مرگیا اور منصور اپنے ۷۵۰ء
بہائی کو خلیفہ کر گیا۔ مگر چونکہ وہ خود بہی اور اکثر اوسکے ہمراہی بلادفارس
و ترکستان مین بہت سے تہے اِسلئے بخلاف مصلحت وقت عربون کا
زور گہٹانے کے لئے ترکون کو دربار مین بہت دخل دیا۔ خرابی اِسکی
جو کچھہ ہوئی عنقریب معلوم ہوگی

ابوجعفر منصور دوانیقی

۱۳۶ھ ۱۳۶ھ ۷۵۴ء مین تخت نشین ہوا۔ یہہ ہر معرکہ مین بہائی کا دہنا ہاتہہ رہا اور نہایت ۷۵۴ء
بہادر اور منتظم اور شایق علم و کمال کا تہا۔ مسیوا سطے اوسکو فاتحۃ الخلفاء
لکہتے ہین۔ اسنے ملک اور فوج کا خوب بندوبست کیا اور خزانہ جمع کیا۔
مگر یہہ بہی مزاج کا سخت اور خونریز تہا۔ اور علاوہ اسکے بخیل تہا چنانچہ
دانہ دانہ کا حساب لیتا تہا اسیواسطے اسکو دوانیقی کہتے تہے مگر اہل علم کے لئے
بخیل نہ تہا۔ لوگون کو ادب آداب اور اطاعت کے رستون پر لایا۔ اور
اِس عقیدہ پر زور دیا کہ خلیفہ نایب خدا ہے۔ اِسنے بہت سے علما کو اِس
شک سے مارا کہ وہ بنی اُمیّہ یا بنی فاطمہ کے خروج مین ساعی تہے
چنانچہ امام ابوحنیفہ کو بہی اسی شبہ مین قید کیا اور کہتے ہین کہ زہر دیا
اسوقت تک عباسی اور علوی لوگ ملے ہوئے تہے مگر منصور نے اپنی

جدائی ڈالی - ابو مسلم کو خیال یاست سے بد دماغ دیکھکر قتل کرنا چاہا
چنانچہ اسنے ۳ ہزار آدمی کی جمعیت سے مقابلہ کیا اور مارا گیا

سنہ ۷۶۲ء سنہ ۱۴۵ھ

سنہ ۷۶۲ء میں محمد یعنے امام حسن ابن علی کے پڑ پوتے نے دعوے
خلافت کا کیا اور لڑائی میں قتل ہوئے - انکو نفس زکیہ کہتے تھے پھر انکے
بھائی نے لوگوں کو جمع کیا اور واسط اور اہواز وغیرہ پر قابض ہوئے

سنہ ۷۶۳ء سنہ ۱۴۶ھ

مگر وہ بھی قتل ہوئے سنہ ۷۶۳ء میں جزیرہ قبرس وغیرہ فتح کئے اور خلفا

سنہ ۷۶۶ء سنہ ۱۴۹ھ

اندلس - عبد الرحمن اموی کے پاس گیا سنہ ۷۶۶ء میں بغداد کی تعمیر اور
آبادی سے فارغ ہوا اور اوسے دار الخلافہ قرار دیا - کہ اسی نواح میں نوشیروان
کا باغ داد تھا - باغ بت کا نام ہے اور داد بخشش ہے

سنہ ۷۶۷ء سنہ ۱۵۰ھ

سنہ ۷۶۷ء میں خراسان میں استادسیس کی لشکر کشی سے ایک بغاوت

سنہ ۷۷۰ء سنہ ۱۵۴ھ

عظیم ہوئی اُسے دفع کیا - اور سندھ پہ بھی حملہ کیا سنہ ۷۷۰ء میں بیت المقدس
کی زیارت کو گیا - چونکہ شایق علم و کمال کا تھا - اور مقابلہ سلاطین یورپ
سے تھا اسلئے علوم و فنون کی ترویج پر متوجہ ہوا منصور کے شوق علمی سے
بغداد ایسا ہو گیا جیسے سکندر کا اسکندریہ - اسکے شوق سے
خاندان کے لوگ اور تمام اہل دربار عموماً و خصوصاً علم کی طرف متوجہ ہو گئے
چنانچہ پہلے اسنے ایلچی بھیجکر قیصر روم سے ترجمے کتب علمیہ کے منگائے
وانسے کچھ اقلیدس اور بعض کتابیں فلسفہ کی آئیں - تمام یونان کے
انہیں پڑھکر اور زیادہ مشتاق ہوئے - چنانچہ بہت سی کتابیں رومی
فارسی - سنسکرت وغیرہ سے عربی میں ترجمہ ہوئیں

اور مجسطی + اور کلیلہ دمنہ کا بہی ترجمہ ہوا کتاب السیر و المغازی
مرتب ہوئی۔ اور یہہ سلسلہ اسی کے عہد سے شروع ہوا کیونکہ اسوقت تک علما
مسایل مذہبی و علمی یا حالات تاریخی جو کچھہ تہے زبانی بیان کیا کرتے تہے۔ یا
کہال اور چہال اور پتون پر متفرق تحریر و مدون ہوتے تہے۔ اسکے وقت سے
سب علوم کی تدوین شروع ہوگئی۔ چنانچہ ابن جریج مکہ مین امام
مالک مدینہ مین اوزاعی شام مین ابن عروبہ اور حماد
ابن سلمہ وغیرہ بصرہ مین معمر یمن مین سفیان ثوری
صاحب تصوف کوفہ مین احادیث وغیرہ کی کتابین لکہنے لگے۔ اسیکے
وقت مین امام ابو حنیفہ کوفی نے فقہ کو رای کے ساتھہ ترکیب دیا۔
محمد ابن اسحاق نے کتاب السیر و المغازی سے تاریخ کا ڈہنگ نکالا۔
اسحاق ابن حسین وغیرہ علم ہیئت مین عیسی ابن سہلا نہ اور
بختیشوع وغیرہ طب مین۔ اور علی ہذا القیاس ہر علم مین تصنیفین ہونے
لگین کہ اشارہ انکا ہر ایک علم کی ذیل مین کیا جائیگا۔ خلفای اسلام مین سے
اول اسی نے نجومیونکے قول پر عمل کیا۔ اور اپنے غلامون کو کہ اکثر عجم سے تہے
خدمتین اور حکومتین دیکر عرب پر مقدم کیا کہ انجام اسکا نہایت برا ہوا۔
دولت فارس کی شان و شوکت عرب مین دکہائی۔ بہت لمبی لمبی ٹوپیان
بنا کر دربار مین پہناتین کہ اندر اسکے نرسل وغیرہ اور اوپر سیاہ کپڑا ہوتا تہا۔

+ بطلیموس یونانی نے علم ہیئت مین ایک کتاب تصنیف کی کہ بسبب عظمت اور کثرت فواید کے یونان مین اسکا نام مجسطی سن ثیتس مشہور ہوا۔ جب کتاب مذکور عربی زبان مین آئی تو مجسطی مشہور ہوگی

چنانچہ شاعروں نے اس مضمون کو اشعار میں باندھا - آخر ۱۵۸ھ میں منصور
فوت ہوا

ابو عبد اللہ محمد ابن منصور المہدی

مہدی ۱۵۸ھ میں باپ کے بعد خلیفہ ہوا - مذہبی رد و قدح کی کتاب پہلے
اسنے لکھوائی کہ زندیقوں کی تردید میں تھی ۱۶۰ھ میں اسکے عہد میں
دارکل - دیول یا ٹھٹھہ ہندوستان کی طرف فتح ہوا مہدی نے
سالہم کے جھگڑا اپنے بیٹے ہارون کو سپہ سالار کر کے بھیجا - اگرچہ وہ ابھی
صغیر سن تھا مگر لڑتا پھرتا اور فتحیں حاصل کرتا خلیج قسطنطنیہ تک
پہونچا اور اس لڑائی میں اسقدر لوٹ ہاتھ آئی کہ گھوڑا ایک ایک درہم کو
بک گیا ۱۶۶ھ میں مہدی نے حکم دیا کہ ہادی کے بعد ہارون
خلیفہ ہو - کعبہ پر گران بہا پوششیں بہت کثرت سے ہوگئی تھیں - مجاوروں نے
انکو فریاد کی کہ ایسا نہو بدوی عرب آکر اُسے لوٹ لے جائیں اور کعبہ
مسمار ہو جائے - اسنے حکم دیا کہ سوائے ہماری چڑہائی پوشش کے اور سب
اوتار لو - اول اول مہدی بھی منصور کیطرح پردہ میں رہتا تھا کہ رعب
شاہانہ زیادہ ہو - مگر پھر عام دربار کرنے لگا - ارکان دولت نے سبب پوچھا
اسنے کہا کہ تم لوگوں کے دیکھنے میں زیادہ لطف ہے - مگر شاہانہ شان و شکوہ
اسنے بہت بڑہائی - مکہ میں برف پہلے اسی کے واسطے پہونچی ۱۶۱ھ میں بغداد
اور مکہ کے رستہ میں جا بجا عمارتیں اور تالاب بنوائے - مسجدوں
میں سے مقصورے موقوف کئے اور منبر اسنے مختصر کردئے کہ جتنے پیغمبر صاحب

کی جگہ بیٹھے ۔ مدینہ میں مکہ بغداد کے رستوں میں اونٹوں اور خچروں کی ڈاک
بٹھائی مسجد الحرام کے گرد پیش کے گھر ملا کر اُسے وسیع کیا آخر ۱۶۹ھ میں فوت ہوا ۷۸۵ء
علاوہ شریک ۔ نام ایک عالم کو اُسنے بلا کر کہا کہ یا تو قضا کی خدمت
اختیار کرو ۔ یا میرے بچوں کو تعلیم کرو ۔ یا میرے ساتھ ایک نوالہ کھانا کھا
کھا لو سوچکر بولا کہ خیر ایک نوالہ کھا لینا آسان ہے ۔ غرض جب دسترخوان
شاہانہ بچھا تو وہ کھاتا جاتا تھا ۔ اور باورچی کو بُرا بھلا کہتا جاتا تھا ۔ انجام یہ ہوا
کہ کھانے نے لڑکوں کو تعلیم بھی کروائی اور قاضی بھی ہوئے

ہادی ابن مہدی

۷۸۵ء ۱۶۹ھ میں خلیفہ ہوا یہ پہلا خلیفہ ہے جسکی اردلی میں سپاہی ننگی
تلواریں لیکر چلے ۔ اسکو اطبق کہتے تھے سبب اسکا یہ تھا کہ بچپن میں
اسکے ہونٹ کھلے رہتے تھے مہدی نے ایک نوکر تعینات کیا کہ جب
اسکے ہونٹ کھلے ہوئے تھے وہ کہتا تھا کہ اطبق یعنی ہونٹ بند کر اس سبب سے
اسکا لقب اطبق ہو گیا ۔ یہ خلیفہ شان و شوکت خلافت کو نہ سنبھال سکا
مگر باوجود اسکے فصیح اور ادیب اور رعب و داب والا تھا ۔ ایک دفعہ
جرجان سے بغداد تک گھوڑے کی ڈاک میں برابر سوار آیا ۔ آخر سوا
۷۸۶ء برس کی خلافت کے بعد ۱۷۰ھ میں مر گیا مگر کہتے ہیں کہ وہ رشید
کو مارنا چاہتا تھا ۔ ماں نے اوسی کو زہر دلوا دیا

ہارون الرشید

الخامس
۷۸۶ء ۱۷۰ھ میں بڑی دھوم دھام سے اسکا نشان خلافت علم ہوا اسکو وایسا

کیونکہ واسطہ ہرجگہ کے محاورہ مین آویزہ کو کہتے ہین جو تار کے وسط مین ہوتا ہے۔ عجیب اتفاق
ہے کہ جس رات ہادی خلیفہ مرا یہہ خلیفہ ہوا اور مامون اسکے گہر مین پیدا ہوا کہ وہ بہی خلیفہ
ہوا۔ نیسفر فرمان روای یونان کو خراج گزار کیا سنہ ۱۸۹ھ مین سرزمین روم مین ہرقلہ تک اپنے لشکر جرار کو (سنہ ۸۰۴ء / سنہ ۱۸۹ھ)
پہیلا دیا۔ سنہ ۱۹۰ھ مین صقلیہ٭ کا قلعہ فتح ہوا قبرس٭ کو فتح کیا۔ اور منہدم کرکے اُسکے (سنہ ۸۰۵ء / سنہ ۱۹۰ھ)
۱۶ ہزار آدمی بندی مین آئے سنہ ۱۹۲ھ مین خراسان کا دورہ کیا اسکے علاوہ وہ خود بہی (سنہ ۸۰۸ء / سنہ ۱۹۲ھ)
بہادر تہا سنہ ۱۹۰ھ مین نوجوان لڑکا تہا کہ خود فوج لیکر روم پر گیا اور فتح کرتا ہوا (سنہ ۸۱۱ء / سنہ ۱۹۵ھ)
خلیج قسطنطنیہ کے پاس تک پہونچگیا۔ اسنے اول محمد اپنے بیٹے کیلئے بیعت ولیعہدی
کی لیکر اُسے امین خطاب دیا۔ پہر عبد اللہ دوسرے بیٹے کیلئے بیعت لیکر مامون خطاب
دیا اور ممالک فارس اور خراسان اسکے دئے۔ پہر قاسم کے لئے بیعت لیکر موتمن خطاب
دیا اور جزایر حدود اسکے سپرد کین اس وصیت نامہ کی نقل کعبہ مین آویزان کردی اور
معتصم کو احمق ہونیکے سبب سے بالکل محروم رکہا۔ مگر خدا کی قدرت کہ سلطنت وخلافت
پہر اسکے حصہ مین آئی اور آخر تک اسکی اولاد مین رہی سنہ ۱۹۳ھ مین فرج خادم کو حکم تہا کہ (سنہ ۸۰۹ء / سنہ ۱۹۳ھ)
سے شہر طرسوس آباد کیا۔ اور مصیصہ اور مرعش بسایا۔ الغرض علم وکمال نے
اسکے عہد مین بہت ترقی کی۔ اہل علم کے جلسے کمیٹیونکے طور پر ہوتے تہے۔ اور تصنیفات کا زور شور
تہا الف لیلہ کی تالیف اسکے عہد مین شروع ہوئی۔ اور تخمیناً ۳۰۰ رات تک پہونچی
بغداد اور کوفہ اور سکندریہ مین علوم جمہوری کے مدرسے قایم ہوئے حقیقت مین
یہہ عہد دولت اسلامیہ کے عروج اقبال اور ترقی سلطنت کا وقت تہا کہ خلیفہ اور
اُسکے ارکین جامع خلافت وسلطنت تہے۔ بادشاہ ہونیسے بے تکلف و تعصب سے دور فنون

٭ اسکو انگریزی مین سسلی کہتے ہین —
٭ اسکو انگریزی مین سائپرس کہتے ہین جو حال مین سرکار انگلشیہ کے قبضہ مین ہے —

جی توڑ کر ڈالا کر قلعہ کے صحن مین اونٹ جا بیٹھا یا -

باوجود اسکے عیش و عشرت بہی دل خوش کرتا تہا - اگرچہ پہلا مغنی اسلام مین طویس ہوا مگر اسکے دربار مین ابراہیم موصلی بڑا ماہر علم موسیقی کا تہا - خلفا مین اول یہی خلیفہ چوگان کہیلا اور آویزان نشانہ پہ شرط باندہکر تیر اندازی کی اور شطرنج بہی کہیلی - اور گویون کے لیے مراتب اور طبقہ مقرر کیے (دیکہو بیان علم موسیقی) آخر سنہ ۱۹۳ھ مین فوت ہوا اور کہتے ہین کہ جاہل طبیب نے معالجہ مین غلطی کی - مگر اسنے اپنے ایک راز دان سے یہہ بہی کہا تہا کہ میرے بیٹون نے مجہپر نوکر لگا رکہے ہین کہ وہی میرے ندیم بنے ہوے ہین نہین معلوم کہ انہون کا ہی اور چلنے کی توقع آمین کا اسیطرح مؤتمن وغیرہ

خاندان برامکہ

کی تباہی بہی اسکے عہد مین قابل یادداشت ہے واضح ہو کہ سنہ ۱۲۳ھ کے قریب برمک نام ایک ترک بچہ ز بلخ سے آکر سفاح کے پاس حسن خدمت سے وزارت تک نوبت پہونچائی اسکا بیٹا خالد اور اسکا بیٹا یحیی اور اسکا بیٹا جعفر کئی پشت تک خاندان عباسیہ مین اسقدر صاحب اقتدار رہے کہ اندازہ عقل سے خارج ہے سنہ ۱۸۷ھ مین ہارون رشید کو کسی حرکت ناشایستہ کے وجہ سے جعفر کی طرف سے نا راض ہو کر اسکو تمام خاندان کو نیست و نابود کر دیا اور پہر اپنی غلطی پہ بہت پشیمان ہوا - جعفر وزیر کی محاسن تدبیر اور قوانین ملکداری ایسی قابل تعریف ہین - فن ادب و انشا مین وحید عصر تہا - ترویج علوم و فنون کا نہایت شایق تہا جو کچہ سامان تصنیف و اہل تالیف کا مقصد اور ہادی کی قدر تین جمع ہوا یہی خاندان کی حسن تدبیر سے تہا - چونکہ یہ لوگ دینار کو خالص کرنے کا انہون نے رواج دیا اسلیے زر جعفری یعنی زر خالص ابتک بہی مشہور فارس کی ہے - اس خاندان کی سخاوت اور جود و کرم افسانونکی طرح کتابون مین درج کرنا اس کتاب کی حیثیت سے زیادہ مگر ایک نکتہ اسکو انگریزی

نمونہ کے طور پر لکھا جاتا ہے کہ جعفر وزیر اور حاکم مصر مین کچھہ شکر رنجی
ہوگئی تھی۔ ایک شخص اس معاملہ سے بیخبر جعفر کی طرف سے جعلی خط سفارش
کا بنا کر وہان پہونچا اُسنے متعجب ہوکر عزت و حرمت سے مہمان کیا۔ مگر خط کو
جو دیکھا تو شبہہ معلوم ہوا اسلیئے جعفر کا وکیل جو وہان رہتا تھا اُسکے دیا
وکیل نے اصل خط جعفر کو بہیجکہ حال دریافت کیا۔ جعفر بھی دیکھکر حیران
ہوا اور حاضرین سے پوچھا کہ اسے کیا سزا دینی چاہیئے کسینے قتل کو کسینے ہاتھہ
کاٹنے کو۔ کسینے مار باندہکر چھوڑ دینے کو کہا جعفر نے کہا کہ حیف ہے تم مین سے
ایک آدمی بھی صاحب مروت نہین۔ دیکھو مجھہ مین اور حاکم مصر مین مدت
سے بگاڑ تھا۔ اور ہم دونون چاہتے تھے کہ صفائی ہو جاوے مگر جو بیچ کرتے
ہوئے طرفین مین سے ہر شخص شرماتا تھا۔ خدا نے اسکی بدولت صلح عطا کی ایسے
وکیل کا احسانمند ہوکر جو کچھہ انعام شکریہ مین دیا جائے کم ہے تم
ایسی ایسی سزائین تجویز کرتے ہو۔ اُسیوقت کاغذ مذکور پر دستخط کرکے پشت پر
لکھا کہ سبحان اللہ یہہ تو خاص میرا خط ہے تمہین اسمین شک کیونکر ہوا۔ یہہ میرا
بڑا دوست ہے۔ جو کچھہ اسپر احسان کروگے مجھپر احسان ہوگا۔ چنانچہ حاکم
مذکور نے بہت غنیمت سمجھا اور بہت سا مال اور تحائف دیکر بغداد کو رخصت کیا
جب وہ یہان پہونچا تو مارے ڈر کے پانو پر گر کر رونے لگا جعفر نے کہا کہ
بھائی تم کون ہو۔ اُسنے کہا کہ آپ کا چور۔ جھوٹا جعلساز۔ جعفر نے
اُسے پاس بٹھایا اور پوچھا کہ کیا ہاتھہ آیا۔ اُسنے کہا ۱۰۰ × ۱۰۰۰ اشرفیان جعفر
نے کہا کہ چند روز ہمارے پاس رہو تاکہ اونکا ہی اور ہو جائے چنانچہ چند روز رہکر

رخصت کر دیا۔

عبرت حکیم بختیشوع طبیب سے روایت ہے کہ ایک دن رشید قصر خلد میں شہر سلام میں بیٹھا تھا کہ میں بھی پہونچا۔ بیچ میں دجلہ بہتا تھا۔ سامنے آل برمک کے مکانات تھے دیکھا کہ سوار اور پیادے یحییٰ کے مکان پر ہجوم ہے۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ خدا یحییٰ کا بھلا کرے۔ ہمارے لئے کیسی محنت اوٹھاتا ہے اور ہم اوسکی بدولت آرام سے عیش کرتے ہیں۔ حکیم مذکور کہتا ہے کہ ایک دفعہ پھر میں وہیں رشید کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی عالم سامنے سے نظر آیا۔ رشید نے دیکھکر کہا کہ حقیقت میں یحییٰ خلافت کرتا ہے۔ میں تو فقط برای نام ہوں میں رفتہ رفتہ سمجھ گیا کہ اب خلیفہ انہیں نہیں چھوڑتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایسے اشخاص کے دشمن اور حاسد بھی بے شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ اکثر لوگ رشید کے کان بھرتے رہتے تھے۔ ایک انہیں سے فضل ابن ربیع ہی تھا۔ جو کہ منصور اور مہدی اور ہادی کے عہد میں حاجب کا عہدہ رکھتا تھا۔ مگر ظاہر حال میں سبب یہ ہوا کہ آل ابی طالب سے خلفا ہمیشہ خائف رہتے تھے اسلئے انہیں قتل کرتے تھے اور قید رکھتے تھے۔ چنانچہ رشید نے ایکدفعہ کسی علوی کو قید کر کے جعفر کی سپرد کر دیا جعفر نے رحم کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ دشمنوں نے رشید کو خبر دی۔ رشید نے جعفر سے پوچھا کہ وہ علوی کہاں ہے اُسنے کہا کہ میرے پاس ہے رشید نے کہا کہ تجھے میری جان کی قسم تیرے پاس ہے جعفر سمجھ گیا اور کہا کہ اُسے میں نے چھوڑ دیا۔ کیونکہ میں نے سمجھا کہ اوسر

سے خلیفہ حق کو کچھہ آزار نہین پہونچ سکتا تہا ۔ خلیفہ اسبات پر خفا ہوا کہ کیا
غلام کو گہر مین بہیجکر جعفر کا سر کٹوا منگوایا ۔ اور باقی خاندان کو اسطرح تباہ
کر نشان تک باقی نرہا جعفر کی عمر اسوقت ۳۷ برس کی تہی اور وزارت کچھہ کم
۱۷ برس کی ۔ یہہ بہی واضح ہوا کہ جعفر کا دادا خالد حقیقت مین برمک
کا بیٹا نہ تہا ۔ طبری کی روایت ہے کہ ۸۶ھ مین قتیبہ بن مسلم بلخ
مین آیا تو قیدیون مین ایک عورت آئی کہ عبد اللہ بن مسلم نے اسے
اپنے پاس رکہا ۔ اخیر کو صلح ہوئی تو قیدی واپس ہوگئے ۔ زن مذکور نے کہا کہ
اُس سے مجہکو تیرا حمل رہگیا ہے وہ عورت برمک حکیم کی بی بی تہی عبد اللہ
نے اُسے برمک کے سپرد کر دیا اور کہا کہ بیٹا ہوا تو ہمارا ہوگا چنانچہ اس سے
خالد برمکی پیدا ہوا جب مہدی عباسی ادہر آیا تو اُس عورت نے
یہہ بچہ اُسے لاکر دیا مہدی بغداد مین لے آیا ۔

محمد ابو عبد اللہ امین ابن الرشید

سنہ ۱۹۳ سنہ ۸۰۹

۱۹۳ھ مین خلیفہ ہوا ۔ اگرچہ نہایت حسین اور فصیح تہا مگر بے تدبیر اور عیاش
اور فضول خرچ تہا ۔ پہلا حکم اوسکا یہہ ہوا کہ قصر منصوریہ کے نیچے چوگان بازی
کا میدان بنایا ہوا تہا قاسم اور مامون دونو بہائیون سے نزاع ڈالدی
چند روز تو امین اور مامون دونو کا نام خطبہ مین پڑہا گیا ۔ مگر پہر باپ
کی وصیت نامہ کو کعبہ سے منگا کر پہاڑ ڈالا ۔ اور ۵۰ ہزار کا لشکر علی ابن عیسے
کو دیکر بڑی دہوم دہام سے روانہ کیا چنانچہ اسمین چاندی کی بیڑیان بہی
مامون کے لئے ساتہہ تہین مامون نے بہی طاہر ذو الیمینین کو چالیس ہزار

کی جمعیت سے مقابلہ پر بہیجا اور فتحیاب ہوا۔ آخر بغداد کا محاصرہ ہوا۔
منجنیقوں سے دار السلام کی دیوارین سست ہو گئیں۔ اور اہل شہر پر نہایت
سختی گزری چنانچہ شاعروں نے اسپر مرثیے نظم کئے۔ ۱۵ مہینے کے بعد
تمام ارکان دولت خلیفہ سے جا ملے آخر ۱۹۸ھ (۸۱۳ء) مین گرفتار ہوتے ہی
قتل ہو گیا کہ مامون کو بھی اسکا افسوس تھا۔ امین نے ۵ برس کی سلطنت
مین لہو و لعب و عیش و عشرت کے سوا کچھ نکیا۔ وہ کشتیان شیر۔ ہاتھی
عقاب۔ سانپ۔ گھوڑے کی صورت کی بنوا تین تہین کہ انمین بیٹھ کر
عالم آب کا تماشا دیکھا کرتا تہا۔

عبد اللہ ابو العباس مامون ابن الرشید

۸۱۳ء

مامون ۱۹۸ھ (۸۱۳ء) مین خلیفہ ہوا۔ یہ خلیفہ دولت و عظمت اور سخاوت مین
مشہور تہا۔ اسنے سیاہ پوشی کی جگہ سبز پوشی کا حکم دیا کہ یہ بنی فاطمہ کا لباس
تہا۔ اسپر آل عباس مین فساد ہوا۔ اور آخر سیاہ پوشی ہی قایم
کرنی پڑی۔ اسکے علاوہ قرآن کے مخلوق ہونیکے مسئلہ مین بھی اختلاف

۸۲۹ء

شروع ہوا ۲۱۴ھ (۸۲۹ء) مین روم کے بادشاہ سے ایک نئی بنیاد پر لڑائی
شروع ہوئی۔ یعنی ایک فاضل علوم ریاضی کا دربار روم مین تہا۔
مامون نے اسے بلایا تہیوفلس بادشاہ نے روکا۔ اسپر لڑائی قایم ہو گئی
اسوقت خلیفہ فتحیاب ہوا۔ مگر چند روز بعد یونان نے کئی فتحین حاصل
کین جس سے تہیوفلس کا دل بڑہ گیا۔ اور لڑائی پر کمر باندہی کہ معتصم کے
عہد مین پھر اسکا ظہور ہوا۔ سلطنت کی شان و شوکت نے امرا عہد مین

[illegible]

شید سے بہی زیادہ ترقی کی - چنانچہ جب ۲۰۹ ھ مین بوران بنت حسن
ابن سہل سے اپنی شادی کی تو ہزارون مشک و عنبر کی گولیون
مین کاغذ کے پرچے لپیٹے ہوئے تہے کہ زر نقد اور لونڈی غلام اور
گہوڑون اور املاک اور جاگیرون کی چٹہیان اُنپر لکہی ہوئی تہین وہ
گولیان نثار مین پہینکین - اور جسکے ہاتہ مین جو گولی آئی اوسکی چٹہی
کی چیز اُسے ملی

اُسنے بہی مختلف ولایتون سے اہل کمال کو جمع کر کے علوم حکمی اور ریاضی
وغیرہ فنون علمی و عملی کیطرف حوصلہ شاہانہ سے توجہ کی - جزیرہ قبرس
سے بہی بہت سی کتابین فلسفہ اور حکمت یونانی کی ہاتہ آئین - اور اپنے
ایلچی شاہان یورپ کے پاس بہیجکر یونانی و رومی کتابون کے ترجمے
اور نقلین منگائین بلکہ اپنے مترجم بہیجے بہیجے چنانچہ بہت کچہہ سامان جمع ہوا
اسلام کے علمانے اِن علوم مین ایسے کمال پیدا کئے کہ معلم اوّل کی
رای مین رد و قبول سے دخل و تصرف کئے اور خود بہی کتابین تصنیف
کین چنانچہ جن جن علمو مین اِنکی کوششون نے جوہر دکہائے اُن
علوم کے ذکر مین اشارہ کیا جائیگا مامون نے پہلے دیبائے سفید کی
پوشش کعبہ پر چڑہائی (محمود غزنوی نے زرد پوشش بہی چڑہائی تہی)
مامون کا قول تہا کہ عقلون کی لڑائی دیکہنے سے زیادہ کوئی
تماشا دنیا مین نہین

اسکے زمانہ مین آل عباس کی مردم شماری ہوئی تو معلوم ہوا کہ ۳۰ ہزار

* معلم اول ارسطاطالیس اور معلم ثانی ابو نصر فارابی اور معلم ثالث شیخ ابو علی سینا کو کہتے ہین

۲۱۳ ۸۲۸ سنہ ۳ مشہ ۲۱۳ مین جزیرۂ صقلیہ اغلبی خاندان کے ذریعہ سے پہر تحت مین آیا - اسکے عہد مین ترکی غلام زیادہ تر عہدے پانے لگے طاہر کو ملک خراسان بالاستقلال عنایت کیا جس سے انجام کو خاندان طاہر کی سلطنت قایم ہوئی - اور بعض بعض ملکون کے حاکم اپنے اپنے دلو مین خیال خودسری کرنے لگے ۲۱۸ ۸۳۳ سنہ ۲۱۸ مین ایکدن کہجورین اس کثرت سے کہا بیٹھا کہ دفعۃً انتقال ہوگیا -

مامون بخلاف خلفاے گزشتہ کے بنی فاطمہ سے بہت مانوف تہا اور انپر احسان واکرام کرتا رہتا تھا - بلکہ اپنے بعد بہی رعایت کے لئے وصیت کرگیا - اسوقت تک کل اہل اسلام پر خلفا کی دینی اور دنیاوی ہیبت اور سلطنت کا جاہ وجلال برقرار تھا -

لطیفہ مامون کو شطرنج کا بہت شوق تہا کہتا تہا کہ اس سے عقل بہت تیز ہوتی ہے مگر باوجود اسکے اچھی نہ کہیلتا تہا وہ خود کہا کرتا تہا کہ عرصہ عالم کا بندوبست کرتا ہون مگر دو بالشت کپڑے کا بندوبست نہین کرسکتا

تحقیق وہان کے لوگ اسوقت شطرنج کو شاہ مات کہتے تہے پس یہہ کہیل وہان سے بلاد یورپ اور انگلینڈ مین گیا ہے - چنانچہ انگریزی مین اسے چکمیت کہتے ہین جو کہ مبدل شاہ مات کا ہے اور فرانسیسی اور جرمن وغیرہ زبانون مین بہی اسکے قریب قریب الفاظ استعمال ہین

معتصم باللہ ابو اسحق محمد ابن الرشید

سنہ ۲۱۸ ۸۳۳ء

سنہ ۸۳۳ء ۲۱۸ھ میں تخت نشین ہوا - بہادری کے ساتھ نہایت قوی ہیکل اور
زور آور تھا - اسنے ترک بچے غلاموں کو بہت قوت دی - خود بھی ترکوں سے
بہت شوق تھا - انہیں کی بولی بولتا تھا اور وہی چال چلن تھا - قریب
۱۰ ہزار کے غلام تھے کہ حاکمتوں اور خدمتوں پر مامور تھے - بہت سے غلام
سمرقند اور فرغانہ سے منگائے - تمام خلعت شاہانہ اور سونے کی
پیٹیاں باندھے بازار میں گھوڑے دوڑاتے پھرتے تھے اور لوگوں کو
آزار دیتے تھے کہ شہر تنگ ہوگیا آخر سب نے فریاد کی کہ اگر خلیفہ لے
لشکر لیکے سپاہ نسے نہ نکل جائیگا تو ہم جادو کے زور سے لڑینگے پس معتصم

سنہ ۲۲۰ ۸۳۵ء

نے شہر قاطول کے پاس سنہ ۸۳۵ء ۲۲۰ھ میں شہر سامرہ
آباد کیا کہ مختصر ہو کر سامرہ مشہور ہوگیا

قیصر پر فوج کشی کی اور زبطرہ جو قیصر نے لے لیا تھا
چھڑا کر عموریہ کو فتح کیا - قیصر نے جب عموریہ کو فتح کرکے لوگوں کو قید
کیا تو ایک علویہ عورت نے مصیبت زدہ ہو کر پکارا کہ وا معتصماہ - سپاہی
ہنسکر بولا کہ آتا ہے ابلق گھوڑے پر سوار - اتفاقاً یہ خبر معتصم کو بھی پہونچی
جسطرح بیٹھا تھا اسیطرح اوٹھہ کھڑا ہوا اور بگٹٹ وہانتک جاکر فتح
پائی اور اس عورت کو تلاش کرکے قید سے چھڑایا - کہتے ہیں کہ اس لشکر میں
ایک لاکھ ۳۰ ہزار سوار تھے اور سب کی سواری میں ابلق ہی گھوڑے تھے
جب فتح پا چکا تو پھر اپنے معمولی جلسہ میں بیٹھا اور کہا کہ اب علویہ شربت
نے مزہ دیا -

حیدر ابن کاؤس صاحب دالنہر کے ایک خاندانی ترک کو افشین خطاب دیکر سپہ سالار کیا۔ اسکی اور سرداروں سے ناچاقی رہتی تھی چنانچہ اس سبب سے اکثر فساد رہا۔ آخر معتصم نے اُسے قید کر کے زہر سے مار ڈالا۔

اسکے عہد تک سواے اندلس کے اور سب ممالک مقبوضہ بظاہر تابع تھے اندلس کی تسخیر کا ارادہ کیا تہا کہ ملک عدم سے پیغام طلب آیا۔ ہزار اشرفی روز صرف اسکے کہانے کا صرف تہا۔ ایک عالیشان میدان بغداد مین بنایا اور آپ ہی ویران کر دیا۔ عجیب نام ایک غلام ترک کی تعریف مین شعر کہتا تہا اور کہوا تا تہا۔ آخر سنہ ۸۴۱ء ۲۲۷ھ مین مرگیا۔

سنہ ۸۴۱ء ۲۲۷ھ

واثق باللہ

باپ کے بعد سنہ ۸۴۱ء ۲۲۷ھ مین خلیفہ ہوا اور سنہ ۸۴۶ء ۲۳۲ھ مین مرگیا

سنہ ۸۴۶ء ۲۳۲ھ

المتوکل علی اللہ

واثق کا بیٹا خورد سال تہا وصیف غلام ترک نے متوکل معتصم کے بہائی کو خلیفہ کیا۔ اسکی بے تدبیری سے سلطنت زیادہ ضعیف ہو گئی روم کی فوج آئی اور دمیاطہ تک لوٹ مار کر دریا کی راہ چلی گئی

اسکی ۴ ہزار بی بیان اور حرم لونڈیان تہین۔ ایک دن ابن سکیت اسکے بیٹون کو کہ حسن اور حسین انکا نام تہا پڑہاتا تہا اسنے پوچھا کہ تیرے نزدیک یہ مین حسن اچہا ہے یا حسین۔ اسنے کہا قنبر غلام متوکل ہے اسنے خفا ہوکر اسکی زبان نکلوا ڈالی۔ یا غلامون سے پامال

* یعنی تیرے دونو بیٹون سے انکا غلام قنبر بہتر ہے۔ اس خلیفہ کو بنی فاطمہ سے مخالفت بہت تہی چنانچہ کربلا مین مرقد حسین پر ہل چلا کر کاشت کرا دالی کہ منہدم ہو جاوے۔

کروادیا چونکہ ترک بہت زور پکڑ گئے تھے اسلئے رفتہ رفتہ مختلف باتون
پر ناراض ہوکر منتصر اپنے بیٹے کی ترغیب سے سنہ ۸۶۱ء ۲۴۷ھ مین قتل ہوا

سنہ ۸۶۱ء — ۲۴۷ھ

المنتصر باللہ ابو جعفر محمد ابن متوکل

سنہ ۸۶۱ء — ۲۴۷ھ

سنہ ۸۶۱ء ۲۴۷ھ مین تخت نشین ہوا۔ بہت سلیم اور نیک اخلاق تھا۔ برخلاف
باپکے بنی فاطمہ کے ساتھہ بھی ملایمت ظاہر کی۔ مگر امراے کینہ ور
کی ترغیب سے جن جن لوگون سے خایف تھا انہین قتل کرنے لگا
اور کشت کشی کی تلوار سے خون کے دریا بہادئیے۔ آخر باپ کا خون بھی
کچھہ آسان بات نہ تھی جسطرح کہ پدر کشون کے لئے نہ راس آئی مشہور
ہے ۶ مہینے کے اندر مرگیا یا زہر سے مارا گیا

کہتے ہین کہ ایک دن جشن عشرت کے لئے مکان سجوایا اور توشہ خانہ
شاہی سے فرش مکلف نکلوا کر بچھوایا۔ اسپر ایک بادشاہ تاجدار کی تصویر
تھی اور کچھہ فارسی مین لکھا ہوا تھا منتصر نے منشی کو بلوا کر پڑھوایا منشی
دیکھہ کر غمگین ہوا۔ اور نہ پڑھا۔ خلیفہ نے اصرار کرکے پڑھوایا یہہ
لکھا ہوا تھا کہ مین شیرویہ بن کسرے ہون۔ باپ کو قتل کیا
مگر ۶ مہینے سے زیادہ ملک نصیب نہوا۔ منتصر کا رنگ فق ہوگیا اور
بچھونون کو جلوادیا۔

واضح ہو کہ اسوقت مین ترک بھی سلطنت مین ایک برابر کے حصہ دار
ہوگئے تھے کہ جسکو وہ چاہتے تھے وہی خلیفہ ہوجاتا تھا۔ یہہ ترک
خوارزم اور ماوراء النہر سے بندی باندہ خرید ہوکر آتے تھے اور

اسکا اصل سبب یہہ تھا کہ تاتار چین کے بادشاہ انہیں اُسطرف سے دبا کر
عمل اسلام کی طرف نکالتے تھے ادہر کی سرحد پر آتے تھے تو اسلام کو قوی
پاتے تھے اور مغلوب ترکون کے سردار انہیں اسلام کے حکام کو تحفہ
تحایف مین دیتے تھے یا بیچ ڈالتے تھے یا لڑائیون مین بندی ہوجاتے
تھے - وہان سے مال غنیمت مین تحفہ کے طور پر خلیفہ کے دربار مین آتے
تھے اور خلفا کی بے تدبیری سے فرعون بے سامان ہو جاتے تھے
حق پوچھو تو ایسی فوج کا سلطنت مین رکہنا نہایت خطرناک ہے چنانچہ
خلفا نے انہین عرب کا زور گہٹانے کے لئے مالک شمشیر کیا
اُنہون نے دیکہا کہ عرب کا مطلب ہمارے ذاتی مطلب کے خلاف ہے
پس خلیفہ کی دی ہوئی تلوار سے ہاتھہ انہین پر صاف کئے
بلا تشبیہ یورپ مین ایک دفعہ روما (روم قدیم) مین غلامون کی
فوج خاص نے زور پکڑ کر تاج سلطنت کو اپنے ہاتہہ مین اٹھا لیا تھا کہ جسکے سر پہ
چاہتے تھے رکہدیتے تھے وہی حال یہان ہوگیا - چنانچہ متوکل کو
آپ ہی خلیفہ کیا پھر بیٹے کے ہاتہہ سے اُسی مروادیا - اور اُسیطرح
ورق کتاب کی طرح برابر سلطنت کو اُلٹتے رہے - چنانچہ بیان آیندہ
سے واضح ہوگا -

مُستَعِین باللہ ابو العباس احمد ابن معتصم

بغاء کبیر اور بغاء صغیر اور باغر ترک سردارون نے مشورہ کیا کہ
خاندان کو پدرکشی کے جرم مین سلطنت سے خارج کرنا چاہیے اسلئے

مستعین ابن معتصم کو سنہ ۸۶۲ ۲۴۸ مین مسند نشین کیا۔ مگر دو ہی برس
ترک سردارونمین فساد ہوا مستعین سامرے سے بھاگ کر بغداد مین چلا
آیا۔ ادہر ہر چند ترکون نے بلایا مگر وہ نہ گیا۔ انہون نے معتز
کو خلیفہ کیا اور لشکر لیکر مستعین پر آئے اہل بغداد اسکے
طرفدار ہو گئے کئی مہینے تک لڑائی رہی اور قحط اور قتل کی آفت
لوگ تنگ آ گئے۔ آخر مستعین کی معزولی پر صلح ہوئی۔ اور مستعین
سنہ ۸۶۶ ۲۵۲ مین قتل ہوا۔ اس خلیفہ نے لمبی لمبی ٹوپیون کو [illegible] کیا اور
آستینون کو گھٹا دیا۔ اسی کو اسکی علامت سلطنت سمجھنا چاہیے

معتز باللہ محمد ابو عبداللہ ابن متوکل

معتز سنہ ۸۶۶ ۲۵۲ مین مسند نشین ہوا۔ اس سے بڑی چوک یہہ ہوئی کہ جو ترک
لوگ اسکے ساتھ تھے مگر جیسے ہی ترکونکو صاف نکردیا۔ ۱۹ برس کا نوجوان تھا
اور نہایت خوبصورت تھا۔ پہلے خلفاء کچھ چاندی کا زیور رکھتے تھے اسنے
سونے کے زیور سے سواری کی۔ نائبون اور سپہ سالارون کو عزل و نصب اسکے
عہد مین بہی ہے صالح ابن وصیف ایک ترک زبردست سردار تھا کہ معتز
بہی اوس سے ڈرتا تھا۔ سپاہ کے سردارون نے کہا کہ ہماری تنخواہ اگر
چاہئے دیدے تو ہم اسکا قصہ پاک کردین۔ ادہر سے اسنے معتز کی ماں
۵۰ ہزار روپیہ بابت تنخواہ کے لئے مانگا اسنے صاف جواب دیدیا۔ آخر بغاوت
یہانتک بڑہی کہ فوج مسلح ہوکر حرم سرا کے دروازے پر آئی۔ ا...
معتز کو طلب کیا اسنے کہا کہ میں نے دوا پی ہے ضعف کے مارے پڑا ہوں

المعتمد علی اللہ ابو العباس ابن متوکل

۲۵۶ھ میں مقام جوسق کے قید خانہ سے نکلکر مسند نشین ہوا۔ اسکا
بھائی موفق بڑا قابل اور نیک تھا کہ بھائی کی سلطنت کا نہایت خوبی سے
بندوبست کیا۔ معتمد کو موسیقی کا بہت شوق تھا۔ خود بھی گاتا بجاتا
تھا اور رات دن راگ رنگ عیش و عشرت میں رہتا تھا کہ لوگ اس
سے بیزار ہو گئے۔

احمد بن طولون مصر میں اور یعقوب صفار خراسان میں خودسر
ہو گئے۔ ۲۵۵ھ سے بہبود زنجی نے بغاوت کی اور بلاد اسلام
کو لوٹ مار سے تباہ کر دیا۔ بکثرت مسلمان اور سادات قتل و غارت
کیے۔ یہاں تک کہ ایک ایک کے پاس ۱۰،۱۰ علوی عورتیں خادمائیں تھیں
موفق نے اسپر فوج کشی کی اور خاطر خواہ سزا دی۔ سب قیدیوں کو چھڑایا
اور بہبود کا سر کٹا لایا۔ اس دن تمام بغداد میں عید کی طرح خوشی ہوئی
اور قیدیوں کو لیکر اپنے گھر وہاں پہنچایا۔ تمام آدمی بھی طبرستان وغیرہ
میں مخالفت کرتے تھے۔

موفق نے دیکھا کہ سلطنت میں بڑا ضعف ترکوں کے فساد سے ہے چنانچہ
اسکا بھی قرار واقعی بندوبست کیا

یہ افسوس ہے کہ معتمد نے خیر خواہ بھائی کیطرف سے بے اعتماد ہو کر ابن طولون
حاکم مصر سے سازش کی کہ آخر کو خود قید ہو گیا۔

اہل فرنگ نے بھی دو دفعہ حملے کئے ایک دفعہ شہر لوقہ اور دوسری دفعہ

دیا دیکو اور انجیز نوٹہ اور موٹیل وغیرہ تک آ سکے - جنگل کے اعرابی

سنہ ۲۷۸ کعبہ کی پوشیشں اوتار کر لیگئے سنہ ۸۹۱ہ میں موفق کے مرنے سے سنہ ۸۹۱

سنہ ۲۷۹ معتمد کی خاطر جمع ہوئی تہی کہ سنہ ۸۹۲ہ میں خود بہی مرگیا سنہ ۸۹۲

المعتضد باللہ احمد ابو العباس

معتضد - موفق - کا بیٹا تہا - چچا کی جگہ مسند نشین ہوا - نہایت شجاع اور

جیب تہا - اور ساتہہ اسکے نہایت سخت مزاج اور خونریز تہا چنانچہ لوگ اسکو

سفاح ثانی کہتے تہے مگر اس سخت مزاجی کا نتیجہ اچھا ہوا کہ تمام مفسدے

فرو ہوگئے - ممالک فرنگ کی طرفسے بہی امن رہا بلکہ فتوحات تازہ ہوگئیں

سکوریلہ بلاد روم سے فتح کیا - البتہ قرامطہ نے بہت فساد مچایا

خمارویہ طولونی نے اپنی بیٹی خلیفہ کو دی - کہ زر و مال اور لونڈی غلام

سنہ ۲۸۹ کے علاوہ تین صندوق جواہرات کے بہرے ہوئے تہے آخر سنہ ۹۰۲ہ میں مرگیا سنہ ۹۰۲

المکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد

باپ کی مسند پر بیٹہکر حسن انتظام سے سب کو خوش کیا - اور جو جو مکان اور باغ لوگوں

سے اپنے محلوں کے لئے لیلئے تہے وہ واپس کر دئے - جنگ روم میں انطالیہ فتح کیا

سنہ ۲۹۵ اور بال نے قید اور لوٹ میں پایا مگر قرامطہ نے اسکے عہد میں بہی بڑا شور کیا آخر سنہ ۹۰۸ہ ۲۹۵ سنہ ۹۰۸

مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر ابن معتضد

چہوٹی سی عمر میں نمک حلال وزیر کی صلاح سے تخت نشین ہوا - امور سلطنت میں

---

* اسقدر قوی تہا کہ اکیلا شیر کا مقابلہ کر سکتا تہا ۔ ابو سعید قرمطی سنہ ۲۸۶ میں ظاہر ہوا ۔ سنہ ۲۸۶ میں اسکے پاس میں خلیفہ کے لشکر کو اپنا سپاہی دیں

اسکے عہد میں پہیجے میں گروہ قرمطی نے عروج پایا اور کئی دفعہ خلیفہ کو شکست دی

بہ اسکے لشکر اسکے ہاتھوں میں مارا گیا اور اسکی جگہ اوسکا بہائی حسین کہڑا ہوا *

* سعدی کہتا ہے کہ شمسی خلیفہ نے ملتا سے میں ست اپنا نام ملا ۳ سنہ ۲۹۳ سالکے ہنہر ہوا *

ایسا خوش نصیب تہا کہ باوجود صغر سنی کے ارکان سلطنت نے فساد کرکے ابن المعتز کو خلیفہ بنایا۔ مگر جب وہ مقتدر بیچ کر باہر نکلا تو سب ساتہ ہو گئے۔ اور مفسد گرفتار ہو کر قتل ہوئے۔ اسکے عہد میں ایک دفعہ قرامطہ حجر اسود کعبے سے لیگئے دوسری دفعہ پھر آئے اور قتل و غارت کو حد سے زیادہ گزار دیا منصور حلاج کا واقعہ بہی اسکے عہد میں ہوا سنہ ۳۱۴ھ (۹۲۶ء) اور سنہ ۳۱۵ھ (۹۲۷ء) میں لشکر روم ملطیہ اور دمیاط میں داخل ہوا اور لوٹ کر مسجد جامع میں ناقوس بجائے ؞

قرامطہ اکثر خلق خدا کو آزار دیتے ہے اور لشکر خلیفہ کو شکست دیدیا لیکن یہی اپنا زور دکہا رہے۔ اہل روم نے خلاط کو فتح کرکے مسجد جامع میں بجا ممبر کے صلیب لا کر رکہی سنہ ۳۱۷ھ (۹۲۹ء) میں امرا نے مقتدر کو قاہر باللہ کا لقب دیکر خلیفہ کر لیا۔ مگر اس خوش نصیب اقبال نے کام کیا اور قاہر گرفتار ہو گیا۔ سنہ ۳۰۶ھ (۹۱۸ء) میں مقتدر کی ماں نے ایک شفا خانہ جاری کیا کہ جسکا ۷ ہزار دینار سالانہ خرچ تہا ؞

خلیفہ وقت کے صغر سن اور کچہ بے تمیزی کے سبب سے عورتیں محل کی فیصلہ مقدمات کے لئے بیٹہا کرتی تہیں۔ اسباب سے تمام امرا ناراض تہے آخر سنہ ۳۲۰ھ (۹۳۲ء) میں مونس خادم کی شمشیر بغاوت سے خلیفہ قتل ہوا

القاہر باللہ ابو منصور محمد

مونس خادم جب مقتدر کو مار کر بغداد میں آیا تو چاہا کہ اسکے بیٹے کو خلعت خلافت پہناوے مگر ایک رکن نے بازی کہا الحمد للہ کہ اس بادشاہ کی اطاعت سے نجات ہوئی جسنے محل کی عورتوں کے ہاتہ میں حکومت دیدی تہی لیکن ایسی شخص کو

[footnote, partly illegible:] جبکہ مقتدی اور مستکفی مکہ کی طرف چلے جاتے تہے تو ابو طاہر [illegible] قتل کرکے انکی لاشوں کو چاہ زمزم میں ڈالدیا اور کعبہ میں [illegible] لیگیا تہا۔ [illegible] کے بعد [illegible] ؞

حاکم کرنا چاہیئے جسمین ہمین بہی کچہہ اختیار رہے - چنانچہ القاہر باللہ باتفاق
رای تخت نشین ہوا مگر افسوس کہ مقتدر کی اولاد کو قتل کیا - مان مصر
استقا مین ناتا تہی اُسپر سخت جرمانہ ڈالا ابن مقلہ واضع خط نسخ جسکو خود بلاکر
وزیر کیا تہا اُسنے اور مونس اور اکثرون نے متنفر ہو کر ارادہ فساد کا کیا قاہر
قہر الہی کی طرح انکے پیچہے پڑا انکی فوج ہوگئے - کئی دیوارون مین چنے گئے
ابن مقلہ کا گہر جلوا دیا اور وہ خود بہاگ گیا اسنے یہہ دانائی کی کہ مفسدون کو
تو اسطرح ڈرا کر بٹہایا اور فوج کی تنخواہ بانٹ دی - مگر ابن مقلہ نے نجومی سے
سازش کر کے ترک سردارون کے ذہن نشین کیا کہ اسکو سال قاہر مقہور ہو جائیگا
انجام اسکا یہہ ہوا کہ سنہ ۳۲۲ھ مین امرا پہر باغی ہو گئے اسے اندہا کر کے نکالدیا اور
راضی باللہ کو خلیفہ کیا - عبرۃ نام جمعہ کو اندہے فقیرون مین بہیک
مانگتا ہوا مسجد مین پڑا پہرتا تہا اور مصیبت کے دن بہرتا تہا

۳۲۲ھ — ۹۳۴ء

راضی باللہ ابو العباس

مقتدر کے بیٹے کو سب نے ملکر تخت پر بٹہایا - اور راضی باللہ لقب ہوا ابن مقلہ
وزیر ہوا - مگر اخیر کو ایک سازش کی تحریر ابن مقلہ کے ہاتھہ کی گرفتار ہو کر ہاتھہ کاٹے
گئے - علم تاریخ اور انساب اور شعر مین راضی باللہ کو کمال تہا بلکہ اسکے بعد
پہر کسی خلیفہ کا کلام تدوین نہین ہوا نہ کسینے ممبر پر اپنا خطبہ پڑہا ۔
اسکے عہد مین اول ابن رائق وزیر نے اختیار کلی بہم پہنچا کر راضی کو ایک
تصویر بیکار کر دیا پہر بجکم ماکانی غلام نے اپنی قوت سے امیر الامرا کے
خطاب حاصل کر کے مسند حکومت پر جلوس کیا - اسکے علاوہ تمام شہرون مین

ابو علی محمد بن علی بن حسین بن عبداللہ معروف ابن مقلہ ماہ شوال سنہ ۲۷۲ھ مین پیدا ہوا - اور سنہ ۳۲۸ھ
مین مر گیا القاق [illegible]

ملوک طوائف کا عالم ہو گیا - اور راضی کے پاس سوائے بغداد کے اور کچھہ نہ تھا
فاطمیہ مصر مین ناصر الدین اللہ اندلس مین کمال اولو العزمی سے فتوحات
حاصل کرتے تھے اور اپنے نام کے سکے اور خطبے جاری کرتے تھے سامانیا - فارس
وما وراء النہر مین نشان شاہی اوڑا رہے تھے - دیالمہ کا بھی ستارہ چمکنے لگا موصل
دیار بکر وغیرہ مین آل حمدان تھے - آخر سنہ ۳۲۹ھ مین راضی باللہ فوت ہوا (سنہ ۹۴۰)

المتقی باللہ ابو اسحق (ابراہیم ابن مقتدر)

خلیفہ وقت کو ملک کی محروسہ سے کچھہ غرض نہ تھی - امراء کہ تمام غلام ترک تھے تو آپس مین
کٹتے مرتے تھے کہ خلیفہ ہمارے قابو مین ہے متقی حقیقت مین ایک متقی
پرہیزگار تھا - اوسکا قول تھا کہ میرا مصاحب مصحف مجید ہے پہلے ہی سال مین
قبۃ الخضراء ایک عالیشان عمارت کثرت بارش سے گر پڑی - یہہ مکان کہ
عباسیہ کی عظمت و شوکت کا نمونہ تھا منصور نے بنایا تھا - آٹھہ ہاتھ ارتفاع
اور نیچے ۲۰ × ۲۰ گز کا ایوان تھا - گنبد پر ایک سوار کی مورت بنی تھی
جسکے ہاتھہ مین نیزہ تھا آل حمدان نے بریدیہ وغیرہ اکثر مفسدون کو مار
کر ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کے خطاب حاصل کیے

(سنہ ۹۴۲) سنہ ۳۳۱ھ مین اہل روم نے اذنہ اور مصیصہ و آرزن وغیرہ پر فوج کشی کرکے
ہزارون آدمیون کو قید کر لیا - آخر یہہ پیغام بھیجا کہ وہ رومال جس سے حضرت
عیسیٰ نے منہہ کا پسینہ پونچھا تھا اور چہرہ کا نشان اوسپر پڑ گیا تھا - وہ
خلیفہ کے پاس ہے اگر ہمین دیدین تو ہم قیدیونکو چھوڑ دین - چنانچہ فقہا نے
پہلے تو اسکے بھیجنے مین تکرار کی مگر آخر کو بھیجا گیا اور ہزارون قیدی رہا ہوئے

آل حمدان اسکے عہد میں صاحب قوت رہی مگر دار الخلافہ سے منحرف تھی

آخر سنہ ۹۴۳ / ۳۳۳ میں ایک دفعہ خلیفہ بغداد کو آ رہا تھا۔ توزون امیر استقبال کو نکلا سامنے آکر پیادہ ہوا اور سلام کرکے قید کر لیا۔ انگوٹھی اور چادر اور چھڑی خلافت کی لے لی اور اندھا کر کے بغداد میں داخل کر دیا

المستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ

مستکفی کو توزون نے تخت خلافت پر بٹھایا مگر بیس دن بھی نہ گزرے کہ سنہ ۹۴۵ / ۳۳۴ میں احمد بن بویہ نے جو اهواز وغیرہ میں قوت پکڑ رہا تھا بغداد پر یورش کی۔ تمام ترک ادھر ادھر بھاگ گئے۔ ناچار خلیفہ خود نکلا اور اوس سے ملکر اظہار خورسندی کیا کہ تمہاری بدولت ترکان نمک حرام سے خلاصی ہوئی۔ چنانچہ دونوں ساتھ بغداد میں داخل ہوئے۔ احمد کو امیر الامرا معز الدولہ کا لقب مل گیا اسنے تمام خزاین و دفاتر پر قبضہ کر کے اپنے نام کا سکہ جاری کر دیا اور خلیفہ کے اخراجات ضروری کے لئے ۵۰۰۰ دینار روزانہ مقرر کر دئے۔ تاہم بداقبالی یہہ ہوئی کہ محل کی عورتوں کا پہلے سے زور چلا آتا تھا قہرمانہ ایک عورت نے خلیفہ کے لئے جشن منعقد کیا اور اسمیں معز الدولہ کو بھی بلایا۔ وہاں اسکو شبہہ ہوا کہ شاید میری گرفتاری کا سامان ہے۔ اسلئے دوسرے بار خلیفہ کو پکڑ کے اندھا کر دیا اور قہرمانہ کی زبان کاٹ دی۔

المطیع للہ ابو القاسم فضل (بن جعفر المقتدر)

سنہ ۹۴۶ / ۳۳۴ میں معز الدولہ نے مقتدر کے بیٹے ابو القاسم کو المطیع للہ کا خطاب دیا اور خود کل امورات کا بندوبست کیا [illegible]

ہو کر فاطمیّہ نے بڑی بڑی ترقیاں کین - مگر حاکم خراسان
نے خود بہ خود اسکا خطبہ پڑہا مطیع نے خوش ہو کر
فرمان اور نشان بہیجا سنہ ۳۴۶ھ / ۹۵۷ مین جزیرہ اقریطش اہل روم
نے لے لیا اور حدود کے علاقہ وبا لئے سنہ ۳۵۴ھ / ۹۶۵ مین بادشاہ
روم نے حدود اسلام کے پاس قیسا دیہ تعمیر کیا کہ فوج کشی
کے وقت کام آئے ؂

سنہ ۳۵۷ھ / ۹۶۷ مین کافور اخشندی کے مرنے سے دیار مغرب مین فاطمیّہ
کی دولت نے بہت قوت پکڑی چنانچہ اوہر لباس سیاہ اور خطبہ مین عبّاسیّہ
کا نام تبدیل ہو گیا - بلکہ اہل بیت کی تمام داخل ہو گئے - ساتھ اسکے انتظام مملکت
اور کاروبار تجارت و زراعت کی بہی اوہر خوب رونق پر آئے - اوہر اسیقدر عبّاسیہ
کا زوال ہوتا گیا - مطیع باللہ آخر آل بویہ کے زیر سایہ ۲۹ برس بسر کر کے
فالج مین مبتلا ہوا اور سنہ ۳۶۳ھ / ۹۷۹ مین اسکا بیٹا جانشین ہوا

الطّائع للہ ابو بکر عبد الکریم ؒ بن المطیع

اسکے عہد مین آل بویہ کے امرا کا زور و شور رہا اور آخر کو جہگڑے مین کشت و خون
ہوتی رہی - عضد الدولہ کو خطاب پہر تاج الملّۃ کا طرہ زیادہ ہوا - اکثر سر گروہ
اُنکے چند سال کے عرصہ مین بہ قضائے الٰہی فوت ہو گئے - اولاد انکی پہوٹی
پہرائی - اور آل عبّاس کی عظمت لوگونکے دلونمین بہت کم
ہو گئی - آخر طائع کو بہی مسند سے اوترنا پڑا - اور شعرائے اسکی ہجو مین

سنہ ۳۸۱ھ / ۹۹۱ مین آخر سنہ ۳۹۲ھ / ۱۰۰۱ مین چند سال قادر باللہ خلیفہ کے پاس بسر کر کے

مین مر گیا

قادر باللہ ابو العباس احمد ابن اسحاق

سنہ ۹۹۱ع / سنہ ۳۸۱ھ

سنہ ۳۸۱ھ مین آل بویہ کی تجویز سے مسند خلافت پہ بیٹھا۔ مگر انتظام کیطرف متوجہ ہوا کہ ان لوگون کو اسقدر اختیار نہ رہا آخر سنہ ۴۲۲ھ مین فوت ہوا

سنہ ۱۰۳۲ع / سنہ ۴۲۲ھ

القائم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ (ابن القادر باللہ)

سنہ ۱۰۳۲ع

سنہ ۴۲۲ھ مین تخت نشین ہوا اور اسکے عہد مین دولت دیالمہ کا تو خاتمہ ہوا۔ مگر خلفا کے سایہ سے لیکے طغرل بیک سلجوقی کی دولت کا چتر فارس و ترکستان پر چھایا ہوا تھا چنانچہ ارسلان* ترکی بساسیری ایک سردار دار الخلافہ مین ایسا اوٹھا کہ تمام امرا و حکام اوس سے ڈرتے تھے اور خطبون مین اوسکے لیئے دعائین ہوتی تھین خلیفہ نے اسکی نیت خراب دیکھکر ابو طالب محمد ابن میکائیل طغرل بیک کو لکھا۔ قائم بساسیری کے قبضہ مین آگیا۔ آخر جنگ عظیم کے بعد بساسیری مارا گیا۔ اور طغرل بیک نے تمام فسادون کا انتظام کرکے رکن الدین کا خطاب حاصل کیا سنہ ۴۵۴ھ مین قائم نے اپنی بیٹی اسکو دی اور اب ان فتحیاب اقبال مندون کے لیئے خطاب اور القاب عطا ہونے لگے چنانچہ پہلے سلطان کے لقب سے الپ ارسلان کے لیئے خطبہ مین دعا ہوئی اسنے روم کیطرف بھی فتوحات عظیم حاصل کین قائم کی سلطنت بغداد ہی پر قائم تھی دیالمہ اور بساسیری سے خلاصی پاکر بھی کچھ ایسا ہی کامرانہ ایسا ہی حال ہوا کہ گویا اپنے سر کی تبدیلی کی ہے۔ آخر سنہ ۴۶۷ھ مین فوت ہوا

سنہ ۱۰۶۲ع

سنہ ۴۶۷ھ

المقتدی بامر اللہ ابو القاسم عبد اللہ

* ترکی مین شیر کو ارسلان کہتے ہین

سنہ ۴۶۷ — سنہ ۱۰۷۵ء

سنہ ۴۶۷ میں جب یہہ صاحب اقبال مسند نشین ہوا تو شرائع حنیفہ کی تعمیل کے لئے تاکید
کی مگر اب اُن خلفا کی خلافت اتنی ہی تہی کہ جس ملک میں کوئی صاحب اقبال پیدا
ہوتا اُسے کلاہ۔ گلوبند۔ کپڑے اور خلعت وغیرہ تبرک کے طور پر بہیجدیتے اور
اپنی بزرگی قایم رکہتے۔

جزیرہ انطاکیہ میں بہی رُوم پر فتحیابی اور یوسف تاشفین نے مراکش
سے اظہار اطاعت کرکے فرمان طلب کیا۔ چنانچہ مقتدی نے خلعت فرمان اور
نشان امیر المسلمین کا خطاب بہیجا سنہ ۴۸۴ میں کل جزایر صقلیہ فرنگیون
نے لئے ملک شاہ سلجوقی نے اپنی بیٹی کا نکاح مقتدی سے کیا تہا چنانچہ سنہ ۴۸۰
میں بیحد وحساب کے ساتہہ روانہ کیا۔ اور اس دہوم دہام سے شادی ہوئی کہ تمام
بغداد کے لوگ حیران ہوگئے۔ مگر دولہا دولہن میں کچہہ ایسی ناموافقت ہوئی
کہ دولہن اپنے باپ کے دار الملک میں آن بیٹھی سنہ ۴۸۵ میں ملک شاہ خود آیا اور مقتدی
کو بہت سختی سے پیغام بہیجا کہ بغداد سے نکلو اور جہان چاہو چلے جاؤ۔ خلیفہ نے
کہا کہ ایک مہینے کی مہلت دو اسنے کہا ایک ساعت کی بہی نہین۔ غرض [illegible]
بڑی مشکل سے دس دن کی مہلت ملی مگر اتفاق تقدیر سے اسی عرصہ میں سنہ ۱۰۹۲
کے اندر ملک شاہ مرگیا۔ اور یہہ بات خلیفہ وقت کی کرامت میں شمار ہوئی

سنہ ۴۸۷ میں مقتدی بہی دفعتہً مرگیا

مستظہر باللہ ابو العباس احمد (ابن مقتدی باللہ)

اب سلجوقیون کے ہاتہہ تخت خلافت تہا چنانچہ سلطان برکیارق سلجوقی کی
تجویز سے مستظہر خلیفہ ہوا اسکی خلافت بسبب کثرت ہنگامون کے عہد [illegible]

سنہ ۴۸۴ — سنہ ۱۰۹۱ء
سنہ ۴۸۰ — سنہ ۱۰۸۷ء
سنہ ۴۸۵ — سنہ ۱۰۹۲ء
سنہ ۴۸۷

مین داخل نہین ۔ اہل روم نے بلنسیہ (والینشیا) لیلیا ۔ سنہ ۱۰۹۵ء (۴۸۹ھ) مین ۶ سیارے
برج حوت مین جمع ہو گئے تمام نجومیون نے حکم لگایا کہ طوفان بپا ہو ۔ سیارے
سرطان مین جمع ہوئے تھے غالب ہے کہ کچھ طوفان آئے مگر انکا حکم ہوائی ہی گیا
سنہ ۱۰۹۶ء (۴۹۰ھ) مین اہل فرنگ نے قسطنطنیہ سے آکر شام تک طوفان مچا دیا اور
مشہور ہوا کہ سلجوقیون کی قوت سے گھبرا کر فاطمیہ نے انہین اشارہ کیا تھا
سنہ ۱۰۹۹ء (۴۹۲ھ) مین فرنگ نے بیت المقدس لیلیا اور سنہ ۱۱۰۲ء (۴۹۵ھ) مین سروج
حیفا ۔ ارسوف ۔ قیساریہ وغیرہ فتح کیا سنہ ۱۱۰۹ء (۵۰۳ھ) مین فرنگ نے کئی برس
کی محاصرہ کے بعد طرابلس کو بھی لے لیا سنہ ۱۱۱۰ء مین [illegible] اسلام
نے صلح چاہی مگر پھر ملتوی رہی ۔ اسکے عہد مین عراق عرب کی طرف باطنیہ
کا بھی کئی دفعہ غلغلہ ہوا ۔ سنہ ۱۱۱۸ء مین مستظہر مر گیا

مسترشد باللہ ابو منصور فضل (ابن مستظہر)

اس خلیفہ نے کچھ اور ڈھنگ نکالا یعنی آپ مہمات خلافت کا انتظام کیا اور بذات
خود فسادون کے دبانے اور لڑائیون کے سرانجام مین مصروف ہوا اسی باعث عامہ خلائق
کے دلون مین محبت پیدا کی ۔ سرگروہ مفسدون کے اس سے بہت گھبرائے سلجوقیونکو بھی خاطر
مین نہ لایا جب نوبت پہونچی کہ خطاب سلطان لینا چاہا تو اسنے صاف جواب دیا
مسعود سلجوقی سلطان ملک شاہ کے پوتے نے فدائی ملحدون+ سے سازش کر کے
سنہ ۱۱۳۴ء (۵۲۹ھ) مین مروا ڈالا اور نعش کو مراغہ کے مدرسہ
اتابکی مین جو اتابکون کے نام سے موسوم ہے مدفون
کیا ✽

+ دیکھو حال ملاحدہ کا فاطمیہ اور اسماعیلیہ مین ✽

یہہ خلیفہ نہایت فصیح و بلیغ شاعر تہا چنانچہ اسیری کے وقت بہی اسنے چند شعر کہے جو اسکی شجاعت اور استقلال طبیعت پر گواہی دیتے ہین متحمل استقدر تہا کہ ایکدفعہ بعض غلامان اہل دربار نے بیہودہ دیوان آکر اسکو برا بہلا کہا اور اسنے حسن تدبیر مین ٹال دیا اسکی نمک حلال اہل خدمت نے کہا کہ اس سے زیادہ بیغیرتی اوٹہانیکی ہمین تاب نہین شرف الدین انوشیروان اسکے وزیر نے کہا کہ مین ۲۰ برس سے اسی بیغیرتی کے زیر سایہ وزارت کرتا رہا ہون تم ایک بات مین گہبرا گئے

یہہ وزیر اکثر علوم و فنون خصوصاً انشای عرب مین یگانہ روزگار تہا۔ چنانچہ ہر فن مین ایک کتاب بہی مرتب کی اور ابو القاسم نے مقامات حریری اوسی کے نام پر تصنیف کی۔

راشد باللہ ابو جعفر منصور (ابن مسترشد)

باپ کے بعد سریر خلافت پر بیٹہا۔ مگر مسترشد نے جو روپیہ دینے کا وعدہ کیا وہ سلجوقیون نے طلب کیا۔ اودہر مسعود سلجوقی نے سلجوقیون سے ملکر جمعیت بہم پہونچائی اور اپنے رعب وداب سے راشد کو دبانا چاہا اور خواستگار اطاعت اور بیعت کا ہوا لیکن راشد کی غیرت نے گوارا نہ کیا اور لشکر کی تیاری کا حکم دیا مسعود نے بغداد پر حملہ کیا اور اس ہنگامہ مین سنہ ۵۳۲ کے اندر راشد مقتول ہوا۔

سنہ ۵۳۲ — ۱۱۳۷ء

المقتفی لامر اللہ ابو عبد اللہ (ابن مستظہر)

اگرچہ برائے نام خلیفہ تہا مگر مستقل [illegible] با اختیار رکہو یا کہ ایک پیسہ اوسکو کیسہ مین نتہا نہ اپنا [illegible] کا اچہا تہا [illegible] کر سکے تاکہ فتنۂ زمانہ سے

رنگ بدلا مستضی بھی مرگیا اور سلجوقیوں میں آپس کے فسا نے ضعف پیدا کیا اودہر
فاطمیہ کا آفتاب ڈہلنے لگا - اودہر مقتفی کا اقبال چمکا - وقت کو غنیمت
جانکر عراق عرب جو بنام نہاد الجزیرہ ما بین الخفا دجلہ و فرات
واقع ہے اوسپر قابض ہوگیا اور خلیفہ بنا - سب نے اوسکی اطاعت منظور
کی اور اوسنے بھی اسقدر اجازت دی کہ خطبہ میں میرے نام کے بعد سلطان کا نام
بھی پڑہا جاوے اور تمام امورات کا انتظام شروع کیا

اہل تاریخ کہتے ہیں کہ بہادری اور شجاعت اور ظاہری وجاہت میں معتصم کے
بعد ایسا خلیفہ کوئی نہیں ہوا - ابن جوزی کہتا ہے کہ اسکے پہلے خلفا [illegible]
کے خلیفہ بنگئے تہی اسکے قدم سے گویا خلافت پہر [illegible] میں ماہ آخر سنہ ۵۵۵ھ میں فوت ہوا

سنہ ۵۵۵ھ — سنہ ۱۱۶۰ء

المستنجد باللہ ابو المظفر (ابن المقتفی)

جب مسند خلافت پر بیٹہا تو تمام مفسدوں کو سزائیں دیں اور قید کردیا - اسے مخبروں
اور چغلخوروں سے دلی عداوت تہی - ایک دفعہ کسی نامی مخبر کو قید
کیا - اسکے دوست نے عرضی دی کہ اگر آپ اوسے رہا کردیں تو ۱۰ ہزار دینار
حضور میں داخل کردوں - مستنجد نے کہا کہ اگر ایسا مخبر تو اور لے آوے تو دس
ہزار دینار میں انعام دیتا ہوں -

* تمام ملک جو ما بین دجلہ اور فرات کے واقع ہیں اونکا الجزیرہ کہتے ہیں اور اوسکے جنوبی حصہ کو عراق
عرب بولتے ہیں - دریا کیسپین کے جنوبی جانب [illegible] عراق عجم ہے - اصفہان و [illegible]
و ہمدان وغیرہ بڑے بڑے شہر اوسکے [illegible] سمجھے جاتے ہیں -

† لفظ [illegible] عراق کے [illegible]
[illegible]

یہہ خلیفہ علم انشا اور نظم و نثر مین مہارت کامل رکہتا تہا اور آلات ریاضی
کا عامل تہا۔ امیر اسد الدین شیرکوہ نے ۵۶۲ھ (۱۱۶۶) مین مصر پر فوج کشی کی
حاکم مصر نے فرنگ سے مدد منگا کر اُسے ہٹا دیا دوسرے برس فرنگ
نے آکر قاہرہ کو گہیر لیا۔ حاکم مذکور کی مدد کو اسد الدین پہونچا اور کامیاب
ہوکر وزیر مصر ہوا مگر ۵۶۴ھ (۱۱۶۸) مین مرگیا۔ اور صلاح الدین جسکا ذکر عنقریب آنے والا
ہے اسکی جگہ مسند نشین ہوا ۵۶۶ھ (۱۱۷۰) مین مستنجد بہی مرگیا۔

المستضیٔ باللہ ابو محمد حسن (ابن یوسف المستنجد)

۵۶۷ھ (۱۱۷۱) مین اسکے ضیائی اقبال سے صلاح الدین کی بدولت فاطمیہ کا
چراغ اقبال گل ہوگیا اور تمام بلاد مصریہ مین اسی کے نام کے خطبے پڑہے
گئے وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ ملک مصر جس مین کئی سو برس سے فاطمی خاندان
بڑے دہوم دہام سے حکومت کرگذرا اور شہر قاہرہ جسکی بنیاد اسکے قدم سے
قایم ہوئی اسمین ایک بیگانے آدمی کا رچہانا کچہہ آسان بات نہین تہی
اسلئے صلاح الدین نے مصلحت اسمین دیکہی کہ تمام خلفا کے زور سے یہان
پہنچ جاسکے۔ چنانچہ یہی منصوبہ اسکا ٹہیک بیٹہا۔ کہ خلیفہ کے نام اور سکے
ہمت و انتظام سے کام بنگیا ۵۷۵ھ (۱۱۷۹) مین مستضئ باللہ کا خاتمہ ہوگیا

الناصر الدین احمد ابو العباس (ابن المستضئ)

یہہ خلیفہ ساتہہ حسن تدبیر اور شجاعت کے بڑا صاحب اقبال تہا۔ تمام مخالفوں کا
استیصال کردیا جو ذرا ہلا اُسے گرا دیا۔ خلفا کی رونق کو [illegible] اُسنے

[illegible]

ہوا باندہ دی۔ رعایا مین چہوٹے سے لیکر بڑے تک سب کا حال اُسے معلوم
رہتا تہا۔ یہانتک کہ لوگ کہتے تہے اِسے علم غیب ہے۔ یا جنّات کی امداد ہے
ملک ملک مین اُسکے جاسوس موجود تہے۔ اور ڈہنگ اُسکے ایسے یاد تہے کہ مخالف
بادشاہون کو ملا دیتا تہا اور وہ نہ سمجہتے تہے۔ مخالف سلطنتون کو لڑا دیتا تہا اور
لوگ نہ جانتے تہے۔ خوارزم شاہ کا ایلچی جب آیا اور سربمہر اسلحہ پیش کیا
تو اُسنے بے کہولے سب مطالب کے جواب دیئے۔ ایک معاملہ ایلچی مازندران سافت
کے ساتہہ گذرا کہ اُسکو بہی یہی یقین ہوگیا۔ ترکستان کی رعایا نے دور دراز کی
سمجہکر بغاوت کی اور وہ بغاوت فقط اِسکی باتون سے فرو ہوگئی جب صدر جہان
فاضل جلیل سمرقند سے روانہ ہوئے تو اُنکے ساتہہ بہت سے فقیہہ بہی چلے
ایک ایک کے پاس نہایت گران بہا گہوڑا تہا۔ لوگون نے کہا کہ اسے نہ لیجاؤ خلیفہ
لیگا اُسنے کہا کہ مجہسے کوئی نہین لے سکتا۔ خلیفہ کو خبر لگی۔ اُسپر فقت اشارہ کیا عیارون نے
رستہ مین سے گہوڑا اوڑا لیا جب وہ علما بغداد مین آئے اور ملازمت کیوقت
خلعت اور انعام و اکرام ہوئی تو اُس فقیہہ کو خلعت کے ساتہہ وہی گہوڑا اُسنے دیا
فقیہہ مذکور رونے لگا اور بیہوش ہوکر گر پڑا ایسی ایسی باتونسے لوگونکے دلونپر
اِسکی ہیبت اِسقدر چہائی ہوئی تہی کہ اہل ہند اور مصر اس سے اتنا ہی ڈرتے تہے
جتنا اہل بغداد۔ اندلس اور اندلس کے بڑے بڑے شہرونسے لیکر سرحد چین تک
اِسکے نام کا خطبہ پڑہا گیا۔ باوجود اِسکے خوش خلق اور ظریف تہا۔ اِسکے
احکام اور تحریرون کے لطفے لوگونمین ضرب المثل تہے۔ مگر نتیجہ اُن تدبیرونکا
یہہ ہوگیا کہ اِسکے مخالف اور پریشان احکام سے لوگ ڈر کر جلا وطن ہوگئے

اور اسکو ظالم سمجھنے لگے - مذہب امامیہ کی طرف مایل تہا - یہانتک کہ اسکے
سامنے ابن جوزی سے سوال ہوا کہ بعد پیغمبر صاحب کے افضل کون تہا - ناصر کی ہیبت
کے مارے بجز اسکے کچھہ نہ کہہ سکا مَن كَانَ بِنْتُهُ فِي بَيْتِهِ +

۱۱۸۶ سنہ ۵۸۲ھ میں نجومیوں نے حکم لگایا کہ حضرت نوح کے وقت میں ۶ سیارے برج
سرطان میں جمع آئے تہے تو طوفان آب آیا تہا - اس سال ۶ سیارے میزان
میں آئے ہیں کہ برج بادی ہے - ابکی دفعہ کرہ خاک بربادہو جاییگا لوگوں نے
مارے ڈر کے زمین میں غار اور تہ خانے بنالیے اور کئی کئی ہفتہ کی خوراک کہہ لی
مگر جس رات کا وعدہ تہا اُس رات ہوا سے چراغ تک بہی گل نہ ہوا

۱۱۸۷ سنہ ۵۸۳ھ میں صلاح الدین نے بہت سے بلاد شام فرنگ سے واپس لئے اور مشہد
مقدس جو ۹۱ برس سے انکے قبضہ میں تہا وہ بہی لے لیا

سنہ ۵۸۹ھ میں صلاح الدین سلطان مصر گیا اور بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا
اسی سنہ میں سلطان طغرل بیگ کے مرنے سے دولت سلجوقی کا بہی خاتمہ ہوا

۱۱۹۴ سنہ ۶۰۱ھ میں اہل فرنگ نے قسطنطنیہ پر قابض ہوکر اہل روم کو نکالدیا ۵۷ ۔
۱۲۶۱ سال سے اس ملک میں سلطنت کرتے رہے تہے اور بعد اسکے سنہ ۶۶۰ھ تک
اسکے پاس رہی -

۱۱۹۹ و ۱۲۱۸ سنہ ۶۰۶ھ میں تتاد کا فساد شروع ہوا سنہ ۶۱۵ھ میں فرنگ نے پہر حملے کیے
اور دمیاط اور اسکی نواحی کے بہت سے شہر نیل کے کنارے کے لئے
جس سے سلطنت اسلامیہ اسطرف ضعیف ہوگئی سلطان کامل بادشاہ مصر

+ اس فقرہ کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہہ کہ جسکے گہر میں اسکی بیٹی ہو - دوسرے یہہ
کہ جسکی بیٹی اُسکے گہر میں ہو -

تو مجبور ہو کر اُنکے روکنے کے لیئے منصورہ شہر آباد کیا اور فصیل قایم کر کے
چھاونی ڈالی - دوسرے سال دمیاط پھر واپس لے لیا سنہ ۱۲۲۰ (۶۱۷ھ) میں قاہرہ کا مصر میں
ایک مدرسہ مسمی بہ دار الحدیث قایم ہو کر مدرس بٹھائے گئے

مامون کے عہد سے کعبہ پر دیبا کی پوشش ہوتی تھی سنہ ۱۲۲۴ (۶۲۱ھ) میں ناصر
نے دیبای سبز کا غلاف چڑھا کر سیاہ کیا چنانچہ اب تک وہی رسم جاری ہے

محمد خوارزم شاہ ناصر کی سختیوں سے بگڑا اور خوارزم سے ۳ لاکھ
سوار خنجر گزار لیکر چلا - مطلب اسکا یہ تھا کہ سلجوقیون کی طرح میں
بھی خلافت پر قابض ہو جاؤں - ناصر نے شیخ شہاب الدین سہروردی
کو بطور ایلچی کے فہمایش کے لئے بھیجا وہ ہمدان میں آکر شامل لشکر ہوئے اور
اُس بادشاہ جلیل الشان کی بارگاہ تک بڑی مشکل سے بار پائی دیکھا تو شاہ
چھپر کھٹ میں بیٹھا تھا مگر شیخ کو نہ جواب سلام دیا نہ بیٹھنے کی اجازت دی -
شیخ نے کھڑے کھڑے ایک خطبہ ادا کیا اور آل عباس کے فضایل میں بہت سے
حدیثین پڑھین اور ناصر کے بھی بہت سے اوصاف بیان کیئے خوارزم شاہ نے
کہا کہ ناصر ان صفات سے بالکل عاری ہے بغداد میں پہونچکر ایسے صاحب اوصاف
کو خلیفہ کیا جاویگا شیخ واپس ناکام پھرے - مگر راہ میں خوارزم شاہ کے
لشکر نے برف سے اسقدر نقصان اوٹھایا تھا کہ سوائے الٹا پھرنے کے کچھ نہ بن آیا
وہ پھر سے خود چنگیز خان کی بلا میں گرفتار ہوگیا - غرض اسیطرح ۴۷ برس
زور طالع سے خلافت کا نقارہ بجا کر سنہ ۱۲۲۵ (۶۲۲ھ) میں ناصر فوت ہوا -

ظاہر بامر اللہ ابو نصر محمد (ابن ناصر الدین اللہ)

مدرسین اور طلبا کو ملتے تھے اور بہت سی زمین اور املاک اسکی اخراجات کے لئے
وقف تھے متولی اسکا مؤیّد الدّین ابوطالب علقمی تہا ؞

سنہ ۶۴۲ھ تک درہم یعنی چاندی کا سکہ نہ تہا - دینار سے کم اگر کبہو دینا ہوتا تہا تو
چہوٹے چہوٹے پترے بیچ دیتے تھے مُستنصِر درہموں پر سکہ لگایا چنانچہ
تاجروں اور سوداگروں اور جوہریوں کو جمع کرکے بٹہایا اوّل ایک خطبہ
پڑہا اور بعد اسکے دعا سے خیر کرکے حکم عام جاری کردیا - ایک دن
مُستنصِر خزانہ میں گیا اور اشرفیوں کے خزانہ پہ کہڑا ہوا - ایک شخص
مصاحبوں میں سے متبسّم ہوا اُسنے سبب پوچہا عرض کی کہ آپ کے دادا کے وقت
میں ایک دفعہ آیا تہا تو اسکو بہرا ہوا پایا تہا بعد اسکے آپکے باپ کے وقت میں دو بالشت
خالی دیکہا اب دیکہتا ہوں کہ خالی ہوا چلا جاتا ہے مُستنصِر نے کہا کہ خدا مجہے اتنی
مہلت دے کہ بالکل صاف کردوں

ایک دن کوٹہے پر کہڑا تہا کہ لوگوں کے کوٹہوں پر کپڑے پہیلے ہوئے ہیں سبب
پوچہا تو عرض کی کہ کل عید ہے لوگوں نے کپڑے دہو دہو کر سکہائے ہیں افسوس
کرکے کہا کہ اہل بغداد اب ایسے مفلس ہوگئے کہ نئے کپڑے بہی انکے پاس نہیں رہے
اور [illegible] سونے کے غلّے بنوائے اور حکم دیا کہ غلیل میں رکہکر لوگوں کے گہروں
میں پہینکو تاکہ انکے ہاتہ آئیں - ساتہ اسکے بڑا بہادر تہا کہ جیسی فوج اسنے جمع
کی تہی ایسی سوا ایک دو خلیفوں کے اور کسی کو نصیب نہیں ہوئی تہی
[illegible] لشکر نے اُدہر کا قصد کیا تو وہ مقابلہ پیش آیا اور شکست فاش دی
[illegible] مہلت دی [illegible] اتر کر انہیں [illegible] کرتا [illegible]

(۱۲۴۲ سنہ ابن مستنصر باللہ)

سنہ ۱۲۴۲ء مین تیراجل کا نشانہ ہوا مستعصم باللہ ابو احمد عبداللہ
خلافت اور خلافت کی شان و شوکت کا اسپر خاتمہ ہوا اہم غلام زرین کمر اسکے
سامنے دست بستہ حاضر رہتے تھے - اور ۴۲ ہزار سو آسکے باورچی خانہ سے
کہانا کہاتا تھا - ایک پتھر جو اسود کے رنگ کا دارالخلافت کے آستانہ پر رکھا ہوتا
تہا جسکو لوگ چومتے چاٹتے تھے اور نشستگاہ کے جھروکے مین سے ایک اطلس سیاہ
کی آستین لٹکتی رہتی تھی کہ غلاف کعبہ کی طرح اسی آنکھوں سے لگاتے تھے اگرچہ نمایش کے
سب سامان یہی ہوتے تھے مگر اندر کچھہ نہ تہا - کیونکہ حقیقت مین ارکین دربار
نے فقط اسکی شہزادہ مزاجی اور سادہ لوحی کے سبب سے اسی خلیفہ کیا تہا کہ یہ اپنے
خیالوں مین مبتلا رہے ہم جو چاہینگے سو کرینگے مؤید الدین علقمی اسکا وزیر
اختیار رکھتا تھا اور جو چاہتا تہا سو کرتا تہا کسی ایک باتون پر ناراض ہوا اور
ہلاکو خان چنگیز خان کے پوتے کو اشارہ کیا جسنے آکر نہ فقط بغداد کو برباد
کیا بلکہ خاندان عباسیہ کا بالکل استیصال کر دیا - اسکے عہد مین سنہ ۱۲۴۹ء

(سنہ ۱۲۴۹)

مین اہل فرنگ نے پھر دمیاط فتح کر لیا مگر سنہ ۱۲۵۲ء * مین عزالدین ملقب

(سنہ ۱۲۵۴)

بہ معز مصر کا حاکم ہوا اور دمیاط کو دوبارہ حاصل کیا -

---

* عزالدین مملوک ملک صالح کے غلامو مین تہا جب کہ سنہ ۱۲۵۳ء مین لشکر
مملوک نے فساد کر کے ملک معظم غیاث الدین آخری شاہزادہ خاندان
ایوبی کو قتل کیا تو اوسکی جگہہ یہہ تخت نشین ہوا اور معز کا خطاب اسنے حاصل کیا -

---

اسے کثرت ازدواج کا زیادہ شوق تہا دوسری شادی کا ارادہ کیا مگر سنہ ۱۲۵۵ء
مین پہلی بیوی نے رشک سے مروا ڈالا *

تُرکتازِ اہلِ تتار کی بغداد پر

مُستعصِم کے باپ کی نگاہ ہمیشہ تتار پر تھی اگرچہ اپنی فوج کو بہت بڑھایا تھا
اور لشکر کو قوت بخشی تھی مگر اہلِ تتار سے صلح و مصلحت آمیز کے رستہ چلتا تھا
مُستعصِم سادہ مزاج کے وزیر بے تدبیر نے فوج کو کم کیا اور ایسی طرح ڈالی کہ
کوئی خبر خلیفہ تک نہ آنے دیتا تھا اور ارکانِ دربار کو کہتا تھا کہ وحشت ناک خبریں
سنا کر خلیفہ کو پریشان خاطر نہ کرو۔ غرض ۶۵۵ھ (۱۲۵۵) میں خوارزم شاہ کو خوار ۱۲۵۵ء ۶۵۶ھ
اور تمام خراسان و ایران کو ویران کرکے لوٹتے کوٹتے مارتے دھاڑتے
بغداد تک آ گئے چنانچہ فوجِ خلافت نے شکست کھائی اور عین یومِ عاشورا کو
شہر کا محاصرہ ہو گیا۔ وزیر بدتدبیر نے مُستعصِم سے کہا کہ آپ کچھ فکر نہ کریں
میں نے صلح کا بندوبست کر لیا ہے ہلاکو خان آپکی خدمتگزاری کو اپنا فخر سمجھتا ہے
اب مصلحت یہ ٹھہری ہے کہ خلیفہ اپنے فرزند سے اسکی بیٹی کی شادی کر دے
سلطنت اور خلافت گھر کی گھر میں رہیگی اور شاہان تتار سلاطین سلجوقیہ کی طرح
خدمتگزار رہیں گے۔ غرض رفتہ رفتہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ مُستعصِم کو
مع ارکانِ دولت اور بزرگانِ آلِ عباس کے ہلاکو کے لشکر میں لے گیا
اور الگ خیمہ میں اوتارا۔ پھر علما اور فقہا کو مجلسِ عقد کے شمول کے بہانہ وہاں طلب
کیا۔ یہ لوگ جوق جوق جاتے تھے اور قتل ہوتے تھے بعد اسکے پل باندھ کر
لشکر بغداد میں داخل ہوا۔ دار السلام بغداد جسکا دروازہ صدہا سال تک
بوسہ گاہِ خلائق رہا وہاں بانگِ شمشیر کے سوا کسی زبان آور کو دم مارنے
کی جگہ باقی نہ رہی۔ ترکوں نے بے دریغ بلوے۔ کتب خانے اسقدر دریا برد

کئے کہ دجلہ کا پانی لال ہو گیا۔ مستعصم پہلے ہی گلا گھونٹ کر مارا گیا تھا
اور لاش اسکی تشہیر ہوئی تھی۔ اس شہادت سے زیادہ کون شاہد حال ہوگا
سلطنت کی شان و شوکت تو درکنار عظمت خلافت بھی خاک میں ملگئی
اس عالم میں کیا معلوم ہو کہ ہم دن کی قتل عام میں کشتگان تیغ گناہ
کا سلسلہ کہاں پہونچا ہوگا

غرض تخت خلافت اور دار الخلافہ کو برباد کر کے تتار نے مصر کا رخ کیا وہان
منصور علی ابن المعز الملوک خورد سال صرف ایک نام کا بادشاہ تھا
اور امیر سیف الدین قطز معزی اسکے باپ کا غلام اتابک* کے طور پر حکومت
کرتا تھا سب نے ملکر قطز مذکور کو بادشاہ مستقل ٹھیرایا اور مظفر
کا خطاب دیا لشکر سب طرف سے مقابلہ کے
لئے جمع ہوا۔

سنہ ۶۵۸ھ ۱۲۵۹ء

سنہ ۶۵۸ھ میں تاتاری فرات سے اوتر کر حلب کو قتل کرتے ہوئے
دمشق میں پہونچے اور شام کا ارادہ کیا کہ لشکر ملوک** بھی آپہونچا

* اتابک اتالیق اور سرپرست کو کہتے ہیں کیونکہ ترکی اتا معنے باپ اور بک معنے صاحب کے

** سنہ ۶۱۵ھ میں سیف الدین کے پوتے ملک صالح نے لشکر ملوک کو غلامان زر خرید سے بنایا چنانچہ جب ایشیا میں چنگیز خان کی لڑائیوں سے بازار بردہ فروشی کا خوب گرم ہوا تو صلاح الدین یوسف کے وقت سے کبھی کبھی ہزار غلام کوڑیوں کے مول خرید سکتے خصوصاً جرکس کے گورے گورے نوجوان کوہ کاکس کے رہنے والے اور بہت پسند کئے چنانچہ اونہیں سے ۱۲ ہزار کو فوج میں بھرتی کر کے ملوک کے نام سے نامزد کیا

* اور یہہ صلاح الدین حقیقی بھائی سیف الدین اور بانی مبانی خاندان سلاطین ایوبی کا تھا جسکا خاندان فاطمیہ کے بعد مصر پر بھی تسلط ہوا +

اسی کی نسل سے سنہ ۹۲۳ھ تک مملوک چرکسی* کے خاندان سے
زیر دامن ۱۵ پشت تک براے نام خلیفہ کہلاتے رہے - یہانتک
کہ مُتَوَکِّل نامی خلیفہ کو سُلطانِ سَلیم عُثمانی اپنے ساتھہ
اِستَنبُول مین لے آیا اور چند روز کے بعد پہر مِصر جانے کی
اجازت دی مُتَوَکِّل مذکور بھی سنہ ۹۴۵ھ مین فوت ہوا -
اور خلفاے عباسیہ کے ساتھہ خلافت کا نام و نشان نیست و نابود
ہو گیا -

تمت

* سنہ ۱۳۹۲ مین دولت المملوک چرکسیہ نے خاندان بحاریہ کو نیست و نابود کرکے خاندان چرکسیہ کو بنایا اوسکی حکومت اور شان و شوکت سنہ ۱۵۱۷ء تک مصر مین قایم رہی بعد ازان سلطان روم عثمانیہ نے مصر پر فوج کشی کرکے لشکر مملوک کو شکست دی قاہرہ فتح کیا اور طومان بی کو جو آخری سردار خاندان چرکسیہ سے تہا قاہرہ مین پہانسی دیا - جو فتوحات ایشیا مین خاندان بحاریہ نے حاصل کی تہین سب سلطان سلیم عثمانی کے قبضہ اقتدار مین آگیین *

سرداران لشکر مملوک سے عہد و پیمان کرکے انتظام مصر کا ۲۴ بیگون کے اختیار مین دیا
اور اونکو بدستور اپنے رتبہ پر بحال رکھا اور یہہ تجویز ہوا کہ ایک پاشا سلطان کی

کی طرف سے باب عالیہ سے مقرر ہوکر قاہرہ مین رہے اور بیگون کی طرف سے
شیخ البلاد بمنزلہ سفیر کے سمجھا جاوے جب کوئی مفسدہ یا ہنگامہ برپا ہو تو ہر ایک گفتگو
اسی کے وساطت سے بارگاہ سلطانی مین ہوا کرے ۞

سنہ ۱۷۹۸ء مین بونا پارٹ نپولین اول فرانسیس نے بڑی شمار فوج مملوک کو قتل کیا
اسکے بعد سنہ ۱۸۱۱ء مین میر محمد علی پاشا مصر نے بیگون کو جلسہ کے بہانہ بلوا کر
مروا ڈالا اور اکثر نام و نشان فوج مملوک کا صفحۂ دنیا سے محو کر دیا۔

فہرست سلسلہ وار اُن خلفا کی جو بعد وفات حضرت محمد مصطفےٰ کے سنہ ۱۱ ہجری سنہ ۶۳۲ عیسوی سے خلافت کرتے رہے

نمبر شمار	اسامی خلفا	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	سنہ ۱۱	سنہ ۶۳۲
۲	حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ	۱۳	۶۳۴
۳	حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ	۲۳	۶۴۴
۴	حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۳۵	۶۵۶
۵	حضرت حسن ابن حضرت علی رضی اللہ عنہما	۴۰	۶۶۱

خاندان امیہ جنکی حکومت دمشق میں قائم ہوئی

نمبر شمار	اسامی خلفا	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	امیر معاویہ اوّل	۴۱	۶۶۱ و ۶۶۲
۲	یزید ابن معاویہ	۶۰	۶۷۹ و ۶۸۰
۳	معاویہ دوم ابن یزید	۶۴	۶۸۳ و ۶۸۴
۴	عبد اللہ ابن زبیر	۶۴	۶۸۴
۵	مروان ابن حکم	۶۴	۶۸۴
۶	عبد الملک ابن مروان	۶۵	۶۸۴ و ۶۸۵
۷	ولید ابن عبد الملک	۸۶	۷۰۵
۸	سلیمان ابن عبد الملک	۹۶	۷۱۴ و ۷۱۵

۹	عمر ابن عبد العزیز		۹۹	۷۱۷ و ۷۱۸
۱۰	یزید دوم ابن عبد الملک		۱۰۱	۷۱۹ و ۷۲۰
۱۱	ہشام ابن عبد الملک		۱۰۵	۷۲۳ و ۷۲۴
۱۲	ولید دوم ابن یزید ابن عبد الملک		۱۲۵	۷۴۲ و ۷۴۳
۱۳	یزید ناقص ابن ولید		۱۲۶	۷۴۳ و ۷۴۴
۱۴	ابراہیم ابن ولید		۱۲۶	۷۴۴
۱۵	مروان حمار بن محمد جو تخت سے اوتارا گیا اور قتل ہوا		۱۲۷	۷۴۴ و ۷۴۵

خاندان عباسیہ جنکا دار الخلافہ بغداد تھا

۱	ابو العباس سفاح		۱۳۲	۷۴۹ و ۷۵۰
۲	منصور دوانیقی		۱۳۶	۷۵۴ و ۷۷۴
۳	المہدی ابن المنصور		۱۵۸	۷۷۴ و ۷۷۵
۴	الہادی ابن المہدی		۱۶۹	۷۸۵ و ۷۸۶
۵	ہارون الرشید ابن المہدی		۱۷۰	۷۸۶ و ۷۸۷
۶	امین ابن الرشید		۱۹۳	۸۰۹ و ۸۱۰
۷	مامون ابن الرشید		۱۹۸	۸۱۳ و ۸۱۴
۸	ابراہیم ابن المہدی		۲۰۲ و ۲۰۳	۸۱۷ و ۸۱۹
۹	المعتصم باللہ ابن الرشید		۲۱۸	۸۳۳ و ۸۳۴
۱۰	الواثق باللہ ابن المعتصم		۲۲۷	۸۴۱ و ۸۴۲
۱۱	المتوکل علی اللہ ابن المعتصم		۲۳۲	۸۴۶ و ۸۴۷

۱۲	المستنصر باللہ ابن المتوکل	۲۴۷	۸۶۱ و ۸۶۲
۱۳	المستعین باللہ ابن محمد ابن معتصم	۲۴۸	۸۶۲ و ۸۶۳
۱۴	المعتز باللہ ابن متوکل	۲۵۲	۸۶۶ و ۸۶۷
۱۵	المہتدی باللہ ابن واثق	۲۵۵	۸۶۸ و ۸۶۹
۱۶	المعتمد علی اللہ ابن متوکل	۲۵۶	۸۶۹ و ۸۷۰
	موفق باللہ ابن المتوکل	۲۵۸ تا ۲۷۸	۸۷۱ تا ۸۹۱
۱۷	المعتضد باللہ ابن موفق	۲۷۹	۸۹۲ و ۸۹۳
۱۸	المکتفی باللہ ابن معتضد	۲۸۹	۹۰۱ و ۹۰۲
۱۹	المقتدر باللہ ابن معتضد	۲۹۵	۹۰۷ و ۹۰۸
۲۰	القاہر باللہ ابن معتضد	۳۲۰	۹۳۲
۲۱	الراضی باللہ ابن مقتدر	۳۲۲	۹۳۳ و ۹۳۴
۲۲	المتقی باللہ ابن مقتدر	۳۲۹	۹۴۰ و ۹۴۱
۲۳	المستکفی باللہ ابن متقی	۳۳۳	۹۴۴ و ۹۴۵
۲۴	المطیع للہ ابن مقتدر	۳۳۴	۹۴۵ و ۹۴۶
۲۵	الطائع للہ ابن مطیع	۳۶۳	۹۷۳ و ۹۷۴
۲۶	القادر باللہ اسحاق ابن مقتدر	۳۸۱	۹۹۱ و ۹۹۲
۲۷	القائم بامر اللہ ابو جعفر عبد اللہ ابن قادر	۴۲۲	۱۰۳۰ و ۱۰۳۱
۲۸	المقتدی باللہ ابو القاسم عبد اللہ ابن محمد ابن قائم بامر اللہ	۴۶۷	۱۰۷۴ و ۱۰۷۵

۲۹	المستظہر باللہ ابن مقتدی	۴۸۷	۱۰۹۵و۱۰۹۴
۳۰	المسترشد باللہ ابن مستظہر	۵۱۲	۱۱۱۹و۱۱۱۸
۳۱	الراشد باللہ ابن مسترشد	۵۲۹	۱۱۳۵و۱۱۳۴
۳۲	المقتفی بامر اللہ ابن مستظہر	۵۳۰	۱۱۳۶و۱۱۳۵
۳۳	المستنجد باللہ ابن مقتفی	۵۵۵	۱۱۶۰
۳۴	المستضیٔ بامر اللہ ابن مستنجد	۵۶۶	۱۱۷۱و۱۱۷۰
۳۵	الناصر الدین اللہ ابن مستنجد	۵۷۵	۱۱۸۰و۱۱۷۹
۳۶	الظاہر بامر اللہ محمد ابن ناصر	۶۲۲	۱۲۲۵
۳۷	المستنصر باللہ ابو جعفر ابن ظاہر	۶۲۳	۱۲۲۶
۳۸	المستعصم باللہ ابو احمد عبد اللہ	۶۴۰	۱۲۴۳و۱۲۴۲

سنہ ۶۵۶ ہجری مین ہلاکو خان مغل چنگیز خان کے پوتے نے بغداد کا محاصرہ کرکے اوسکو فتح کیا اور مستعصم کو قتل کیا ۔

تبصرہ

سال ہجری کا پندرہویں یا سولہویں تاریخ ماہ جولائی سنہ ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے اور تمام اسکا چاند کی حرکتوں پر منحصر ہے اور سال عیسوی کا حساب سورج کی حرکتوں پر منحصر ہے اگر سنہ ہجری سے سنہ عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اسکا یہ ہے کہ سنہ ہجری مین سے فیصدی ۳ عدد منہا کرکے باقی ماندہ کو ۶۲۱٫۵ مین جمع کرو یا سنہ ہجری کو ۹۷ مین ضرب دیکر حاصل ضرب کو ۶۲۱٫۵ مین ملاؤ - ان دونوں صورتوں مین جو حاصل جمع آوے وہ سنہ عیسوی متصور ہوگا ۔

his version—his test being a satisfactory answer to the question: "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way?" Unless this is the adapter's practice, he will teach *sounds* but not *ideas*. Of course, in *scientific* terminology, whose words represent *facts* or *things*, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism, who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed.

NOTICE REGARDING SECOND EDITION.

The first edition of 700 copies of Part I. having long been exhausted and there being a considerable demand for this treatise, a second edition has been prepared with the assistance of Maulvi Faiz-ul-Hasan and of Maulvi Ghulam Mustafa, to whom my best thanks are due.

A second edition of Part II., of which 1,000 copies were printed, is also in course of preparation.

13*th December* 1879.

or Dickens into Italian. In the case of Oriental languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written.* Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit is so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes thoroughly. Indeed, whenever words represent ***thoughts,*** as may be said to be the case with *Literature,* it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in

fulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

I am fully aware that the literary value of this production is small, but its aim will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here so hastily and sketchily referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I have to express my thanks for the assistance which Maulvi Muhammad Hussain has given me in the preparation of this work. It owes to him any elegance which its Urdu style may possess.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English,

PREFACE TO THE FIRST EDITION.

THIS treatise has been published for the following reasons. In July 1870 I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained un-

SININ-I-ISLAM,

BEING

A SKETCH OF

THE

HISTORY AND LITERATURE

OF

MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

UNIVERSAL HISTORY.

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

BY

G. W. LEITNER.

PART I.

(The Early History of Arabia to the fall of the Abbasides.)

SECOND EDITION.

LAHORE:

PRINTED AT THE ALBERT PRESS,

[illegible]